المملكة العربية السعودية
الرئاسة العامة لشؤون المسجد الحرام والمسجد النبوي

إدارة الأمن الفكري

www.KitaboSunnat.com

دہشت گردی کا علاج

کتاب وسنت کی روشنی میں

(مرض کی تشخیص اور علاج کی تجویز)

یہ کتاب ایک علمی واصولی بحث ہے، جس میں دہشت گردی کے بارے میں صحیح موقف کی وضاحت ہے،اس کے اسباب اور خطرات کا بیان ہے،اس کے حل اور اثرات کا خاکہ ہے،اس کے عیوب کو بے نقاب کیے جانے کے ساتھ اس کے شبہات کا رد کیا گیا ہے اور دہشت گردی کے خاتمہ میں سعوی عرب کے قائدانہ کردار کو نمایاں کیا گیا ہے۔

تالیف

معالی الشیخ ڈاکٹر عبدالرحمن بن عبدالعزیز السدیس

صدرِ امور مسجد حرام ومسجد نبوی

امام وخطیب مسجد حرام

پہلا ایڈیشن-١٤٣٨ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

المملكة العربية السعودية
الرئاسة العامة لشؤون المسجد الحرام والمسجد النبوي

إدارة الأمن الفكري

دہشت گردی کا علاج

کتاب وسنت کی روشنی میں

(مرض کی تشخیص اور علاج کی تجویز)

یہ کتاب ایک علمی واصولی بحث ہے، جس میں دہشت گردی کے بارے میں صحیح موقف کی وضاحت ہے، اس کے اسباب اور خطرات کا بیان ہے، اس کے حل اور اثرات کا خاکہ ہے، اس کے عیوب کو بے نقاب کیے جانے کے ساتھ اس کے شبہات کا رد کیا گیا ہے اور دہشت گردی کے خاتمہ میں سعودی عرب کے قائدانہ کردار کو نمایاں کیا گیا ہے۔

تالیف

معالی الشیخ ڈاکٹر عبدالرحمن بن عبدالعزیز السدیس

صدرِ امور مسجد حرام و مسجد نبوی

امام وخطیب مسجد حرام

پہلا ایڈیشن-۱۴۳۸ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب کا نام:

"دہشت گردی کا علاج کتاب وسنت کی روشنی میں"

(مرض کی تشخیص اور علاج کی تجویز)

تالیف: معالی الشیخ ڈاکٹر عبدالرحمن بن عبدالعزیز السدیس

ترجمہ: شعبۂ ترجمہ، مسجد حرام، مکہ مکرمہ

اشاعت: مرکز برائے فکری امن، رئاسہ عامہ برائے امور مسجد حرام ومسجد نبوی

مشورے اور تجاویز کے لیے ای میل پتہ

transproject@gph.gov.sa

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْكَرِيمِ الْوَهَّابِ الْمُتَفَضِّلِ عَلَى مَنْ شَاءَ بِامْتِثَالِ السُّنَّةِ وَالْكِتَابِ، أَحْمَدُهُ سُبْحَانَهُ عَلَى مَا أَوْلَى مِنَ النِّعَمِ الرِّغَابِ، وَنَعُوذُ بِهِ مِنْ أَسْبَابِ السُّخْطِ وَمَسَالِكِ التَّبَابِ، وَأُصَلِّي وَأُسَلِّمُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، خَيْرِ مَنْ دَعَا إِلَى رَبِّهِ بِالرَّحْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَفَصْلِ الْخِطَابِ، وَعَلَى آلِهِ الْأَطْهَارِ، وَصَحْبِهِ الْكِرَامِ خَيْرِ الْأَصْحَابِ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ مَا هَمَى رُكَامٌ وَوَدْقُ سَحَابٍ ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِۦ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ﴾ (آل عمران:۱۰۲)، ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُوا۟ رَبَّكُمُ ٱلَّذِى خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَآءً ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ٱلَّذِى تَسَآءَلُونَ بِهِۦ وَٱلْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾ (النساء:۱)، ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَقُولُوا۟ قَوْلًا سَدِيدًا ۝ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَٰلَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾ (الأحزاب:۷۰-۷۱).

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، وہ نہایت سخی اور بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے، وہ جسے چاہے کتاب وسنت کے اتباع کی توفیق بخشنے والا ہے، میں اسی پاک ذات کی اس کی عطا کردہ مرغوب نعمتوں پر حمد بیان کرتا ہوں، ہم ناراضگی کے اسباب اور ہلاکت کے راستوں سے اس کی پناہ چاہتے ہیں، میں درود وسلام بھیجتا ہوں ہمارے نبی محمد پر جو کہ رحمت، اچھی نصیحت اور واضح بات کے ذریعے اپنے رب کی طرف بلانے والوں میں سب سے بہتر ہیں، آپ کے پاکیزہ آل پر اور آپ کے صحابہ کرام پر جو کہ سب سے بہتر ساتھی ہیں اور ان تمام لوگوں پر جو اچھی طرح ان کے نقش قدم کی پیروی کریں، جب تک بادلوں سے بارش برستی رہے یہ سلسلہ جاری رہے" اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو"، (آل عمران:۱۰۲)، "لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اُسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد وعورت پھیلا دیے۔ اُس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو اور رشتہ وقرابت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو۔ بیشک اللہ تمہارے اوپر نگرانی کرنے والا ہے"۔(نساء:۱)، "اے ایمان لانے والو! اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا کرو۔ اللہ تمہارے اعمال درست کردے گا اور تمہارے قصوروں سے درگزر فرمائے گا۔ جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے اس نے بڑی کامیابی حاصل کی"۔(احزاب:۷۰-۷۱)۔

اما بعد:

ہمارے اوپر اللہ تعالیٰ کی سب سے عظیم اور سب سے کامل و عظیم اور سب سے کشادہ نعمت اس عظیم دین کی نعمت ہے، جسے اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمارے لیے پسند فرمایا ہے، اسے مکمل فرمایا ہے اور اسے دیگر تمام ادیان پر نگہبان بنایا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ٱلۡيَوۡمَ أَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِينَكُمۡ وَأَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ ٱلۡإِسۡلَٰمَ دِينًا﴾ ترجمہ: "آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کردیا، تمہارے اوپر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لیے اسلام کو بہ حیثیت دین پسند کرلیا"۔(مائدہ:۳) اللہ کی قسم! یہ کیا ہی عظیم دین ہے! کتنی مستحکم ملت ہے! کتنی رحمت والی شریعت ہے! کیا ہی سیدھا راستہ ہے! اور کیا ہی پاکیزہ فضل ہے! ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿قُلۡ بِفَضۡلِ ٱللَّهِ وَبِرَحۡمَتِهِۦ فَبِذَٰلِكَ فَلۡيَفۡرَحُواْ هُوَ خَيۡرٌ مِّمَّا يَجۡمَعُونَ ۝٥٨﴾ ترجمہ: "اے نبی! کہو کہ یہ اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی ہے کہ یہ چیز اس نے بھیجی، پس اس پر ان کو خوش ہونا چاہیے، یہ اُن سب چیزوں سے بہتر ہے جنہیں لوگ جمع کررہے ہیں"(یونس: ۵۸) ۔

یہ بات مخفی نہیں ہے کہ ہماری روشن شریعت، شمولیت و کمال، وسعت و عظمت، عالمگیریت وانسانیت، رحمت و سلامتی اور امن و آشتی کی شریعت ہے، جو کہ احکام کے قواعد، مخلوقات کی مصلحتوں، عقائد کے اصولوں، اخلاق و سلوک کے ستونوں، شرعی سیاست کی بنیادوں، بڑے معتبر مقاصد اور انسانیت کی صلاح و فلاح اور ہدایت و کامرانی کے ضامن اصولوں سے بھری پڑی ہے، جو کہ خشوع و خضوع کے ساتھ اللہ کی بندگی اور گریہ وزاری کے ساتھ رجوع وانابت پر مشتمل ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿صِبْغَةَ ٱللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ ٱللَّهِ صِبْغَةً﴾ ترجمہ: " اللہ کا رنگ اختیار کرلو اور اس کے رنگ سے اچھا اور کس کا رنگ ہوگا؟" (بقرہ: ۱۳۸)، دوسری جگہ اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ تِبْيَٰنًا لِّكُلِّ شَىْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ﴿٨٩﴾﴾ ترجمہ: "ہم نے یہ کتاب تم پر نازل کر دی ہے جو ہر چیز کی صاف صاف وضاحت کرنے والی ہے اور ہدایت و رحمت اور بشارت ہے ان لوگوں کے لیے جنھوں نے سر تسلیم خم کر دیا ہے" (نحل: ۸۹)۔ان ساری چیزوں کے درمیان اور عقل کی پرواز، روح کے شوق اور نفسانی جذبات کے درمیان نہایت انوکھا تال میل ہے۔

اسی طرح ہماری شریعت نے ظلم وزیادتی و سرکشی اور ناانصافی وجارحیت کو حرام قرار دیا ہے اور عدل وانصاف اور رحمت کا حکم دیا ہے، امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "عمارتِ شریعت کی بنیاد حکمتوں اور بندوں کی مصلحتوں پر قائم ہے"(۱)

رواداری اور رفق ونرمی سے متصف اس بابرکت شریعت کے عظیم ترین مقاصد میں یہ بات بھی شامل ہے کہ "ضروراتِ خمسہ" کی حفاظت کی جائے، جن کی وضاحت کرتے ہوئے امام شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اس سے مراد وہ امور ہیں جن پر دنیا میں انسانی زندگی موقوف ہو اور جن کے بغیر زندگی استوار نہ ہو سکے، ایسے امور پانچ ہیں: دین، نفس، عقل، نسل اور مال"۔(۲)

۱-دین کی حفاظت: اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ ارشاد ہے: ﴿إِنَّ ٱلدِّينَ عِندَ ٱللَّهِ ٱلْإِسْلَٰمُ﴾ ترجمہ: "بیشک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے" (آل عمران: ۱۹) دوسری جگہ اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا ٱلذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُۥ لَحَٰفِظُونَ ﴿٩﴾﴾ ترجمہ: "بیشک اس ذکر کو ہم نے نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں" (حجر: ۹) اور اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے جسے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا کہ ہم ایک مجلس میں رسول

---

(۱) إعلام الموقعين (۱۴۹/۳)

(۲) الموافقات (۳۸/۱)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ کے پاس تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: «تُبايِعُونِي على أن لا تُشْرِكوا بالله شيئاً...» ترجمہ: " تم لوگ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے "۔[1]

۲- **نفس کی حفاظت:** اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے: ﴿ وَلَا تَقْتُلُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ ﴾ ترجمہ: "اور اپنے نفس کو قتل نہ کرو" (نساء: ۲۹) اور اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أنْ لا إلٰهَ إلا اللهُ وَأنِّي رَسُولُ اللهِ إلا بِإحْدَى ثَلاثٍ...» ترجمہ: " سوائے تین چیزوں کے کسی اور چیز کے بدلے کسی بھی مسلمان کا خون حلال نہیں ہے جو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں "۔[2]

۳- **عقل کی حفاظت:** اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ قول ہے: ﴿ إِنَّمَا ٱلْخَمْرُ وَٱلْمَيْسِرُ وَٱلْأَنصَابُ وَٱلْأَزْلَٰمُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ ٱلشَّيْطَٰنِ فَٱجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾ ترجمہ: "یہ شراب اور جُوا اور یہ آستانے اور پانسے، یہ سب گندے شیطانی کام ہیں، ان سے پرہیز کرو، اُمید ہے کہ تمہیں فلاح حاصل ہو گی" (مائدہ: ۹۰) اور اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ» ترجمہ: "ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔[3]

---

(۱) صحیح بخاری، کتاب الحدود، حدیث نمبر (۶۷۸۴) اور انہی الفاظ کے ساتھ ابو بکر خلال نے کتاب السنہ میں روایت کیا ہے، باب فی جامع طاعة الامام، حدیث نمبر (۴۱)۔

(۲) صحیح بخاری، کتاب الدیات، باب قول تعالی "وان النفس بالنفس"، حدیث نمبر (۵۷۷۳)، صحیح مسلم، کتاب القسامة والمحاربین، حدیث نمبر (۱۶۷۶)،

راوی حدیث: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔

(۳) صحیح بخاری، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: "یسّروا ولا تعسّروا"، حدیث نمبر (۵۷۷۳)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔**نسب کی حفاظت:** ارشاد ربانی ہے: ﴿ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ﴾ ترجمہ: "زنا کے قریب نہ پھٹکو۔ وہ بہت برا فعل (کھلی بے حیائی) ہے اور بڑا ہی برا راستہ ہے" (بنی اسرائیل: ۳۲)۔

۵۔**مال کی حفاظت:** اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد ہے: ﴿ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴾ ترجمہ: "اور تم لوگ نہ تو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناروا طریقہ سے کھاؤ اور نہ حاکموں کے آگے ان کا معاملہ اس غرض کے لیے پیش کرو کہ تمہیں دوسروں کے مال کا کوئی حصہ ظالمانہ طریقے سے کھانے کا موقع مل جائے حالانکہ تم (اس کے ناحق ہونے کو) جانتے ہو" (بقرہ:۱۸۸)۔

اس کی مزید تفصیل دوران بحث ان شاءاللہ آئے گی۔

ہماری شریعت مطہرہ نے جن نعمتوں پر بہت زیادہ توجہ مبذول کی ہے، جنکا اللہ تعالی نے اپنے بندوں پر احسان جتلایا ہے اور انہیں ان کی عظمتِ شان اور جلالتِ قدر کی یاد دہانی کرائی ہے اور جن کے حصول کے لیے آج پوری دنیا بے تاب ہے، ان میں امن وسکون کی نعمت ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّن لَّدُنَّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴾ ترجمہ: "کیا ایسا نہیں ہے کہ ہم نے ایک پُرامن حرم کو ان کے لیے جائے قیام بنادیا جس کی طرف ہر طرح کے ثمرات کھنچے چلے آتے ہیں، ہماری طرف سے رزق کے طور پر؟ مگر ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں"۔ (قصص:۵۷)

سنت نبوی میں بھی اس نعمت کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا، اس کی شان کو بڑھایا گیا اور اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ لوگوں کو اس کی ضرورت ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے: «مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِناً فِي سِرْبِهِ، مُعَافًى فِي جَسَدِهِ، عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ، فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا» ترجمہ: "تم میں سے جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص اپنے گھر میں امن وامان کے ساتھ صبح کرے، اس کا جسم تندرست ہو اور اس کے پاس اس دن کی روزی ہو تو گویا پوری دنیا اس کے لیے سمیٹ دی گئی ہے"۔[1]

سماج اور لوگوں میں امن وامان کو قائم کرنا شریعت کے اہم ترین مقاصد میں سے ہے، اگر امن نہ ہو تو لوگ انتشار وانارکی کا شکار ہو کر بے کار ہو جائیں، وحشی اور برباد ہو جائیں، جہاں جنگل راج ہوگا، اور ہر درندہ انہیں پھاڑ کھائے گا۔

امن سے دنیا وآخرت کے معاملات استوار ہوتے ہیں، حال ومستقبل کی اصلاح ہوتی ہے، فتنے اور آزمائشیں ٹل جاتی ہیں، نعمتیں فزوں تر ہوتی ہیں اور نوازشات کی فراوانی ہوتی ہے۔

زندگی کے انہی بنیادی عناصر اور ان کے علاوہ دیگر عناصر کی وجہ سے۔جن کا ذکر طوالت کا باعث ہوگا۔اللہ کے نبی حضرت ابراہیم علیہ وعلی نبینا الصلاۃ والسلام نے اپنی دعاء وگریہ وزاری اور فریادوں میں اسے مقدم کیا، اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد ہے: ﴿ وَإِذْ قَالَ إِبْرَٰهِـۧمُ رَبِّ ٱجْعَلْ هَـٰذَا بَلَدًا ءَامِنًا وَٱرْزُقْ أَهْلَهُۥ مِنَ ٱلثَّمَرَٰتِ مَنْ ءَامَنَ مِنْهُم بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ ﴾ ترجمہ: "اور جب ابراہیمؑ نے دعا کی: "اے میرے رب، اس شہر کو امن کا شہر بنادے اور اس کے باشندوں میں سے جو اللہ اور آخرت پر ایمان لے آئے، انہیں ہر قسم کے پھلوں کا رزق دے" (بقرہ: ۱۲۷)۔

ساتھ ہی اسلامی شریعت نے انسان کی تکریم ہر پہلو سے کی، خواہ معاملہ و برتاؤ کا پہلو ہو، یا فائدہ مندی اور عزت بخشی کا، یا انسان کے حقوق اور اس کے خون کی حفاظت کا پہلو، کیونکہ انسان ہی سے کائنات آباد ہوتی ہے، بندوں کی مصلحتیں پوری ہوتی ہیں اور ان کا نظام حیات چلتا ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِىٓ ءَادَمَ وَحَمَلْنَـٰهُمْ فِى ٱلْبَرِّ وَٱلْبَحْرِ ﴾ ترجمہ: "اور یقینا ہم نے بنی آدم کو (عزت) دی اور انہیں خشکی وتری میں سواریاں عطا کیں" (بنی اسرائیل: ۷۰)۔

---

[1] ترمذی، کتاب الزہد، حدیث نمبر (۲۳۴۶) اور انہوں نے کہا کہ یہ حدیث "حسن غریب" ہے اور علامہ البانی نے اسے حسن کہا ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ، حدیث نمبر (۲۳۱۸)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محترم قاری! موجودہ دور کا سب سے زیادہ پریشان کن مسئلہ جس نے انسانیت کو بھڑکتے شعلوں میں دھکیل دیا ہے، جس کی تپش سے پورا عالم جھلس گیا ہے اور آج بھی اس کیلئے اس قدر مصیبتوں اور بلاؤں کا باعث بنا ہوا ہے کہ بچے بھی بوڑھے ہو جائیں اور یہ مسئلہ بہت سارے ملکوں میں دہشت گردی کا مسئلہ ہے، بمباری، خوف زدہ کرنے، اضطراب و بے چینی اور خوف و دہشت پھیلانے کا مسئلہ ہے۔

یہ بڑھتی اور بھڑکتی فکر، جو کہ شریعت اسلامیہ، اس کی رحمت، اس کے احکام و مقاصد اور تعلیمات سے متصادم ہے اور جو محبت اور یکجہتی کے تمام اقدار اور ہمدردانہ سماجی اصولوں کے خلاف ہے، بعض فریب خوردہ نوجوانوں اور انہیں بہکانے اور بھڑکانے والوں کی عقلوں میں گھر کرنے لگی ہے، وہ سب کے سب درحقیقت باطل کے نشے میں سرگرداں ہیں۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ﴿١١﴾ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ ﴾ ترجمہ: "اور جب کبھی اُن سے کہا گیا کہ زمین میں فساد برپا نہ کرو، تو انہوں نے یہی کہا کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ خبردار! حقیقت میں یہی لوگ مفسد ہیں مگر انہیں شعور نہیں ہے" (بقرہ: ۱۱-۱۲)۔

اور اپنے دین، عقیدہ اور امت کی شان بڑھانے کیلئے کوشاں شہری کی تعمیر میں کی جانے والی اجتماعی، عالمی، بین الاقوامی اور علاقائی کوششوں، سارے سماجی اداروں کی شراکت اور منصوبہ بند حصہ داری سے ان شاء اللہ اس ہلاکت خیز آفت کا خاتمہ ہوگا۔

ملکِ حرمین شریفین، جو کہ نزول قرآن کی جگہ، ایمان کا قلعہ اور نسل عدنان کے سردار نبی ﷺ کی جائے ولادت ہے، بھی اس آگ کا شکار ہوا اور یہ ملک دنیا اور اس کے مسائل سے الگ تھلگ نہیں ہے، آزمائش و فتنہ ربانی سنت ہے، جس پر ہمارا ایمان ہے اور جس کیلئے ہم سروسامان تیار کرتے ہیں، لیکن اللہ کے فضل و احسان سے اس مملکت نے اس وبا کی بیخ کنی اور خاتمے کے سلسلے میں قائدانہ کردار ادا کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ رہی ہے کہ اللہ تعالی نے اس ملک کو ایمان راسخ کی دولت سے نوازا ہے اور اسے ایسی حکیمانہ قیادت کا امتیاز حاصل ہے جو اس ملک میں اور بقیہ تمام ممالک میں امن و امان کا حقیقی علمبردار ہے۔ ساتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی ساتھ اس چیلنج سے نبرد آزما ہونے کے لیے اس ملک نے تقاریر، سیمیناروں، کانفرسوں، کتابوں کے ذریعہ سکیورٹی، سماجی، صحافتی اور علمی و ثقافتی تمام سطحوں پر اس پیچیدہ مسئلہ کے تئیں پوری توجہ دی اور بے انتہا کامیاب اور مسلسل کوشش کی ہے، اس میں علماء، خطباء، دعاۃ، اہل حسبہ اور اصحاب قلم کا ـــ الحمد للہ ـ بڑا حصہ رہا ہے۔

یہ عظیم جامعہ اسلامیہ نسلوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلے میں اعلی مقام رکھتا ہے، جو مختلف علاقوں اور دور دراز ممالک سے آنے والے مختلف زبانوں کے نونہالوں کو سب سے ٹھوس میانہ رو اور اعتدال پسند صحیح تعلیم دینے، کامل ترین اصولوں اور بلند ترین اخلاق پر ان کی تربیت کرنے اور انہیں مسلمانوں کے مسائل کے ساتھ جینے کا عادی بنانے میں سب سے بلند طریقہ کو اپنانے والا ہے، اس نے اس اہم ترین کانفرنس کو منعقد کرنے میں پہل کی ہے جس کیلیے وہ شکر اور جزاء کا مستحق ہے، اس میں دہشت گردی اور دہشت گردانہ سوچ کے اسباب و محرکات اور سرچشموں کا جائزہ لیا جائے گا، ان کا علاج و حل ڈھونڈا جائے گا اور ان کے اثرات کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کیلیے اصول وضابطہ بنایا جائے گا۔

اس مقدمہ کے اخیر میں اس گراں قدر کانفرنس کے نگران اعلی خادم الحرمین الشریفین، ان کے ولی عہد، عالی جناب نائب ثانی وزراء کونسل کے نائب صدر دوم، وزیر داخلہ اور سکیوریٹی کے مرد خاص اور شہسوار کا دل کی گہرائیوں سے شکر ادا کرتے ہوئے مجھے بڑی خوشی ہو رہی ہے، ساتھ ہی ساتھ میں اللہ تعالی سے دعا گو ہوں کہ وہ ان کی مبارک کوششوں کو ان کے میزان حسنات میں رکھے اور ان کے درجات کی بلندی کا ذریعہ بنائے۔ اسی طرح جامعہ اسلامیہ کے عالیجناب ڈائریکٹر کا بھی بے حد شکر گذار ہوں کہ انہوں نے مسلمانوں اور ان کے اہم ترین مسائل کی خدمت کے لیے شاندار کوششیں کی ہیں اور اپنے بھائی سے حسن ظن رکھتے ہوئے اس موضوع پر خامہ فرسائی کی دعوت دی ہے۔

میں اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا گو ہوں کہ وہ تمام لوگوں کو اپنے پسندیدہ کام کی توفیق دے، ایسے کام کیلیے ہمیں توفیق دے جس میں اسلام کا غلبہ اور مسلمانوں کی مدد ہو، ہمارے ملک اور تمام مسلم ممالک کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظالموں کے ظلم اور کینہ پروروں کے کینہ سے محفوظ رکھے اور ہمارے سربراہوں کو ملک و رعایا کی مصلحت کے لیے کام کرنے کی توفیق دے، یقیناوہ سخی و کریم ہے۔

اللہ کی رحمت، سلامتی اور برکت ہو ہمارے نبی محمد پر، آپ کے آل واولاد پر اور تمام صحابۂ کرام پر۔

مؤلف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب کا خاکہ

یہ کتاب ایک مقدمہ، ایک تمہید، تین ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے:

مقدمہ: موضوع کی اہمیت، اسے اختیار کرنے کے اسباب اور مقالہ کے خاکہ پر مشتمل ہے۔

تمہید: عربی اصطلاح ارھاب "بمعنی دہشت گردی" کی لغوی و اصطلاحی تعریف پر مشتمل ہے۔

باب اول: دہشت گردی، اسباب و نقصانات

یہ باب دو فصلوں پر مشتمل ہے:

فصل اول: دہشت گردی کے اسباب

اس فصل میں درج ذیل مقاصد ہیں:

مقصد اول: کتاب و سنت سے عدم واقفیت اور مقاصد شریعت کو نظر انداز کرنا

مقصد دوم: فکری انحراف

مقصد سوم: دانشور علمائے کبار پر عیب لگانا اور معزز فقہائے اسلام پر زبان درازی کرنا اور غیر معتبر مصادر سے دین حاصل کرنا

مقصد چہارم: معاملات کے آخری انجام کو معتبر سمجھنے کے اصول کو معطل کرنا

مقصد پنجم: سماجی اسباب

مقصد ششم: میڈیائی اسباب

مقصد ہفتم: تخریبی افکار کا نوجوانوں میں سرایت کر جانا

فصل دوم: انجام و نقصانات

اس فصل میں درج ذیل مقاصد ہیں:

مقصد اول: دین کی شفافیت اور خوبصورتی کو مسخ کرنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصد دوم: مسلمان، معاہد اور مستأمن کی معصوم جانوں کا قتل

مقصد سوم: امن و استقرار کو متزلزل کرنا اور انارکی اور فساد کے دروازے کھولنا

مقصد چہارم: گھروں کو ڈھانا، اموال کو ضائع کرنا اور عوامی مفادات واملاک کو تباہ کرنا

مقصد پنجم: امت کو اس کے اپنے اہم مسائل سے پھیرنا

مقصد ششم: اسلامی دعوت سے روکنا، رفاہی کاموں کے راستے بند کرنا اور اسلام و مسلمانوں کے دشمنوں کے لیے دروازے کھولنا

باب دوم: دہشت گردی کا شریعت اور دلائل کے مخالف ہونا اور اس فتنے میں مبتلا لوگوں کے شبہات کا جواب

یہ باب دو فصلوں پر مشتمل ہے:

فصل اول: دہشت گردی کا شریعت کے مخالف ہونا

اس فصل میں درج ذیل مقاصد ہیں:

مقصد اول: اسلام نے انسان کو جو عزت بخشی ہے دہشتگردی کا اسکی خلاف ورزی کرنا

مقصد دوم: وسطیت کی مخالفت اور غلو کو عملی جامہ پہنانا

مقصد سوم: دہشت گردی کا زمین پر فساد برپا کرنے کے قبیل سے ہونا

مقصد چہارم: بغیر ضوابط کے تکفیر کرنا

مقصد پنجم: حاکم کے خلاف بغاوت کرنا اور جماعت سے نکل جانا

فصل دوم: فکرِ دہشت گردی کے شبہات و مغالطات اور ان کے جوابات

اس فصل میں درج ذیل مقاصد ہیں:

مقصد اول: حاکم وقت کی تکفیر کا شبہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصد دوم: حکام کے خلاف خروج کو جائز سمجھنے کا شبہ

مقصد سوم: ہاتھ اور ہتھیار سے منکر کو بدلنے کا شبہ

مقصد چہارم: ان کا شبہ کہ "آج امت مسلمہ دفاعی جنگ کے مرحلے میں ہے"

مقصد پنجم: کفار کو جزیرۃ العرب سے نکالنے کا شبہ

مقصد ششم: عقیدۂ "ولاء و براء" میں غلط فہمی

باب سوم: حل، علاج اور اثرات

یہ باب دو فصلوں پر مشتمل ہے:

فصل اول: حل اور علاج

اس فصل میں درج ذیل مقاصد ہیں:

مقصد اول: شرعی علوم سے استفادہ اور علماء کی طرف رجوع کرنا

مقصد دوم: علماء وضاحت کریں اور نوجوانوں کی رہنمائی کریں

مقصد سوم: نرمی و وسطیت کا التزام اور غلو و زیادتی سے کنارہ کشی

مقصد چہارم: فتویٰ کو منضبط کرنا اور اس کو صرف باصلاحیت علماء تک محدود رکھنا

مقصد پنجم: مقاصد شریعت کا اہتمام

مقصد ششم: اس امت کے سلف صالحین کے منہج کے مطابق علم کو سمجھنے پر توجہ دینا

مقصد ہفتم: فکری امن کی جانب توجہ دینا

مقصد ہشتم: جس چیز میں غلو پسند لوگوں نے دست درازی کی ہے، اس کی شرعی تجدید کاری

مقصد نہم: گفت و شنید کا دروازہ کھولنا اور کمیٹی برائے باہمی نصیحت کو فعّال بنانا

مقصد دہم: نیکی اور تقویٰ پر باہم تعاون

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل دوم: انسدادِ دہشت گردی میں مملکت سعودی عرب کی کوششیں اور ان کے اثرات

اس فصل میں درج ذیل مقاصد ہیں:

مقصد اول: مملکتِ حرمین شریفین کے حکمرانوں کا دہشت گردی سے نمٹنے کے سلسلے میں نمایاں اور مثبت کردار

مقصد دوم: خادم حرمین شریفین رحمہ اللہ کی تقریروں کے مضامین کو کار گر بنانا

مقصد سوم: مجلسِ علمائے کبار اور فقہ اکیڈمیوں کا اثر

مقصد چہارم: مسجد اور جمعہ کے خطبوں کا اثر

مقصد پنجم: دہشت گردی کے خاتمہ میں سکیورٹی اداروں کا کردار

مقصد ششم: گھر اور خاندان کا کردار

مقصد ہفتم: یونیورسٹیوں، اسکولوں اور تعلیمی مراکز کا کردار

مقصد ہشتم: ذرائع ابلاغ کا کردار

خاتمہ: اہم نتائج اور سفارشات پر مشتمل ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہید

عربی اصطلاح "إرهاب" (بمعنی دہشت گردی) کی لغوی تعریف:

لغات سے پتہ چلتا ہے کہ "إرهاب" (دہشت گردی) کا لفظ خوف کے معنی کے گرد گھومتا ہے۔ابن فارس رحمہ اللہ [۱] نے کہا: "ر،ھ،ب، دو اصل ہیں،ایک خوف کا معنی دیتی ہے اور دوسری باریکی اور ہلکا پن کا، (یہاں پہلا معنی مراد ہے)، مثلاً یہ کہا جاتا ہے: "رهبت الشيئ رَهبًا ورُهبًا ورَهْبة" یعنی میں کسی چیز سے ڈر گیا، اور "إرهاب" کہتے ہیں اونٹ کو حوض میں آنے سے اور پانی پینے سے بھگانا۔[۲] اور: "أرهبه واسترهبه" یعنی اسے ڈرایا اور دھمکایا۔[۳]

إرهاب کا لفظ فعل مزید "أرهب" کا مصدر ہے، جیسے کہا جاتا ہے کہ: "أرهب فلانا إرهابا" یعنی اسے ڈرایا اور خوف زدہ کیا، فعل مضعّف یعنی (رهّب) کا بھی یہی مفہوم ہے، لیکن اسی مادہ سے فعل مجرد: "رهِبَ، يرهب رهبة، ورهْبا ورَهَبًا" کے معنی ڈرنے کے ہیں، کہا جاتا ہے: "رَهِبَ الشيء رهبا ورهبة" یعنی کسی چیز سے ڈر گیا، اور "الرهبة" کے معنی خوف اور گھبراہٹ کے ہیں۔[٤]

---

(۱) ابوالحسین احمد بن فارس بن زکریا بن محمد بن حبیب الرازی، یہ زبان اور مختلف علوم میں امام تھے، انہوں نے سب سے زیادہ توجہ زبان دانی میں صرف کی یہاں تک کہ وہ اس فن کے امام ہوگئے اور اس فن میں متعدد تالیفات چھوڑیں، اس کے علاوہ شاعری میں بھی ان کی دلچسپی تھی، چنانچہ ان کے بہت سارے بہترین اشعار ہیں، ان کے اہم ترین تالیفات میں: "معجم مقاييس اللغة"، "المجمل" اور "حلية الفقهاء" ہیں، ان کی وفات سن ۳۹۰ میں مقام "رَیّ" میں ہوئی۔

دیکھیں: وفيات الأعيان (۱۱۸/۱)، شذرات الذهب (۱۳۲/۳)۔

(۲) دیکھیں: معجم مقاييس اللغة (۴۴۷/۲)، مادة "رهب"۔

(۳) دیکھیں: القاموس المحيط، (۷۶-۷۷)، مادة "رهب"۔

(٤) دیکھیں: الصحاح للجوهري، ۱۴۰/۱)، لسان العرب (۴۳۳/۱)، تاج العروس (۵۳۷/۲)، مادة "رهب"۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید کے اندر لفظ "رھب" اور اس کے مشتقات بارہ جگہوں پر آئے ہیں [۱]، جن کی اکثریت اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ڈرنے اور خوف کھانے کے معنی کے گرد گھومتی ہے، ان میں سے بعض درج ذیل ہیں:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ يَٰبَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ ٱذۡكُرُواْ نِعۡمَتِيَ ٱلَّتِيٓ أَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ وَأَوۡفُواْ بِعَهۡدِيٓ أُوفِ بِعَهۡدِكُمۡ وَإِيَّٰيَ فَٱرۡهَبُونِ ﴿٤٠﴾ ﴾ ترجمہ: " اے بنی اسرائیل! یاد کرو میری اس نعمت کو جو میں نے تم کو عطا کی تھی، میرے ساتھ تمہارا جو عہد تھا اُسے تم پورا کرو تو میرا جو عہد تمہارے ساتھ تھا اُسے میں پورا کروں اور مجھ ہی سے تم ڈرو" (بقرہ: ۴۰)۔

فرعون کے جادوگروں کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ سَحَرُوٓاْ أَعۡيُنَ ٱلنَّاسِ وَٱسۡتَرۡهَبُوهُمۡ ﴾ ترجمہ: "انہوں نے لوگوں کی نگاہوں کو مسحور اور انہیں خوف زدہ کر دیا" (اعراف: ۱۱۶)۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ وَيَدۡعُونَنَا رَغَبٗا وَرَهَبٗاۖ وَكَانُواْ لَنَا خَٰشِعِينَ ﴿٩٠﴾ ﴾
ترجمہ: "اور ہمیں رغبت اور خوف کے ساتھ پکارتے تھے اور ہمارے آگے جھکے ہوئے تھے" (انبیاء: ۹۰)۔

اور جہاں تک اللہ تعالیٰ کے اس قول ﴿ وَأَعِدُّواْ لَهُم مَّا ٱسۡتَطَعۡتُم مِّن قُوَّةٖ وَمِن رِّبَاطِ ٱلۡخَيۡلِ تُرۡهِبُونَ بِهِۦ عَدُوَّ ٱللَّهِ وَعَدُوَّكُمۡ ﴾ ترجمہ: "اور تم لوگ جہاں تک تمہارا بس چلے، زیادہ سے زیادہ طاقت اور تیار بندھے رہنے والے گھوڑے اُن کے مقابلہ کے لیے مہیا رکھو جس کے ذریعہ سے تم اللہ کے دشمن اور اپنے دشمن کو خوف زدہ کر سکو" (انفال: ۶۰) کا سوال ہے، تو یہ حملہ آور دشمنوں اور زیادتی کرنے والے ظالموں کو ڈرانے کیلئے، شرعی ضوابط اور صحیح معتبر شرطوں کے ساتھ جنگی سازوسامان تیار کرنے کے سلسلے میں ہے۔

---

(۱) المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم (ص: ۳۲۵)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دہشت گردی کی اصطلاحی تعریف:

میں سمجھتا ہوں کہ سب سے زیادہ جامع ومانع تعریف جو دہشت گردی کے تمام گوشوں کو شامل ہے، شرعی احکام کے موافق ہے اور اس کے اصطلاحات سے ہم آہنگ ہے، وہ رابطہ عالم اسلامی کی ذیلی تنظیم 'فقہ اکیڈمی' کی تعریف ہے اور وہ اس طرح ہے: "دہشت گردی نام ہے اس زیادتی کا جو افراد یا تنظیموں یا ملکوں کی جانب سے انسان کے دین، جان، عقل، مال اور عزت وآبرو کے خلاف کی جاتی ہے۔" [۱]

اس میں خوف زدہ کرنے، تکلیف پہنچانے، دھمکانے، ناحق قتل کرنے اور ڈاکہ زنی ورہزنی کی تمام صورتیں شامل ہیں، اسی طرح تشدد اور دھمکی اور شدت پسندی کا ہر وہ کام جو انفرادی یا اجتماعی طور پر مجرمانہ منصوبے کو نافذ کرنے کے لیے کیا جائے اور جس کا مقصد یہ ہو کہ لوگوں کے دلوں میں خوف پیدا کیا جائے یا انہیں تکلیف پہنچا کر ہراساں کیا جائے یا ان کی زندگی، آزادی، امن اور حالات کو خطرے میں ڈالا جائے۔

دہشت گردی کی مختلف صورتیں ہیں، مثلا: ماحولیات کو نقصان پہنچانا یا عوامی وذاتی مفادات واملاک کو ضائع اور برباد کرنا اور انہیں خطرہ میں ڈالنا اور یہ ساری چیزیں زمین پر فساد مچانے کی مختلف صورتوں میں سے ہیں، جن سے اللہ تبارک وتعالی نے منع فرمایا ہے اور ایسا کرنے والوں کو ڈانٹ پلائی ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿وَلَا تَبْغِ ٱلْفَسَادَ فِى ٱلْأَرْضِ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلْمُفْسِدِينَ﴾

ترجمہ: "اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش نہ کر، اللہ مفسدوں کو پسند نہیں کرتا" (قصص:۷۷)۔

---

[۱] فقہ اکیڈمی نے دہشت گردی کی یہ وضاحت اور تعریف، اپنے سولہویں کانفرنس بتاریخ ۲۱-۲۶/۱۰/۱۴۲۲ کے اختتامی بیان میں شائع کی۔

دیکھیں: مجلہ اسلامی فقہ اکیڈمی، ذیلی شاخ رابطہ عالم اسلامی، شمارہ نمبر پندرہ (ص:۴۹۱)۔

اور دیکھیں: موقف الاسلام من الارھاب، مؤلف: محمد العمیری (ص:۱۷-۳۰)، موقف المملکۃ العربیۃ من الارھاب، تالیف: ڈاکٹر سلیمان أبا الخیل (۱/۲۰۴-۲۰۸)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس قبیح فعل کی سنگین زیادتی اور اس کے انتہائی خوفناک ظلم کی وجہ سے حکیم وخبیر اللہ سبحانہ وتعالی نے ایسی زیادتی کے مرتکبین کے لیے نہایت ہی سخت خوفناک، شدید المناک اور دردناک عذاب مقرر کیا ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿جَزَآءً وِفَاقًا﴾ ترجمہ: "ان کے (کرتوتوں کا) بھرپور بدلہ" (نبا:۲۶)، بدلہ عمل کی جنس سے ہے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّمَا جَزَٰٓؤُاْ ٱلَّذِينَ يُحَارِبُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَسۡعَوۡنَ فِي ٱلۡأَرۡضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوٓاْ أَوۡ يُصَلَّبُوٓاْ أَوۡ تُقَطَّعَ أَيۡدِيهِمۡ وَأَرۡجُلُهُم مِّنۡ خِلَٰفٍ أَوۡ يُنفَوۡاْ مِنَ ٱلۡأَرۡضِۚ ذَٰلِكَ لَهُمۡ خِزۡيٞ فِي ٱلدُّنۡيَاۖ وَلَهُمۡ فِي ٱلۡأٓخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ ترجمہ: "جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں، اُن کی سزا یہ ہے کہ وہ قتل کیے جائیں، یا سولی پر چڑھائے جائیں، یا اُن کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالے جائیں، یا وہ جلاوطن کر دیے جائیں۔ یہ ذلت ورسوائی تو اُن کے لیے دنیا میں ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے" (مائدہ:۳۳)۔ یہی عدل ہے اور یہی انصاف ہے: ﴿وَلَا يَظۡلِمُ رَبُّكَ أَحَدٗا﴾ ترجمہ: "اور تیرا رب کسی پر ظلم نہ کرے گا" (کہف:۴۹)۔

چونکہ دہشت گردی، وحشت ناک اور المناک فعل کے قبیل سے ہے، اس لیے اسکا تعارف کرانے والوں میں اختلاف نظر آتا ہے، لہذا اس کی تحدید اور تعریف میں ان کے رجحانات غیر متفق اور اقوال مختلف نظر آتے ہیں:

- کانفرنس برائے عرب وزراء داخلہ ووزراء عدل کی تعریف یہ ہے: "تشدد یا دھمکی کے وہ تمام اعمال — جو لوگوں کے خوف اور گھبراہٹ کے باعث ہوں اور جن میں عوامی یا شخصی املاک کو نشانہ بنایا جائے یا ان پر قبضہ جمایا جائے، خواہ ان کا سبب یا مقصد کچھ بھی ہو۔"[1]

[1] دراسات فی القانون الدولی الجنائی، تالیف: محمد محی الدین عوض، (۴۸-۵۲)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- اقوام متحدہ نے اس کی تعریف یہ کی ہے: "ایسا مجرمانہ عمل جس کا فطری مقصد دہشت اور خوف پیدا کرنا ہو اور مخصوص لوگوں کو نشانہ بنایا جائے۔"(۱)

ان کے علاوہ بھی بہت سارے لوگوں نے اپنی اپنی ثقافت، نقطۂ نظر اور معیار کے اعتبار سے دہشت گردی کی مختلف تعریفیں کی ہیں۔

لیکن (فقہ اکیڈمی) کی سابقہ تعریف ہی چنیدہ تعریف ہے اور اس کی رو سے یہ ڈاکہ زنی، زیادتی، زمین پر فساد مچانے، مسلمانوں کی جماعت سے خروج اور حاکم کے خلاف بغاوت کرنے کے مترادف ہے۔ واللہ أعلم۔

---

(۱) حوالہ سابق۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب اول: دہشت گردی، اسباب و نقصانات

یہ باب دو فصلوں پر مشتمل ہے:

فصل اول: دہشت گردی کے اسباب

اس فصل میں درج ذیل مقاصد ہیں:

مقصد اول: کتاب و سنت سے عدم واقفیت اور مقاصد شریعت کو نظر انداز کرنا

مقصد دوم: فکری انحراف

مقصد سوم: دانشور علمائے کبار پر عیب لگانا اور معزز فقہائے اسلام پر زبان درازی کرنا اور غیر معتبر مصادر سے دین حاصل کرنا

مقصد چہارم: معاملات کے آخری انجام کو معتبر سمجھنے کے اصول کو معطل کرنا

مقصد پنجم: سماجی اسباب

مقصد ششم: میڈیائی اسباب

مقصد ہفتم: تخریبی افکار کا نوجوانوں میں سرایت کر جانا

فصل دوم: انجام و نقصانات

اس فصل میں درج ذیل مقاصد ہیں:

مقصد اول: دین کی شفافیت اور خوبصورتی کو مسخ کرنا

مقصد دوم: مسلمان، معاہد اور مستأمن کی معصوم جانوں کا قتل

مقصد سوم: امن واستقرار کو متزلزل کرنا اور انارکی اور فساد کے دروازے کھولنا

مقصد چہارم: گھروں کو ڈھانا، اموال کو ضائع کرنا اور عوامی مفادات واملاک کو تباہ کرنا

مقصد پنجم: امت کی توجہ اسکے اہم مسائل سے پھیرنا

مقصد ششم: اسلامی دعوت سے روکنا، رفاہی کاموں کے راستے بند کرنا اور اسلام و مسلمانوں کے دشمنوں کے لیے دروازے کھولنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل اول: دہشت گردی کے اسباب

مسئلۂ دہشت گردی، جس نے دنیا کو فکر مند بنادیا ہے، سیاست کو مشغول کر دیا ہے، قائدین کے ہوش اڑادیے اور اہل اسلام اور اصحاب فکر و قلم کو متحرک کر دیا ہے، ان اسباب و محرکات سے دور نہیں جو اسے بھڑکاتے اور پروان چڑھاتے ہیں. اس کا خاتمہ کرنے اور مقابلہ کرنے کی حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے وجوہات کو واضح کیا جائے اور اس کے اسباب کا پتہ لگایا جائے۔ان اسباب میں سب سے خطرناک اسباب درج ذیل ہیں:

مقصد اول: کتاب وسنت سے عدم واقفیت اور مقاصد شریعت کو نظر انداز کرنا:

کتاب وسنت اور مقاصد شریعت، تکفیر کے احکام اور اس کے اصول اور اس سلسلے میں سلف کے اقوال سے جہالت ہی تکفیر اور دہشت گردی کے گڈھے میں گرنے کا بنیادی سبب ہے، خواہ یہ جہالت ان میں سے بعض کے یہاں کلی جہالت ہو، یا ناقص اہلیت کے حامل شخص کی تاویل و اجتہاد پر مبنی جزوی جہالت ہو، ورنہ اگر اجتہاد کی اہلیت پوری ہوتی تو وہ کبھی بھی جرم اور قتل کا اقدام نہ کرتا، صحابۂ کرام کے بعد مسلمانوں کو جو بھی مصائب لاحق ہوئے، صرف اس لئے کہ انہوں نے بہت سارے یا کچھ شرعی قواعد کو نظر انداز کر دیا اور انہوں نے اس چیز کا بہت بڑا حصہ ضائع کر دیا جس کی انہیں تعلیم دی گئی تھی۔

نصاریٰ کے سلسلے میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوٓا۟ إِنَّا نَصَـٰرَىٰٓ أَخَذْنَا مِيثَـٰقَهُمْ فَنَسُوا۟ حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا۟ بِهِۦ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ ٱلْعَدَاوَةَ وَٱلْبَغْضَآءَ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَـٰمَةِ ۚ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ ٱللَّهُ بِمَا كَانُوا۟ يَصْنَعُونَ﴾ ترجمہ: "اسی طرح ہم نے ان لوگوں سے بھی پختہ عہد لیا تھا جنہوں نے کہا تھا کہ ہم "نصاریٰ" ہیں، مگر ان کو بھی جو سبق یاد کرایا گیا تھا اس کا ایک بڑا حصہ انہوں نے فراموش کر دیا، آخر کار ہم نے ان کے درمیان قیامت تک کے لیے دشمنی اور آپس کے بغض و عناد کو بھڑکا دیا اور ضرور ایک وقت آئے گا جب اللہ انہیں بتائے گا کہ وہ دنیا میں کیا بناتے رہے ہیں" (مائدہ:۱۴)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو جس شخص کو یہ بھی نہ پتہ ہو کہ قرآن کی تفسیر کیسے کی جاتی ہے اور نہ ہی اسے صحیح وضعیف احادیث کے درمیان تمیز ہو، یا جو صریح حدیث پر اپنی جماعت کی بات کو ترجیح دیتا ہو تو بھلا ایسے شخص سے اس بات کی کیسے امید کی جاسکتی ہے کہ وہ حق پر ہو سکتا ہے؟!

اسی طرح جس شخص کو قول کے صریح (مفہوم) اور اس کے ظاہر (مفہوم) کے درمیان، یا قول اور اس کے لازم اور اس کے منطوق و مفہوم کے درمیان فرق معلوم نہ ہو اور نہ ہی وہ تکفیر مطلق اور تکفیر معین کے درمیان اور تکفیرِ قول اور تکفیرِ قائل کے درمیان فرق کر سکتا ہو، تو کیا ایسے شخص کے لیے جائز ہے کہ وہ عوامی امور اور نت نئے پیش آمدہ بڑے مسائل پر گفتگو کرے؟! ہرگز نہیں!

کیا ایسا شخص ذمہ داری اور شعور کے ساتھ مقاصدِ شریعت کو سمجھ سکتا ہے جو فتنے کو بھڑکائے، امت کے خلاف ہتھیار اٹھائے، شدت پسندی کو اپنا شعار بنائے اور خون کو اپنا عنوان بنالے! پھر معصوم خون کو بہانے اور معروف مقدسات کو پامال کرنے میں کوئی پرواہ نہ کرے، جس کے نزدیک عہد وپیمان کی کوئی اہمیت نہ ہو، جو اطاعت سے نکل جائے، جماعت کے شیرازہ کو پارہ پارہ کردے، تکفیر کو اپنا منہج بنالے اور تباہ کاری کو اپنا مسلک اور امت کے امن واستقرار اور اس کے اتحاد واتفاق کی لڑی کو کوئی اہمیت نہ دے، میرے خیال سے ایسے شخص کے یہاں ایسا بالکل نہیں ہو سکتا۔

مقصد دوم: فکری انحراف:

دہشت گردی اور انتہا پسندی کی ٹولیوں کے پھیلنے کے سب سے خطرناک اور نقصان دہ اسباب میں سے فکری انحراف ہے جو کہ ان خونی بنیادوں میں سے ایک بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے جن پر یہ جرم قائم ہے، دہشت گردی سے اس کے مضبوط رشتے کی وجہ سے میں نے نسبتاً اس سبب کو زیادہ مفصل طور پر بیان کیا ہے اور اس کی اصل، تاریخ، تقسیم اور نتائج پر روشنی ڈالی ہے۔

فکری انحراف: "فکر میں کجی ہونے اور معروف طریقے اور سیدھی سوچ کے سیدھے راستے سے اس کے نکل جانے کو کہتے ہیں"۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری تعریف یہ کی گئی ہے کہ: "سماج میں رائج چال چلن کے طریقوں کی مخالفت کرنا".

ایک تعریف یہ بھی کی گئی ہے کہ: "سماج کے عام راستے سے انحراف "یعنی راستے سے نکلنا اور اس کی مخالفت کرنا۔ (۱)

بعض دیگر لوگوں نے اپنے ثقافتی میلانات کی بنیاد پر اس کو دیگر مختلف ناموں سے موسوم کیا ہے، چنانچہ ماہرین نفسیات نے اسے "اخلاقی انحراف" کا نام دیا ہے، جبکہ دوسرے لوگوں نے اسے عقیدہ میں انحراف کا نام دیا ہے، لیکن ان تمام انحرافات کا مصدر فکر ہے اور اس کے بعد آنے والی ساری حرکتیں سب اسی فکر کے نتائج ہیں۔ (۲)

"فکر" کہتے ہیں "ذہن کو کسی چیز میں استعمال کرنا"۔ (۳)

امت مسلمہ کی طویل تاریخ پر غور وفکر کرنے والا شخص پائے گا کہ مختلف قسم کے خطرناک انحرافات سے اس امت کو دوچار ہونا پڑا، لیکن فکری انحراف ہی تمام تر تاریخی انحرافات کا تلخ خلاصہ ہے۔

ہوسکتا ہے بعض غیرت مند افراد یہ سوچیں کہ اس امت کو جو بھی مصیبتیں لاحق ہوئی ہیں وہ سب کے سب ان اخلاقی وسلوکی انحرافات کا نتیجہ ہیں جو امت میں عام ہیں، مگر مؤکد بات یہ ہے کہ بلاشک وشبہ اس سے زیادہ خطرناک انحراف جس کا شکار ہماری قوم پوری تاریخ میں ہوتی رہی، وہ ان افکار اور مفاہیم کا انحراف ہے جو اللہ اور اس کے رسول علیہ السلام کی مراد سے پوری طرح پھرے ہوئے ہیں۔

اگر کسی داعی کے سامنے دو آدمی ہوں، جن میں سے ایک اخلاقی انحراف کا شکار ہو لیکن مستقیم الفکر ہو اور دوسرا شخص سلوک وفکر دونوں میں انحراف کا شکار ہو، تو اس داعی کو پہلے شخص کے ساتھ اس کی فکر

---

(۱) مختار الصحاح (۱/۱۶۷)، مادۃ "حرف"۔

(۲) الانحراف الفکری وعلاقتہ بالارحاب، (فکری انحراف اور دہشت گردی سے اس کا تعلق)، تالیف: ابراہیم الحمود، اور "الانحراف الفکری وعلاقتہ بالارحاب، (فکری انحراف اور دہشت گردی سے اس کا تعلق)، تالیف: خالد بن عبد الرحمن القریشی۔

(۳) لسان العرب (۵/۶۵)، تاج العروس (۱۳/۳۴۵)، مادۃ "فکر"۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح ہونے کی وجہ سے بہت کم محنت کرنی پڑے گی، جبکہ اسے دوسرے شخص کے ساتھ بہت زیادہ محنت صرف کرنی ہوگی، کیونکہ اسے پہلے اس کی فکر کی اصلاح کرنے کی ضرورت ہوگی پھر اس کے بعد اس کے سلوک کی اصلاح کرنی ہوگی اور آج ہماری امت کے اکثر افراد کی حالت کے سلسلے میں یہی کڑوی حقیقت ہے۔ آج انحراف کا سلسلہ سلوک (رویہ) سے تجاوز کر چکا ہے اور یہ انحراف اس دین مستقیم کے بنیادی مفاہیم کے سلسلے میں اپنی انتہاء پر پہنچ چکا ہے، اس لیے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ آج ہماری امت انتہائی سنگینی اور اجنبیت کی زندگی گزارے جس کے بارے میں مسلم وغیرہ کی صحیح روایت میں نبی ﷺ نے خبر دی ہے: «بَدَأَ الإِسْلَامُ غَرِيباً وَسَيَعُودُ غَرِيباً كَمَا بَدَأَ» ترجمہ: "اسلام اجنبیت کی حالت میں شروع ہوا اور پھر اجنبی ہو جائے گا جیسا کہ اجنبیت کے ساتھ شروع ہوا تھا"[1]

یقیناً فکر سلیم کا مسئلہ جو ایک مسلمان کو اللہ سبحانہ وتعالی کے خوف کے احساس کے ساتھ اقوال وافعال میں میانہ روی اور اعتدال پسندی کی طرف لے جائے ان اہم ترین مسائل میں سے ہے جن پر توجہ دینے کی ضرورت ہے، خصوصاً فتنوں کے زمانے میں، کیونکہ اسی کے ذریعہ حق کو پانے کے سلسلے میں بندوں کے مراتب ودرجات میں فرق ظاہر ہوتا ہے، اسی لیے اللہ تعالی نے اپنے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام کو فہم کے ساتھ خاص کیا ساتھ ہی ان کے اور داود علیہ السلام کے علم وحکمت کی تعریف کی ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ فَفَهَّمْنَٰهَا سُلَيْمَٰنَ ۚ وَكُلًّا ءَاتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا ﴾ ترجمہ: "اس وقت ہم نے صحیح فیصلہ سلیمانؑ کو سمجھا دیا حالانکہ حکم اور علم ہم نے دونوں ہی کو عطا کیا تھا" (انبیاء: ۷۹)۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر فرمایا: "اَلْفَهْمَ اَلْفَهْمَ فِيمَا أُدْلِيَ إِلَيْكَ" ترجمہ: "تمہارے پاس جو بھی مسئلہ پیش کیا جائے اس میں فہم کو لازم پکڑو"

(۱) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان أن الاسلام بدأ غریبا وسیعود غریبا وانه یأرز بین المسجدین، حدیث نمبر (۱۴۵)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱)، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "أَوْ فَهْماً يُؤْتِيهِ اللهُ عَبْداً فِي كِتَابِهِ" ترجمہ: "یا کتاب اللہ کی ایسی فہم جسے اللہ تعالی اپنے کسی بندے کو عطا کرتا ہے"(۲)۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "كَانَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ أَعْلَمَنَا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ" ترجمہ: "حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے زیادہ اللہ کے رسول ﷺ کو جاننے والے تھے"(۳)۔

اور نبی ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے لئے دعا کی کہ اللہ تعالی انہیں دین کی سمجھ عطا فرمائے اور انہیں (قرآن کی) تفسیر سکھائے"(٤)۔ اور یہ مرتبہ محض علم کے مرتبہ سے اوپر ہے۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ(٥) فرماتے ہیں: "فہم کی درستگی اور نیک قصد، اللہ تعالی کی ان عظیم نعمتوں میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو عطا کیا ہے، بلکہ کسی بھی بندے کو اسلام کے بعد ان سے افضل اور ان سے عظیم کوئی دوسری نعمت نہیں عطا کی گئی، یہی دونوں اسلام کے پاؤں ہیں جن پر وہ کھڑا ہے اور انہی کی بدولت بندۂ مومن مغضوب قوموں کے راستوں سے بچتا ہے جن کا قصد بگڑ گیا ہے اور گمراہ

---

(۱) السنن الکبری للبیہقی، کتاب الشہادات، باب لا یحیل حکم القاضی علی المقضی لہ والمقضی علیہ ولا یجعل الحلال علی واحد منہما حراما ولا الحرام علی واحد منہما حلالا، حدیث نمبر (۲۰۳۲۴)۔

(۲) دیکھیں: فتح الباری، (۱۴/۱۶۲)۔

(۳) صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الخوخۃ والمر فی المسجد، حدیث نمبر (۴۴۶)، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل ابی بکر، حدیث نمبر (۶۳۲۰)۔

(٤) اس حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند (۵/۳۰۶) میں روایت کیا ہے اور اس کی اصل صحیحین میں ہے، دیکھیں: صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب وضع الماء عند الخلاء، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب من فضائل عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما۔

(٥) امام ابو عبد اللہ، شمس الدین بن ابی بکر الزرعی الدمشقی، ابن قیم الجوزیہ کے نام سے معروف ہیں،، قاضی زرعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آسمان کے نیچے ان سے زیادہ وسیع العلم کوئی نہیں ہے، ان کی بہت ساری تالیفات ہیں جن میں بعض مطبوع ہیں اور بعض مخطوطات کی شکل میں ہیں، ان کی مشہور ترین تالیفات میں، (زاد المعاد فی ھدی خیر العباد) اور (إعلام الموقعین) ہیں، ان کی وفات جمعرات کی رات، ۱۳/رجب/۷۵۱ھ میں عشاء کی اذان کے وقت ہوئی اور اگلے دن ظہر کی نماز کے بعد دمشق کی جامع اموی میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔

دیکھیں: الدرر الکامنہ (۳/۴۰۰)، البدایہ والنہایہ، تالیف: اسماعیل بن کثیر (۱۴/ ۲۳۴) اور شذرات الذھب (۶/۱۶۸)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوموں کے راستوں سے بھی محفوظ رہتا ہے جن کے فہم میں بگاڑ آگیا ہے اور وہ ان انعام یافتہ لوگوں کی صف میں شامل ہو جاتا ہے جن کا فہم و قصد درست ہے اور در حقیقت یہی وہ سیدھے راستے والے لوگ ہیں جن کے بارے میں ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم ہر نماز میں اللہ سے سوال کریں کہ ہمیں ان کا راستہ دکھائے۔ درست فہم دراصل ایک نور ہے جسے اللہ تعالی بندے کے دل میں ڈال دیتا ہے، جس کے ذریعہ وہ صحیح وفاسد، حق و باطل، ہدایت و گمراہی اور ہدایت و ضلالت اور بے راہ روی اور راہ روی کے درمیان تمیز کرتا ہے"۔ (۱)

قارئین کرام! ابلیس کا حیرت کا شکار ہونا، ہابیل کا قتل کیا جانا، اہل کتاب کا فرقوں میں بٹ جانا اور خود اس امت کا فرقوں میں بٹنا، مسلمانوں کا خون بہایا جانا اور ان کے اوپر دشمنوں کا مسلط ہو جانا، ان ساری چیزوں کی وجہ سوائے فکری انحراف کے اور کچھ نہیں ہے۔ اسی طرح حضرت عثمان، علی، حسین، عبد اللہ بن زبیر اور عبد اللہ بن جبیر وغیرہ ـــ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ جیسے سرداران امت کے خون بہائے جانے کا سبب بھی یہی فکری انحراف ہے۔ ان کے علاوہ وہ بھی تو فکری انحراف ہی کا نتیجہ تھا کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے کپڑے اتار کر ان پر اس قدر کوڑے برسائے گیے کہ پوری مخلوق اپنے رب سے گڑگڑا کر دعا مانگنے لگی، لوگوں کی ایک جماعت کو ہمیشہ کے لئے قید خانوں میں ڈال دیا گیا، مسلم ممالک میں تاتاریوں کی تلواریں مسلط کر دی گئیں اور ملحدین، زنادقہ، منافقین و خوارج اور دیگر گمراہ فرقوں کے لیے راستے ہموار کر دیے گئے۔

وَلَهُمْ نُصُوصٌ قَصَّرُوا فِي فَهْمِهَا ۔۔۔ فَأُتُوا مِنَ التَّقْصِيرِ فِي الْعِرْفَانِ

ترجمہ: "ان کے پاس نصوص ہیں جنہیں سمجھنے سے وہ کوتاہ دست رہے، چنانچہ وہ علم میں کوتاہی برتنے کی وجہ سے (اس مشکل) سے دوچار ہوئے۔ (۲)

---

(۱) إعلام الموقعين (۱/۸۷)۔

(۲) دیکھیں امام ابن قیم کا قصیدہ نونیہ (۱۳۸)، مطبوع مکتبہ ابن تیمیہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فکری انحراف، آج کے دور میں واقع ہونے والی دہشت گردی، انارکی اور اضطراب تک ہی محدود نہیں ہے، یہ الگ بات ہے کہ آج جو کچھ ہو رہا ہے وہ فکری انحراف کا اعلیٰ ترین درجہ ہے، لیکن فکری انحراف انسانی زندگی کے تمام گوشوں کو شامل ہے۔

دہشت گردی میں ملوث گروہوں کے اندر جو انحراف پایا جاتا ہے، وہ یا تو ان کی کوتاہ فہمی کی وجہ سے یا شرعی نصوص پر، ان کے کلی مقاصد سے دور، جزوی و غیر شمولی نظر ڈالنے سے ہے، یا شرعی دلائل سے ناقص استدلال کی وجہ سے ہے۔

فکری انحراف کے اسباب:

دہشت گردی کے اس خطرناک رجحان، جس نے پوری دنیا کے امن و سلامتی کو تہہ و بالا کر دیا ہے، کا علاج کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس بیماری اور اس کے ان اسباب کی تشخیص کی جائے جن کی وجہ سے یہ خوفناک فکری انحراف سامنے آیا ہے، جس نے امت اسلامیہ کے افراد کے مابین تہذیبی و فکری کشمکش کی شکل اختیار کر لی ہے اور ان کے اتحاد اور داخلی ڈھانچہ کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔

اگر کوئی شخص اس رجحان کے پس پردہ چھپے عوامل و اسباب کا جائزہ و مطالعہ کرنا چاہے تو اسے معلوم ہوگا کہ ان میں واضح ترین اسباب درج ذیل ہیں:

ا- اسلام سے جہالت: مسلمانوں کے یہاں فکری انحراف اور تعلیمی پسماندگی کے بنیادی اسباب میں سے ایک سبب عقیدہ و اقتصاد، سیاست و سماجیات، اخلاق اور مختلف تہذیبی و ثقافتی مسائل، جو فکری اور عملی ضرورتوں کی کسوٹی کی حیثیت رکھتے ہیں، سے جہالت اور اسلام کے کلیات و عمومات، جو کہ عالم اسلام اور پوری دنیا میں پیش آنے والے تہذیبی مسائل و مشکلات کا حل پیش کرتے ہیں، سے ناواقفیت ہے۔ اسی جہالت و ناواقفیت ہی کے نتیجہ میں وہ پسماندگی اور بری حالت پیدا ہوگئی ہے جہاں ان کے بیشتر معاشرے پہنچ چکے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب-علمائے شریعت سے دوری: ایسے علمائے شریعت سے دوری جو کتاب وسنت کے ماہر ہیں اور امت کے حکام ورعایا کی خیر خواہی کے لیے جانے جاتے ہیں۔

ج-اہل بدعت، ہوا پرستوں اور فکری انحرافات کے شکار لوگوں سے دین سیکھنا: یہ عقیدہ سے جہالت اور اس کے بہتے ہوئے شفاف سرچشمہ سے دوری کا متوقع نتیجہ ہے۔

د-اہل سنت والجماعت کے عقیدہ کی حقیقت سے عدم واقفیت: اہل سنت والجماعت کا عقیدہ اللہ کے حکم سے ہر قسم کے انحراف سے محفوظ رکھنے والا ہے، کیونکہ یہی سیدھا راستہ اور مضبوط منہج ہے، اس عقیدہ کی اساس توحید کی بجاآوری ہے اور جو توحید کو بجالایا پھر حقیقی معنوں میں مسلمان ہوگیا، لوگ اس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے محفوظ ہوگئے اور جو حقیقی معنوں میں مومن ہوگیا،لوگ اس سے اپنی جان ومال اور عزت کے تئیں محفوظ ہوگئے۔

ھ-انحراف کے اسباب میں سے: فکری وروحانی کھوکھلا پن اور تخلیق اور علمی انتاج سے توقف ہے، جو کہ فکر انسانی کی موجودہ ضرورتوں کو پورا کرے، اسی طرح علم وثقافت اور معرفت کے امور میں عدم دلچسپی۔

و-بعض ذرائع ابلاغ: ذرائع ابلاغ اپنی ترقی کے بعد لوگوں کی زندگی اور ان کے افکار وخیالات پر سب سے زیادہ اثر انداز ہونے والا وسیلہ بن چکا ہے۔ فکر وثقافت کو پھیلانے، سادہ لوح لوگوں کو گمراہ کرنے اور اسلامی فکر واعلی اخلاق کی دھار اموڑنے کے لئے حیاسوز گرے ہوئے فنون وآداب اور منحرف ثقافت کے راستے سے تشہیر وابلاغ کے ذرائع وغیرہ کا بھرپور استعمال کیا گیا ہے۔

بعض میڈیا نے ثقافتی وفکری نقصان پہنچانے اور مسلمانوں کی نئی نسل میں تقلیدی اور علمی گداگری کی روح پیدا کرنے میں انتھک محنت صرف کی ہے، چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سارے اخبارات ورسائل اور نشریات فکری وثقافتی جنگ میں مصروف ہیں اور اسلامی دعوت کے مخالف اس رجحان کی ترجمانی کرتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہیں اُس فکری انحراف کے سب سے قریب ترین اسباب، جس کے نتیجہ میں تشدد، دہشت گردی کا کلچر پیدا ہوا اور تباہ کاری اور ظلم کی زبان وجود میں آئی۔

فکری انحراف کی اقسام: چونکہ فکر ہی اعتقادات، عادات وشعور، اور سلوک وآداب کا محور ہے، خواہ یہ معتدل ودرست ہوں یا منحرف اور کج۔ اس لئے فکری انحرافات کی سب سے خطرناک شکلیں مندرجہ ذیل ہیں جو دہشت گردی وتباہی کے اسباب بنے:

أ-عقیدے میں انحراف: یہ انحراف عقیدہ کے امور میں اہل سنت والجماعۃ کے منہج سے روگردانی کرنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے، وہ اس طرح کہ اسماء وصفات کے مسائل میں ان کی مخالفت کی جائے، شرک وبدعت کا ارتکاب کیا جائے، ولاء وبراء کے مسائل میں ان کی موافقت نہ کی جائے اور عقیدہ میں علم کلام اور فلسفہ کو داخل کیا جائے۔

عقیدہ کا یہ انحراف امت کے لئے خوارج اور دیگر فرقوں کے ظہور سے لیکر دور حاضر تک مصائب لا چکا ہے۔ واللہ المستعان۔

ب-سلوک واخلاق میں انحراف: اس سے مراد اخلاق حمیدہ اور اچھے سلوک وآداب سے مائل ہونا ہے خواہ وہ عملی اخلاق ہو یا قولی۔ بہت ساری قومیں اور جماعتیں اس گندے دلدل میں گر چکی ہیں اور ان کے اخلاقی انحراف نے انہیں رذائل وفواحش اور تباہ کن گناہوں میں دھکیل دیا ہے اور وہ معاشرہ کی حقارتِ نظر کا شکار بن گئیں۔ اخلاقی انحراف کا شکار ہر شخص خود خطرہ کی پٹری پر ہوتا ہے اور پہلے اپنے آپ پر پھر اپنے کنبہ اور سماج پر زیادتی کرنے کے دلدل میں پھنسا ہوتا ہے۔

اخلاقی انحراف کا شمار ان خطروں اور مصائب میں ہوتا ہے جن کے خوفناک انجام کا ڈر قوموں اور سوسائٹیوں پر رہتا ہے۔ یقینا خوف ودہشت، قتل وتباہی اور غداری کو پھیلانا اخلاق وآداب میں انحراف کی انتہا ہے۔ اور یہ پوری دنیا کی ذمہ داری ہے کہ اس مسئلہ کو حل کرے اور اس پر زیادہ توجہ صرف کرے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصد سوم: دانشور علمائے کبار پر عیب لگانا اور معزز فقہائے اسلام پر زبان درازی کرنا اور غیر معتبر مصادر سے دین حاصل کرنا:

اس کی مختلف شکلیں ہیں، مثلاً: علما کی تحقیر کی جائے، ان کی قدر و منزلت کو گھٹایا جائے، ان کی نیتوں میں شک پیدا کیا جائے، انہیں نشانہ بنایا جائے، ان پر یہ تہمت لگائی جائے کہ وہ درباری علما ہیں، صورتحال سے ناواقف ہیں، سطحی ہیں، انہیں حکام کی جانب سے التباس میں رکھا گیا ہے، وغیرہ۔ یہ سب حسد کے بھڑکتے طوفان اور طیش و غضب کی اچھلتی موج میں کیا جاتا ہے، جس نے علمی مرجعیت کی ہیبت کو متزلزل کر دیا ہے اور بعض دینی مناصب کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ ولا حول ولا قوۃ إلا باللہ۔

ابن المبارک رحمہ اللہ [1] نے فرمایا: "جس نے علما کی تحقیر کی اس کی آخرت برباد ہوگئی"۔ [2]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: "دل کی بدترین خباثتوں میں سے یہ ہے کہ بندہ کے دل میں برگزیدہ مومنین اور انبیا کے بعد اولیاء اللہ کے سرداروں کے خلاف کینہ ہو۔" [3]

فضیلۃ الشیخ صالح بن عثیمین رحمہ اللہ نے فرمایا: "علوم شریعت کے ماہر علما جو ایمان اور راسخ علم کے لیے معروف ہیں، ان کی شان گھٹانا ایک ایسا جرم ہے جو نہ صرف ان مخصوص علما کے حق میں ہے بلکہ اللہ تعالی کی اس شریعت کے حق میں بھی ہے جس کے یہ حاملین ہیں، یہ بات معلوم ہے کہ سماج میں جب علما

---

(۱) عبداللہ بن مبارک بن واضح الحنظلی التمیمی، أبو عبدالرحمن المروزی ہیں، بنو تمیم کی طرف نسبت ولاء ہے، یہ ائمۂ اعلام میں سے ایک ہیں، ابن مہدی نے فرمایا: "ائمہ چار ہیں: سفیان، مالک، حماد بن زید اور ابن المبارک"۔ ان کی بہت ساری تصنیفات ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں: (السنن)، (التفسیر)، (التاریخ)، (الزہد) اور (الجہاد)۔ سنہ ۱۱۸ھ میں غزوہ سے لوٹتے ہوئے عراق میں ان کی وفات ہوئی۔

دیکھیں: تاریخ بغداد (۱۰/۱۵۲)، تذکرۃ الحفاظ (۱/۲۷۴)، الدیباج المذھب (۱/۴۰۷)۔

(۲) آداب الصحبہ، تالیف: أبوعبدالرحمن السلمین (۶۲)، دیکھیں: شرح سنن أبي داود، تالیف: عبدالمحسن العباد (۲۶/۴۴۷)، سیر أعلام النبلاء (۸/۴۰۸)۔

(۳) دیکھیں: منہاج السنۃ النبویۃ، تالیف ابن تیمیہ (۱/۲۲)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہیبت کم ہو جائے گی اور ان کی قدر وقیمت کم ہو جائے گی تو لازماً ان سے استفادہ بھی کم ہو جائے گا، پھر جس شریعت کے یہ حاملین ہیں وہ جزوی یا کلی طور پر ضائع ہو جائے گی اور یہ اسلام اور مسلمانوں کے حق میں بھی بڑا جرم ہوگا۔" انہوں نے یہ بھی فرمایا: "علما کے خلاف لوگوں کا سرکشی پر اتر آنا، دین کی بربادی ہے"۔ (۱)

لہذا اصلاح نسل کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان مہلک اور تاریک راستوں سے بچیں کہ کہیں وہ انہیں قتل وخونریزی اور ظلم وزیادتی کی کھائی اور تاریک تنگ راستوں میں ڈال نہ دیں۔

بعض لوگ علم میں معمولی درجہ رکھنے والوں کو اپنا مرجع بنا لیتے ہیں، کیونکہ وہ ان کی نظر میں مخلص اور سچے ہیں، حالانکہ اخلاص اور سچائی سے کسی شخص کی بڑے اور جدید مسائل میں فتوی دینے کی اہلیت ثابت نہیں ہوتی ہے!!

اور کچھ لوگ خطیب کو اپنا مرجع بنا لیتے ہیں، یا عابد وزاہد آدمی کے ظاہری وضع قطع سے دھوکہ کھا جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہی لوگ بڑے بڑے مسائل میں فتوی دینے کے اہل ہیں، چنانچہ وہ انہی سے اخذ کرتے ہیں، جبکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: «إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: الْتِمَاسَ الْعِلْمِ عِنْدَ الْأَصَاغِرِ» ترجمہ: "قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ چھوٹے لوگوں سے علم حاصل کیا جائے گا۔" (۲) خواہ اس سے مراد اہل بدعت ہوں، یا وہ نوخیز لوگ ہوں جنہیں نہ تو شریعت کا علم ہو اور نہ ہی وہ صورتحال اور اس کے نت نئے مسائل یا تاریخ اور اس کی عبرتوں اور نصیحتوں سے واقف ہوں!!

مقصد چہارم: معاملات کے آخری انجام کو معتبر سمجھنے کے اصول کو معطل کرنا:

انتہا پسند فکر کی آگ بھڑکنے کے یقینی اسباب اور افسوسناک مضبوط محرکات میں سے یہ ہے کہ شریعت کے ایک اہم ترین، جلیل القدر اور نہایت مفید اصول کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے

(۱) دیکھیں: لقاء الباب المفتوح، تالیف: ابن عثیمین (۳/۳۸۱)۔

(۲) طبرانی، المعجم الاوسط (۸/۱۱۶) اور اسے علامہ البانی نے سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ حدیث نمبر (۶۹۵) میں حسن کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ اس قاعدے کو جانتے ہی نہیں ہیں۔وہ ہے:اصول: معاملات کے آخری انجام کا اعتبار کرنا۔امام شاطبی رحمہ اللہ [1] فرماتے ہیں: "افعال کے آخری انجام میں غور وفکر کرنا شرعی نقطۂ نظر سے معتبر و مقصود ہے"۔ [2]

لیکن جب سے افعال کے انجام کو نظرانداز کر دیا گیااور نفع ونقصان کی حیثیت سے ان کے آثاراور نتائج وعواقب پر غور وتدبر ترک کر دیا گیا،تب ہی سے تکفیر کے کمر توڑ مصائب، بمباری کے خوفناک حادثے اور خون کو حلال سمجھنے، معاشروں کو ہراساں کرنے اور معصوم بے کسوں پر دشمن کے ٹوٹ پڑنے کے واقعات رونما ہونے لگے ہیں۔

مقصد پنجم: سماجی اسباب:

سماج کی تشکیل میں خاندان کو بنیادی اینٹ کی حیثیت حاصل ہے جس پر سماج کا ٹکاؤ اور اس کی مضبوطی کا انحصار ہوتا ہے، لہذا اگر اس کے اندر مضبوطی ہو گی تو سماج بھی مضبوط ہو گا، لیکن اگر خاندان انتشار کا شکار ہو اور اس پر جہالت اور اضطراب و بے چینی کی حکمرانی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سماجی تربیت میں اس کا بنیادی کردار ختم ہو گیا ہے اور خاندان کے افراد کے مابین کمزور تعلقات، داخلی کشمکش، دائمی اختلافات اور طلاق وجدائی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اولاد پر خاندان کی نگرانی کمزور ہو جاتی ہے اور ان پر برے اثرات پڑتے ہیں اور پھر نتیجتاً ان کے اندر انحراف پیدا ہو جاتا ہے اور باآسانی جرائم پیشہ گروہوں کے ہاتھوں ان کا استحصال ہوتا ہے۔

---

(1) امام ابواسحاق ابراہیم بن موسی بن محمد اللخمی الغرناطی، شاطبی کے لقب سے مشہور ہیں، یہ بہت بڑے باریک بین اصولی، مفسر وفقیہ اور فقہ مالکی کے ائمہ میں سے ہیں، ان کی عمدہ تالیفات ہیں، جن میں اہم ترین یہ ہیں: (الموافقات فی اصول الفقہ) اور (الاعتصام)، ان کی وفات سنہ ۷۹۰ھ میں ہوئی۔
دیکھیں: نیل الابتہاج علی ہامش الدیباج (ص:۴۶-۵۰) اور زرکلی کی الأعلام (۷۵/۱)۔

(2) دیکھیں: الموافقات، تالیف: امام شاطبی (۱۷۷/۵)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے علاوہ دیگر بہت سارے سماجی اسباب ہیں جو دہشت گردانہ جرائم کے ارتکاب پر ابھارتے ہیں اوران کا محور خاندان ہے، مثلاً:

۱- سماجی تعطل اور عزلت پسندی کی زندگی: بعض نوجوانوں، یا سماج کے افراد کے درمیان باہم دوری اور سماج کے بڑے خاندانوں کے افراد کے مابین رابطہ اور ہمدردی کا فقدان۔

۲- شادی میں تاخیر اور خاندان کے اندر اور اس سے باہر اس سے پیدا ہونے والی نفسیاتی پریشانیاں۔

۳- صحت مند تربیت اور روحانی واخلاقی اقدار راسخ کرنے میں مدارس اور اسکولوں کا کمزور کردار، اسی طرح گھر یا اسکول یا دیگر سماجی تنظیمات میں، جنہیں سماج کے تمام افراد پر سماجی کنٹرول کی ذمہ داری دی گئی ہے، باہمی مذاکرہ و تفہیم کا فقدان۔ (۱)

۴- شہر کے مضافات یا شہر کے بیچ و بیچ موجود بے ترتیب محلوں میں مختلف اصناف کی آبادی، جس سے وہاں کے باشندوں خصوصاً نوجوانوں کے اندر اپنی موجودہ سماجی صورت حال کے خلاف بغاوت کا جذبہ ابھرتا ہے جو انہیں انحراف، جرائم اور شدت پسندانہ اعمال انجام دینے پر آمادہ کرتا ہے۔

یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ظلم و دہشت کے مظاہر سے دنیا کے بہت سارے ممالک، خصوصی طور پر سماجی تبدیلی کے دوران، دوچار ہوئے ہیں، یہ درحقیقت راسخ موروثی عادات واطوار اور تغییر و تبدیلی کی خواہش کے باہمی ملاپ کا نتیجہ ہیں، خصوصاً اخلاقی اقدار کی عدم موجودگی، یا ان کے فقدان یا بگاڑ کے وقت۔ (۲)

سماجی اسباب میں سے والدین یا سرپرست کی جانب سے بچوں کی غلط تربیت بھی ہے، مثلاً بہت سارے دہشت گردوں میں اخلاص وعبادت کو دیکھتے ہوئے اسی طرح امت کی عزت وکرامت پر ان کی غیرت یا ان کی جرأت وبہادری کو دیکھتے ہوئے بچوں کے سامنے دہشت گردوں کے کرتوتوں کو مدح

---

(۱) دیکھیں: الارھاب والشباب، تالیف: دعبس (ص: ۲۷۵)۔

(۲) دیکھیں: الارھاب علی المستوی الاقلیمی، تالیف: محب الدین (ص: ۲۲۵) معمولی تصرف کے ساتھ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وستائش کے طور پر بیان کیا جائے، یہ دیکھے بغیر کہ ان کی یہ فکر اہل سنت والجماعت کے منہج کے مخالف ہے اور یہ دیکھے بغیر کہ اس مصیبت زدہ امت کے حال و مستقبل پر اس فکر کے کتنے خطرناک اثرات مرتب ہوں گے، نہ سلف وخلف علما کی نصیحتوں کی پرواہ کی جائے اور نہ اس نبوی ہدایت کی پرواہ کی جائے، جس میں ایسی بات کو قصداً چھپانے کی تلقین ہے جس سے حکمرانوں کے خلاف اشتعال پیدا ہو اور اسلامی ممالک میں فتنے برپا ہوں۔ بسا اوقات کسی حاکم وقت یا سرکاری افسر سے بغض اس کو ایسا کرنے پر ابھارتا ہے، جس کی وجہ سے اس کے بچے اس قسم کے اعمال اور ان کے انجام دینے والوں کو پسند کرنے لگتے ہیں اور وہ پروان چڑھتے ہیں اس یقین کے ساتھ کہ یہی سوچ صحیح اسلام ہے اور ہر اس شخص سے نفرت کرنے لگتے ہیں جو ان کا مخالف ہے۔ اسی طرح بعض اساتذہ اور دوستوں کا بھی بڑا اثر ہوتا ہے۔ ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

مقصد ششم: میڈیائی اسباب:

ذرائع ابلاغ میں ٹیکنالوجی کی ترقی نے اس بات کو ممکن بنا دیا ہے کہ خبریں ان کے واقع ہوتے ہی پھیل جائیں، اس لیے زیادہ تر دہشت گردانہ حرکتوں کے پیچھے یہ مقصد کارفرما ہوتا ہے کہ کسی ایسے مسئلے پر عالمی رائے عامہ کی توجہ مرکوز کرائی جائے، جس کے بارے میں ایسی حرکتوں کو انجام دینے والی جماعتوں کا خیال ہوتا ہے کہ اس مسئلہ پر جان بوجھ کر تجاہل برتا جارہا ہے، چنانچہ وہ لوگ اپنے مسئلہ کے سلسلے میں عوام کی ہمدردی حاصل کرنے اور اس کی خاطر کام کرنے کے لئے لوگوں کا دھیان بٹورتے ہیں۔

أ- میڈیا (ذرائع ابلاغ):

میڈیا ہی وہ واحد وسیلہ ہے جس کے ذریعہ دہشت گرد اپنے شرائط، مطالبات اور آراء کو دنیا کے سامنے رکھ سکتے ہیں اور اپنے مسائل کی وضاحت کر سکتے ہیں۔ چونکہ دہشت گردوں کا مقصد اپنے فریق مخالف کو فوجی نقصان پہنچانا نہیں ہوتا ہے بلکہ ان کی معنویت توڑنا ہوتا ہے، وہ اسے ایسے فیصلے لینے پر مجبور کرنا چاہتے ہیں جنہیں وہ اپنی مرضی سے نہیں لینا چاہتا ہے، اس لیے وہ اپنے مقصد کے حصول کے لیے دو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنیادی عناصر کا سہارا لیتے ہیں: دہشت پھیلانا اور مسئلہ (ایشو) کی تشہیر کرنا۔ ان کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ میڈیا کتنا طاقت ور ہے اور واقعہ کو پیش کرنے اور اسے نشر کرنے میں اس کی کتنی دلچسپی ہے، کیوں کہ جوں جوں دلچسپی بڑھے گی دہشت گردانہ واقعہ کو لوگوں کی زیادہ توجہ حاصل ہوگی اور اسے میڈیا کا زیادہ کوریج نصیب ہوگا۔ (۱)

میڈیا اپنے کاموں کے پیش نظر خبر گھڑتا ہے اور دہشت گردانہ عمل سے متعلق کہانیاں تلاش کرتا ہے، پھر ان خبروں کا تبصرہ پیش کرتا ہے اور انہیں اتنا بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے کہ اسے اچھا خاصا مادی فائدہ حاصل ہو اور عوام کے یہاں خوف وہراس پھیلے، جن کے پاس یہ میڈیائی خبریں فوری طور پر بنا کسی رکاوٹ اور نگرانی کے پہنچ جاتی ہیں، ان میں خوف وہراس پھیل جاتا ہے۔ اس کے علاوہ خبر رساں ایجنسیاں اور لائیو نشر کرنے والے ذرائع ابلاغ دہشت گردی اور دہشت گردوں کے مسائل سے متعلق خبروں کو گھڑنے کا کام کرتے ہیں اور ان تمام واقعات اور سیاسی وسماجی تغیرات کو نشر کرنے میں بڑا کردار ادا کرتے ہیں جو دہشت گردانہ کارروائیوں کی تنفیذ کو بیان کرتی ہیں، ساتھ ہی حقائق مسخ کرنے اور انہیں خاص منفی رنگ دینے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں، خصوصاً جب یہ دہشت گردانہ اعمال اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہوں۔ (۲)

مزید برآں میڈیا کسی دہشت گردانہ واقعہ کو نشر کرکے بعض دہشت گردوں کو ہیرو کی شکل میں پیش کرتا ہے اور اس طرح وہ بعض کمزور دل اور ناعاقبت اندیش نوجوانوں کو ان کی تقلید کرنے اور ان کے راستے پر چلنے پر آمادہ کرتا ہے۔

---

(۱) دیکھیں: الارھاب والعنف السیاسی (دہشت گردی اور سیاسی شدت پسندی)، تالیف: عزالدین احمد جلال، (ص: ۱۵۳)۔

(۲) دیکھیں: الارھاب والاعلام (دہشت گردی اور میڈیا)، تالیف: فہد بن عبدالرحمن الملکی، ایک غیر مطبوع مقالہ جسے مولف نے "انسداد دہشت گردی کے سلسلے میں معلومات کا تبادلہ" نامی تربیتی ورکشاپ میں پیش کیا تھا، جسے "نائف عربی اکیڈمی برائے سیکیورٹی سائنس" نے سنہ ۲۰۰۰ م میں منعقد کیا تھا۔ (ص: ۱۱)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب-انٹرنیٹ:

انٹرنیٹ ان خطرناک وسائل میں سے ہے جو مسلسل دہشت گردی کی آگ اور زہریلے افکار کو بھڑکاتے ہیں اور اس کی چنگاری دن بہ دن بڑھتی ہی جارہی ہے۔ دہشت گرد اسے اپنے سیاسی اور سماجی مقاصد کے لیے ہتھیار کے طور پر استعمال کرتے ہیں تاکہ افراد و سماج میں خوف ودہشت پھیلائی جاسکے۔

اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ منحرف جماعتیں تقریباً اسّی فیصد معلومات ویب سائٹس سے حاصل کرتی ہیں، اسی طرح دہشت گرد جماعتیں اسی کے ذریعہ آپس میں ایک دوسرے سے ربط وضبط قائم رکھتی ہیں، اسی کے ذریعہ ممالک، اداروں اور افراد سے متعلق دقیق معلومات حاصل کرتی ہیں تاکہ دہشت گردانہ حملوں کی راہ ہموار کرسکیں اور نوجوانوں کو اکھٹا کرکے ان کے درمیان اپنے افکار و نظریات کو پھیلا سکیں اور انہیں اپنے گھٹیا مقاصد کے لیے استعمال کرسکیں۔ اور یہ سب کچھ اس لیے ہو رہا ہے کہ صحافتی آزادی کے نام پر انٹرنیٹ پر نگرانی بہت کمزور ہے۔

حالانکہ یہ بھی حقیقت ہے کہ اسی ٹیکنالوجی کو وسیلہ بناکر اس فکر کے حاملین کے خلاف ذمہ دار اداروں نے بہت سارے احتیاطی تدابیر اپنائے جن کی بدولت دہشت گردوں کے یہاں انٹرنیٹ کے بے لگام استعمال پر روک لگا ہے اور ان کے منصوبے اور مکر وچال کے جال ناکام ہوئے ہیں۔

مقصد ہفتم: تخریبی افکار کا نوجوانوں میں سرایت کرجانا:

باہر سے آئے ہوئے مشکوک افکار وخیالات میں اس بات کی قابلیت ہوتی ہے کہ لچکدار سماجی ماحول پر یلغار کرکے اسے تباہ وبرباد کریں اور فریب خوردہ نوجوانوں کے قلعوں میں گھس جائیں، خصوصاً جب علم وثقافت اور عقیدہ میں ان کی صلاحیتیں بہت ہی کمزور ہوں۔ یہ تباہ کن افکار و نظریات جنکا ظاہر نصوص سے ڈھکے ہوتے ہیں جدید نسل پر مسلط ہوتے ہیں اور اس کی جان اور دل میں سرایت کرجاتے ہیں اور طاقت کے ساتھ یا چپکے سے نوجوان نسل کے یہاں منتقل ہوتے ہیں، پھر وہ انہیں برتنے لگتی ہے بلکہ وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی خارق عادت شعلہ زن ڈھال بن جاتی ہے۔ بڑے دکھ کی بات ہے کہ ہمارے فریب زدہ فرزندوں کے حوالے سے اسی صورتحال کی مثال دی جاتی ہے۔

میری رائے میں یہی وہ اسباب ہیں جن کی وجہ سے امت مسلمہ اس مصیبت سے دوچار ہے، ان کے علاوہ دیگر اسباب بھی ہوسکتے ہیں لیکن بطور نمونہ یہ کافی ہیں۔

اس کے بعد میں اس خطرناک مسئلہ کے انجام اور نقصانات بیان کرنے جارہا ہوں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل دوم: انجام ونقصانات

قارئین کرام! ان نقصانات کے بارے میں مت پوچھئے جن کا سبب یہ آتش فشاں، یہ گرم لاوا اور یہ زہریلے ہتھیار ہیں، جن کے نشانے پر بے خیال امن پسند و معصوم معاشرے ہیں، یہ ایسی مصیبت ہے جو بیان سے بالاتر ہے، اس کے بیان سے فصاحتِ بیان یا بلاغتِ لسان قاصر ہے۔

دہشت گردی ایک تیز کالی آندھی کی طرح ہے، جو پر امن و پر سکون فضا کو دہشت و ہراس، بے چینی و خوف کے ماحول میں تبدیل کر دیتی ہے، جو قتل و خونریزی کرتی ہے اور اپنے پیچھے بیٹا گنوا چکی ماں، بے سہارا بیوہ، یتیم، فقیر، اپاہج اور زخمی کے درمیان تباہی و بربادی، بکھراؤ اور غم کا طوفان چھوڑ جاتی ہے!!

دہشت گردی کے آلۂ کار وہ نفوس ہیں جو انسانیت کے معانی کھو چکے ہیں اور وہ عقلیں ہیں جو سیدھے راستے سے بھٹک کر ہلاکت کے گڈھوں میں گر چکی ہیں، وہ منحرف وانتہا پسندانہ افکار جنہیں یہ دہشت گرد اپناتے ہیں، سماج کے غیر تعلیم یافتہ طبقہ پر ان کے نہایت گہرے اثرات ہوتے ہیں، مزید یہ دین، اخلاق اور اُس فطرت کے منافی ہیں جس پر اللہ نے انسانوں کو پیدا فرمایا۔

جن فتنوں سے کسی بھی امت کی بنیادیں ڈھ جاتی ہیں، ان میں خطرناک وہ فتنے ہیں جو دین کو شعار بنا کر اپنی ڈھال بناتے ہیں، ظاہراً تو ان کا مقصد بڑا نیک ہوتا ہے جبکہ باطن میں ان کے دوسرے حقیر پوشیدہ مقاصد ہوتے ہیں، خواہ وہ مقاصد سیاسی ہوں یا دینی یا کچھ اور۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ امت مسلمہ جس دین ومذہب کو مانتی ہے اس پر دہشت گردانہ کارروائیوں کا بہت برا اثر ہوتا ہے، اسی طرح دہشت گردوں کے اقوال وافعال بھی — گرچہ وہ باطل و بے بنیاد ہیں - معاشرے کے افراد کے نفوس اور افکار پر اثرانداز ہوتے ہیں۔

قارئین کرام! ذیل کے سطور میں دہشت گردی کے بعض بڑے نقصانات اور خطرناک مفاسد کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصد اول: دین کی شفافیت اور خوبصورتی کو مسخ کرنا:

انتہا پسند فکر سے جو نقصانات لاحق ہوتے ہیں ان میں ایک نقصان یہ ہے کہ انسان کو دین اسلام اور اس کی رواداری سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے، خصوصا جبکہ یہ انتہا پسند گروہ معاشرہ میں اسکی تعلیمات اور شعائر کی عملی تنفیذ میں تشدد اور غلو کا راستہ اختیار کرنے لگتا ہے، حتی کہ معاملہ یہاں تک پہنچ جاتا ہے کہ جو بھی اس کی باتوں کی مخالفت کرے، اس کی تکفیر کرتا ہے، اس کے خون کو معصوم نہیں سمجھتا اور اس کے جان و مال کو حلال سمجھ لیتا ہے، اس دلیل کے ساتھ کہ (اس کی مخالفت کی وجہ سے) یہ لوگ دین سے خارج ہو چکے ہیں۔ چنانچہ چال باز میڈیا اور ظالم دشمن ان اندوہناک واقعات کو اسلام کو بدنام کرنے، اسے بدترین اوصاف سے متصف کرنے اور گھناؤنے ناموں سے موسوم کرنے کا ذریعہ بنا لیتے ہیں، نیز بعض معاشروں کی تقسیم فساد کے مقامات اور برائیوں کے علاقوں کے ناموں کے تحت کرتے ہیں، حالانکہ اگر عقل و انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو یہ کچھ گمراہ لوگوں کی بے سر و پا الکلیاں ہیں۔

مقصد دوم: مسلمان، معاہد اور مستأمن[1] کی معصوم جانوں کا قتل:

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُۥ جَهَنَّمُ خَٰلِدًا فِيهَا وَغَضِبَ ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُۥ وَأَعَدَّ لَهُۥ عَذَابًا عَظِيمًا ﴾ ترجمہ: "اور وہ شخص جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اُس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ کا غضب اور اُس کی لعنت ہے اور اللہ نے اُس کے لیے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے" (النساء: ۹۳)، دوسری جگہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ وَلَا تَقْتُلُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ﴾ ترجمہ: "اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ یقین مانو کہ اللہ تمہارے اُوپر مہربان ہے" (النساء: ۲۹)، اس کے علاوہ دیگر بہت ساری آیتوں میں اس مبغوض و ناپسندیدہ فعل پر زبردست وعید اور سخت تنبیہ آئی ہے، ان میں

---

[1] (معاہد): جس کے درمیان اور ہمارے درمیان جنگ نہ لڑنے کا معاہدہ ہو۔ (مستأمن): جس کے درمیان اور ہمارے درمیان کوئی عہد و پیمان تو نہ ہو لیکن ہم نے اسے ایک محدود مدت کے لئے امان دے رکھا ہے۔ (مترجم)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے عظیم ترین آیت اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے: ﴿مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا﴾ ترجمہ: "اسی وجہ سے بنی اسرائیل پر ہم نے یہ فرمان لکھ دیا تھا کہ جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا" (مائدہ: ۳۲)۔

اور سنت نبویہ میں بھی کسی معصوم مسلمان کو قتل کرنے اور معصوم جان کو برباد کرنے سے ڈرایا گیا ہے، نبی ﷺ کا ارشاد ہے: «لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ» ترجمہ: "اللہ تعالی کے نزدیک پوری دنیا کا زوال ایک مسلمان کے قتل سے زیادہ آسان ہے"۔[1] دوسری جگہ آپ ﷺ نے فرمایا: «لا يَزَالُ الْمُؤمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَماً حَرَاماً» ترجمہ: "ایک مومن جب تک کسی حرام خون کا مرتکب نہیں ہوتا وہ اپنے دین کی کشادگی میں رہتا ہے"۔[2] بلکہ اللہ کے رسول ﷺ نے یہاں تک فرمادیا ہے: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلاحَ فَلَيْسَ مِنَّا» ترجمہ: "جس نے ہمارے اوپر تلوار اٹھائی وہ ہم میں سے نہیں"۔[3]

اللہ اکبر! تو بھلا ان کا کیا حال ہوگا جو خون بہاتے ہیں، اعضاء وجوارح ہلاک کرتے ہیں اور انسانی جسموں کو لاشوں میں تبدیل کر دیتے ہیں!

---

(۱) سنن ترمذی، باب ماجاء فی تشدید قتل المؤمن، حدیث نمبر (۱۳۹۵)، سنن نسائی، باب تعظیم الدم، حدیث نمبر (۳۹۸۷)، اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح الجامع حدیث نمبر (۵۰۷۷) میں صحیح کہا ہے۔

(۲) صحیح بخاری، کتاب الدیات، وقول اللہ تعالی: ﴿وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ﴾ (النساء: ۹۳)، حدیث نمبر (۶۴۶۹)۔

(۳) صحیح بخاری، کتاب العلم، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم "من حمل علینا السلاح فلیس منا"، حدیث نمبر (۶۶۵۹)، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم "من حمل علینا السلاح فلیس منا"، حدیث نمبر (۲۹۱)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: "فساد یا تو دین میں ہوتا ہے یا دنیا میں، کسی کو ناحق قتل کرنا سب سے بڑا دنیوی فساد ہے، اسی لیے یہ سب سے بڑے دینی فساد، یعنی کفر، کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے"۔ (۱)

فَمَا اعْتِذَارُكَ فِي يَوْمِ الْحِسَابِ إِذَا ... جِئْتَ الْمَلِيكَ الَّذِي سَوَّاكَ إِنْسَانَا
وَقَالَ: أَيْنَ الَّذِي بِالْجُرْمِ جَاهَرَنَا ... عَمْداً وَجَهْراً وَإِسْرَاراً وَإِعْلَانَا

ترجمہ: "قیامت کے دن تمہارا کیا عذر ہوگا، جب تم اس بادشاہ کے پاس آؤ گے جس نے تمہیں انسان بنایا۔

اور وہ کہے گا: کہاں ہے وہ شخص جس نے ہمارے سامنے عمداً، کھلم کھلا، چھپ کر اور اعلانیہ طور پر صریح جرم کیا"۔

یہ کیسے روا ہو سکتا ہے جب کہ کسی کو قتل کرنا اللہ کی تخلیق اور اس کی حکمت کو چیلنج کرنا ہے اور اس کی قدرت اور اس کے احسانات پر دست درازی ہے اور پوری انسانی تاریخ میں آج تک قتل و خون ریزی کرنے والے سوائے پھاڑ کھانے والے درندوں اور بند ناکام نفوس کے کچھ اور نہیں ثابت ہوئے۔ اللہ کی پناہ کس چٹان سے ان کے دل تراشے گئے ہیں! جبکہ اللہ کے رسول ﷺ نے واضح طور پر فرمایا ہے: «لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ» ترجمہ: "اللہ تعالی کے نزدیک پوری دنیا کا زوال ایک مسلمان کے قتل سے زیادہ آسان ہے"۔ (۲)

امام بخاری و مسلم کی روایت کردہ حدیث، جس میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے: «أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ» ترجمہ: "قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے

---

(۱) دیکھیں: اقتضاء الصراط المستقیم، (۱/۲۵۳) تحقیق: العقل۔

(۲) سنن ترمذی، باب ماجاء فی تشدید قتل المومن، حدیث نمبر (۱۳۹۵)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے خون کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔ [1] اس حدیث کی تشریح میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "حدیث سے مسئلۂ خون کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے، کیونکہ ابتدا اہم چیز سے ہوتی ہے اور گناہ کی شدت اس سے ہونے والے فساد کی شدت اور مصلحت کے ضائع ہونے کی شدت کے بقدر ہوتی ہے اور انسانی ڈھانچہ کو ختم کردینا، اس کا اعلی ترین درجہ ہے، مسئلۂ قتل کی تغلیظ میں بہت ساری آیتیں اور آثار وارد ہوئے ہیں"۔ [2]

کسی شاعر نے کہا ہے:

وَالنَّفْسَ صُنْهَا وَعَامِلْهَا بِإشْفَاقِ   وَحَاذِراً سَفْكَهَا يَوْماً بِإزْهَاقِ
وَإنْ تَرُمْ جَنَّةً زِيْنَتْ بِأشْوَاقِ   فَصُنْ دِمَاءً زَكَتْ دَوْماً بِآفَاقِ

ترجمہ: "نفس کی حفاظت کرو اور اس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرو اور کبھی بھی اسے بے دردی سے قتل نہ کرو،
اگر تمہیں شوقوں سے سجی جنت کا ارادہ ہے، تو ہمیشہ پوری دنیا میں اس خون کی حفاظت کرو جو پاکیزہ ہے"۔

دہشت گردی، جو قرآن وسنت کے مخالف ہے، کے مصائب میں سے یہ ہے کہ معصوم وبے گناہ معاہدین اور ذمیوں کا ناحق قتل کیا جاتا ہے، جس کی حرمت اور شدت بہت سارے نصوص میں وارد ہوئی ہے، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ أَنَّهُۥ مَن قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِى ٱلْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ ٱلنَّاسَ جَمِيعًا ﴾ ترجمہ: "اسی

---

(1) صحیح بخاری، کتاب الدیات، حدیث نمبر (۶۴۷۱)، صحیح مسلم، کتاب القسامہ، باب المجازاۃ بالدماء فی الآخرۃ وانہا اول ما یقضی فیہ بین الناس یوم القیامہ، حدیث نمبر (۱۶۷۸)۔

(2) دیکھیں: فتح الباری، تالیف: حافظ ابن حجر (۳۹۷/۱۱)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے بنی اسرائیل پر ہم نے یہ فرمان لکھ دیا تھا کہ جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا" (مائدہ: ۳۲)۔

ذمی، معاہد اور امان پانے والے شخص کو قتل کرنے کی حرمت اور شدت کے سلسلے میں اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: **«مَنْ قَتَلَ نَفْساً مُعاهَداً لَمْ يَرِحْ رائِحةَ الجنَّةِ، وإنَّ رِيحَها لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرةِ أرْبَعِينَ عاماً»** ترجمہ: "جس نے کسی معاہد شخص کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پائے گا، حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی دوری سے پائی جاتی ہے"۔[1]

آپ ﷺ کا ارشاد ہے: **«ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، يَسْعَى بِهَا أدْنَاهُمْ، فَمَنْ أخْفَرَ مُسْلِماً فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أجْمَعِينَ، لا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفاً ولَا عَدْلاً»** ترجمہ: "تمام مسلمانوں کا عہد و پیمان ایک جیسا ہے، جسے ایک ادنیٰ مسلمان بھی دے سکتا ہے، لہذا جس نے کسی مسلمان کے عہد و پیمان کو توڑا اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام مسلمانوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی فرض عبادت قبول فرمائے گا نہ نفلی عبادت"۔[2]

«فَمَنْ أخْفَرَ مُسْلِماً» کا مطلب ہے: "جس نے کسی مسلمان کے عہد و پیمان کو توڑا اور اس کے ساتھ خیانت کی"۔[3] یہ واضح دلیل ہے جو اس قتل و خیانت کی حرمت پر چیخ چیخ کر دلالت کرتی ہے جسے آج یہ لوگ انجام دے رہے ہیں۔ عہد و پیمان کو نبھانے کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَوْفُوا۟ بِٱلْعُقُودِ ﴾ ترجمہ: "اے ایمان والو، عہد و پیمان کو پورا کرو" (مائدہ: ۱)، دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ وَأَوْفُوا۟ بِٱلْعَهْدِ ۖ إِنَّ ٱلْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔولًا ﴾ ترجمہ: "عہد کی پابندی کرو،

---

(۱) صحیح بخاری، کتاب الجزیہ، باب اثم من قتل ذمیا بغیر جرم، حدیث نمبر (۲۵۱۶)۔

(۲) صحیح بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، باب حرم المدینۃ، حدیث نمبر (۱۷۷۱)، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ، حدیث نمبر (۳۳۹۳)۔

(۳) دیکھیں: فتح الباری، تالیف: حافظ ابن حجر (۶/۲۸۰)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے شک عہد کے بارے میں تم کو جواب دہی کرنی ہوگی" (بنی اسرائیل: ۳۴)۔ یہ واضح اور صریح دلیل ہے، لیکن ﴿ أَفَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَءَاهُ حَسَنًا ﴾ ترجمہ: "(بھلا کچھ ٹھکانا ہے اس شخص کی گمراہی کا) جس کے لیے اس کا برا عمل خوشنما بنا دیا گیا ہو اور وہ اُسے اچھا سمجھ رہا ہو؟" لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم!!

مقصد سوم: امن واستقرار کو متزلزل کرنا اور انارکی اور فساد کے دروازے کھولنا:

اس ظالمانہ فکر کے بھیانک انجام ونتائج میں سے ایک نتیجہ یہ ہے کہ یہ فکر امن واستقرار کو تہس نہس کر دیتی ہے، معاشرے سے چین وسکون کو چھین لیتی ہے اور لوگوں کے دلوں میں خوف ودہشت ڈال دیتی ہے، اگر یہ فتنہ مستحکم ہو جائے، تو پھر نہ لوگوں کی زندگی خوشگوار رہے گی، نہ خانہ کعبہ کا حج کیا جا سکے گا، نہ راستے اور مال محفوظ رہیں گے، نہ کوئی شخص اپنے جان ومال پر مامون ہوگا اور نہ ہی مسلم ممالک میں کوئی دین اور نہ کوئی دیندار شخص باقی رہے گا!!

لہذا جس نے بھی کسی معاشرے کے امن واستقرار کو تہس نہس کرنے کی کوشش کی اس نے اللہ کی شریعت کے بہت بڑے حصے کو منہدم کرنے کی کوشش کی جسے ایک مسلمان انفرادی واجتماعی امن کے سایہ تلے ہی انجام دے سکتا ہے۔

اسی طرح اس سے تمام مستقیم الفکر لوگوں کے بارے میں شک وشبہ پیدا ہوگا اور وہ آزمائش کا شکار ہوں گے، کیونکہ فتنوں کے بھڑکنے اور پھیلنے کے زمانے میں ظاہراً خارجیوں اور مستقیم الفکر لوگوں کے درمیان تفریق ناممکن ہو جاتی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً ﴾ ترجمہ: "اور بچو اُس فتنے سے جس کی شامت مخصوص طور پر صرف اُنہی لوگوں تک محدود نہ رہے گی جنہوں نے تم میں سے ظلم کیا ہو" (انفال: ۲۵)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصد چہارم: گھروں کو ڈھانا، اموال کو ضائع کرنا اور عوامی مفادات واملاک کو تباہ کرنا:

دہشت گردانہ کارروائیاں پہلے بیان کیے گئے مفاسد اور نقصانات کے علاوہ گھروں کو ڈھانے، عوامی مفادات واملاک کو تباہ کرنے اور مسلمانوں کے اموال کو برباد کرنے کا سبب بنتی ہیں، جبکہ یہ وہ چیزیں ہیں جن کی حرمت پر امت کا اجماع ہے، کیونکہ یہ روئے زمین پر فساد پھیلانے کے ضمن میں آتی ہیں جس پر شدید وعید آئی ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّمَا جَزَٰٓؤُاْ ٱلَّذِينَ يُحَارِبُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَسْعَوْنَ فِى ٱلْأَرْضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوٓاْ أَوْ يُصَلَّبُوٓاْ أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلَٰفٍ أَوْ يُنفَوْاْ مِنَ ٱلْأَرْضِ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْىٌ فِى ٱلدُّنْيَا وَلَهُمْ فِى ٱلْءَاخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ ترجمہ: "جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں اس لیے تگ و دو کرتے پھرتے ہیں کہ فساد برپا کریں اُن کی سزا یہ ہے کہ وہ قتل کیے جائیں، یا سولی پر چڑھائے جائیں، یا اُن کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالے جائیں، یا وہ جلاوطن کر دیے جائیں۔ یہ ذلت ورسوائی تو اُن کے لیے دنیا میں ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑی سزا ہے" (مائدہ: ۳۳)۔

ایک مسلمان کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت محفوظ ہے سوائے اسلامی حق کے اور اس کا حساب اللہ تعالی پر ہے، چنانچہ حجۃ الوداع کے موقع پر حج اکبر کے دن اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: «...إنَّ دِماءَكُمْ وَأمْوالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذا، في شَهْرِكُمْ هَذا، في بَلَدِكُمْ هَذا، ألا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الغائِبَ» ترجمہ: "...یقیناً تمہارا خون اور تمہارا مال تمہارے اوپر حرام ہے، جیسا کہ تمہارا آج کا یہ دن، تمہارے اس مہینے میں اور تمہارے اس شہر میں حرام ہے، خبردار، جو لوگ موجود ہیں وہ ان لوگوں کو یہ بات پہنچا دیں جو موجود نہیں ہیں"۔[1]

---

(1) صحیح بخاری، کتاب العلم، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: "رب مبلغ أوعی من سامع"، حدیث نمبر (۱۰۵)، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجۃ النبی ﷺ، حدیث نمبر (۳۰۰۹)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غور کریں کہ اس چیز کی حرمت پر کس قدر تاکید آئی ہے اور یہ بھی دیکھیں کہ اس معاملے کی طرف کس طرح نبی ﷺ نے مسلمانوں کی توجہ مبذول کرائی ہے، چنانچہ آپ ﷺ نے پوچھا: «أيُّ يَوْمٍ هذا؟ أيُّ شَهْرٍ هَذا؟ أيُّ بَلَدٍ هَذا؟» ترجمہ: "یہ کونسا دن ہے؟ یہ کونسا مہینہ ہے؟ یہ کونسا شہر ہے؟"[1] حجۃ الوداع کے اس عظیم دن میں اور اس مہیب جم غفیر میں دیے گئے اس خطبے پر غور کیجیے، یہ ساری چیزیں ایک مسلمان کے خون، اس کے مال اور اس کی عزت کی حرمت پر دلالت کرتی ہیں، تو کیا نوجوانوں نے ان حرمتوں کی تعظیم کی؟ یا پھر وہ مسلمان اور اس کی نسل کو قتل کریں گے، اس کے گھر کو منہدم کریں گے اور پھر یہ سمجھیں گے کہ یہ سب کچھ اللہ کی رضامندی اور اسلام کی حمایت کے لیے ہے؟!

مقصد پنجم: امت کو اس کے اپنے اہم مسائل سے پھیرنا:

دہشت گردی مکمل طور صرف نقصانات ہی کا مجموعہ ہے، جن میں سے ایک نقصان یہ ہے کہ یہ معاشرے کے اندر دینی کشمکش اور گروہی فتنہ پیدا کرتی ہے، جس سے معاشرے کے اندر عداوت، شدت پسندی میں زیادتی اور بسا اوقات خانہ جنگی کی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے جس سے امت افتراق وانتشار کا شکار ہو جاتی ہے اور بڑے بڑے مسائل سے ان کا دھیان ہٹ جاتا ہے جن کی بدولت وہ سیادت وبلندی کے اعلی مراتب پر فائز ہو سکتی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ امت کے اہم ترین مسائل ہیں: اعتقاد کی تصحیح، منہج کی درستگی، کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی بنیاد پر اسلامی وحدت کا قیام، امت میں اختلاف وانتشار کے مظاہر کا علاج، مسئلۂ فلسطین ومسجد اقصی جیسے امت کے بڑے مسائل کی جانب توجہ، اس کے مختلف قسم کے عالمی مشکلات کا حل، معاشرے کی تعمیر وترقی کی کوشش اور تمام گوشوں میں تعمیر وترقی میں یکسوئی برتنا، لیکن یہ ساری چیزیں اس صورت میں ممکن ہی نہیں ہیں کہ دہشت گردی کی تلوار انسانی معاشرے

---

(1) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الخطبۃ أیام منیٰ، حدیث نمبر (۱۶۵۴)، صحیح مسلم، کتاب القسامۃ والمحاربین۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں عموماً اور اسلامی معاشرے میں خصوصاً تباہی و بربادی اور قتل و غارت گری مچائے رکھے، اللہ ہی ہمارا حامی ہے۔

مقصد ششم: اسلامی دعوت سے روکنا، رفاہی کاموں کے راستے بند کرنا اور اسلام و مسلمانوں کے دشمنوں کے لیے دروازے کھولنا:

جی ہاں! ان دہشت گردانہ دھماکوں نے غیر مسلموں کو اس بات کا موقع فراہم کیا ہے کہ وہ اپنی پوری تیاری کے ساتھ اسلامی دعوت سے روکنے اور رفاہی کاموں، اسلامی یونیورسٹیوں اور دعوتی مراکز و مدارس پر تنگی پیدا کرنے کے درپے ہو جائیں، گو انہوں نے اس بات کی بھرپور کوشش کی کہ "دہشت گردی سے جنگ" کے نام پر صحیح اسلامی دعوت پر حملہ کیا جائے لیکن اللہ تعالیٰ اہل ایمان واعتدال کا دفاع کرتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا﴾ ترجمہ: "یقیناً اللہ مدافعت کرتا ہے اُن لوگوں کی طرف سے جو ایمان لائے ہیں" (حج: ۳۸)۔

غرض یہاں یہ بیان کرنا ہے کہ اس شدت پسند فکر کی وجہ سے بہت ساری دعوتی و رفاہی تنظیموں اور علمی مراکز کو تنگ کیا گیا اور اہل علم و ہدایت کے منہج کے مخالف اس جوش و جذبہ کی وجہ سے نہ جانے کتنے ہی پبلک و پرائیویٹ مفادات کی عمارتیں منہدم ہو گئیں اور ان کا وجود متزلزل ہو گیا!!

اسی طرح اسلامی یونیورسٹیاں اور تحفیظ قرآن کے مراکز بھی شدید دباؤ اور سخت قسم کے حملوں سے محفوظ نہ رہ سکے، اس سب کی وجہ سوائے راہ راست سے بھٹکنے اور وبازدہ سرکش افکار کے دلدل میں پھنسنے کے اور کچھ نہیں ہے، جس کی وجہ سے دین اسلام کے دشمنوں کو دہشت گردی و شدت پسندی کو اسلام سے جوڑنے کا موقع ملتا ہے جس کا عالمی رائے عامہ میں اسلام اور مسلمانوں کی شبیہ پر منفی اثر پڑتا ہے، خصوصاً جب یہ دہشت گرد دین کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کا شعار بلند کرتے ہیں اور یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ اسلام کے خیر خواہ ہیں، حالانکہ ان کا مقصد محض مسلمانوں کی مدد اور ان کی حمایت کی گارنٹی حاصل کرنا ہوتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اس کے منافی یہ بات نہیں کہ معاملات پر کنڑول رکھا جائے، ان کے سوتوں اور ذرائع آمدنی کی پہچان ہو اور یہ رفاہی کام پر امن قانونی سایہ تلے اور باوثوق سرکاری نظام اور دقیق مالی نگرانی کے تحت انجام دیے جائیں، تاکہ اللہ کے حکم سے اس امت کی مصلحتیں پوری ہوں اور اس سے مفاسد کو دور رکھا جاسکے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوم: دہشت گردی کا شریعت اور دلائل کے مخالف ہونا اور اس فتنے میں مبتلا لوگوں کے شبہات کا جواب

یہ باب دو فصلوں پر مشتمل ہے:

فصل اول: دہشت گردی کا شریعت کے مخالف ہونا

اس فصل میں درج ذیل مقاصد ہیں:

مقصد اول: اسلام نے انسان کو جو عزت بخشی ہے دہشتگردی کا اسکی خلاف ورزی کرنا

مقصد دوم: وسطیت کی مخالفت اور غلو کو عملی جامہ پہنانا

مقصد سوم: زمین پر فساد برپا کرنے کے قبیل سے ہونا

مقصد چہارم: بغیر ضوابط کے تکفیر کرنا

مقصد پنجم: حاکم کے خلاف بغاوت کرنا اور جماعت سے نکل جانا

فصل دوم: فکرِ دہشت گردی کے شبہات و مغالطات اور ان کے جوابات

اس فصل میں درج ذیل مقاصد ہیں:

مقصد اول: حاکم وقت کی تکفیر کا شبہ

مقصد دوم: حکام کے خلاف خروج کو جائز سمجھنے کا شبہ

مقصد سوم: ہاتھ اور ہتھیار سے منکر کو بدلنے کا شبہ

مقصد چہارم: ان کا شبہ کہ "آج امت مسلمہ دفاعی جنگ کے مرحلے میں ہے"

مقصد پنجم: کفار کو جزیرۃ العرب سے نکالنے کا شبہ

مقصد ششم: عقیدۂ "ولاء و براء" میں غلط فہمی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل اول

دہشت گردی کا شریعت کے مخالف ہونا

گذشتہ فصل میں ہم نے دہشت گردی کے جو انجام اور نقصانات بیان کیے ہیں، مثلاً: دین کی شفافیت وخوبصورتی کو بگاڑنا اور اس کی آسانی و رواداری والی خوبی کو مسخ کرنا، معصوم جانوں کو ناحق قتل کرنا، اموال، جائداد واملاک برباد کرنا اور اللہ کے دین سے روکنا وغیرہ۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو حتمی طور پر دہشت گردی کے شریعت کے مخالف ہونے کی وضاحت کرتی ہیں۔ چنانچہ میں اس فصل میں چند ایسے نقاط کا ذکر کروں گا جن کے ذریعہ یہ بات واضح وعیاں ہو جائے گی کہ دہشت گردی چونکہ قرآن وسنت کے نصوص اور سلف صالحین کے منہج کے مخالف ہے، اس لیے اس کے بارے میں شریعت کا حکم ہے کہ وہ حرام ہے۔

مقصد اول: اسلام نے انسان کو جو عزت بخشی ہے دہشتگردی کا اسکی خلاف ورزی کرنا:

اسلام نے انسانی کرامت کو اعلی ترین شرف ومنزلت عطا کیا ہے، چناچہ اس نے انسان کے خون، مال اور عزت کو محفوظ قرار دیا، ساتھ ہی ساتھ اس نے انسانیت اور نفس بشری کے اعزاز واکرام کے مد نظر عزت وحفاظت اور تعظیم وتحفظ کا افضل ترین معیار قائم کیا، اسکی اس بات سے حفاظت کی کہ بغیر واضح حق کے اسے تلف کیا جائے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّىٰهَا ۝٧﴾ ترجمہ: "اور نفس انسانی کی اور اس ذات کی قسم! جس نے اسے ہموار کیا" (شمس: ۷)۔ دوسری جگہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ ءَادَمَ وَحَمَلْنَٰهُمْ فِي ٱلْبَرِّ وَٱلْبَحْرِ﴾ ترجمہ: "یہ تو ہماری عنایت ہے کہ بنی آدم کو بزرگی (عزت) دی اور انہیں خشکی وتری میں سواریاں عطا کیں" (بنی اسرائیل: ۷۰)۔ علامہ ابن عاشور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمہ اللہ [1] فرماتے ہیں: "جب ہم نے شریعت اسلامیہ کے ان تمام دلائل کا تتبع کیا جو تشریع کے مقاصد پر دلالت کرتی ہیں، تو اس کے تتبع شدہ کلی و جزوی دلائل سے ہم پر یہ بات واضح ہوئی کہ اسلام میں شریعت سازی کا عمومی مقصد یہ ہے کہ امت کے نظام کی حفاظت ہو اور اس کے نگران یعنی انسان کی قابلیت کے ساتھ اس نظام کی قابلیت کو پائیدار رکھا جائے"۔ [2]

لیکن یہ دیکھ کر دل دکھ سے پھٹ جاتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی شریعت پر بہتان باندھنے والے منحرف فکر کے حامل لوگوں کے نزدیک نفس انسانی کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے جس کی اللہ رب العالمین نے اس کے بلند مقام کی وجہ سے قسم کھائی ہے۔

مقصد دوم: وسطیت کی مخالفت اور غلو کو عملی جامہ پہنانا:

شریعت مخالف فتنہ دہشت گردی اور انتہا پسندی پھیلنے کے بڑے مکروہ اسباب میں سے یہ ہے کہ اسلام کی تابناک شریعت نے جس روشن معتدل میانہ رو منہج سے دنیا کو روشناس کرایا اس سے جہالت برتی گئی، اس لیے یہ ضروری ہے کہ وسطیت کے معنی اور اس کی حقیقت سے واقفیت حاصل کی جائے، تاکہ اس دین کی رواداری کا روشن چہرہ دنیا کے سامنے آئے، خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ اسلام پر حملہ شدید ہو گیا ہے، اس سے نسبت رکھنے والے بعض لوگوں کی غلطیوں کو حجت بنا کر اس کے متبعین کو غلط فہمی پیدا کرنے والی اصطلاحات اور متعصبانہ الفاظ کے ذریعہ نشانہ بنایا جا رہا ہے، تاکہ اسلام کی شبیہ کو مسخ اور لوگوں کو اس سے متنفر کیا جا سکے، جس میں حقائق بدل دیے گئے اور معیار الٹ دیے گئے ہیں نتیجتاً کچھ مسلمان اس روشن منہج سے بیزاری کا شکار ہو گئے، چنانچہ وہ افراط و تفریط کی زندگی گزارنے لگے اور غلو و بیزاری کے

---

[1] محمد الطاہر بن عاشور، تونس میں مالکی مفتیوں کے صدر اور جامع الزیتونہ اور تونس کے اندر اس کے دیگر فروعات کے شیخ تھے، تونس ہی میں ان کی ولادت، تعلیم اور وفات ہوئی۔ ان کی ولادت سنہ ۱۲۹۶ھ میں ہوئی۔ ان کی متعدد تصانیف ہیں، جن میں مشہور ترین یہ ہیں: (مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ)، (أصول النظام الاجتماعی فی الاسلام) اور (التحریر والتنویر) فی تفسیر القرآن۔ ان کی وفات سنہ ۱۳۹۳ میں ہوئی۔

دیکھیں: الأعلام، تالیف: زرکلی، (۶/۱۷۴)، مقاصد الشریعہ، جلد اول، تالیف: ابن عاشور، تحقیق: محمد الحبیب ابن الخوجہ۔

[2] دیکھیں: مقاصد الشریعہ، تالیف: ابن عاشور (ص: ۲۰۰)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راستے پر چل پڑے، حالانکہ اللہ کا دین غلو کرنے والے اور بیزاری برتنے والے کے درمیان کا دین ہے۔ سفر میں منقطع شخص نہ تو کسی مسافت کو طے کر سکا اور نہ ہی کسی سواری کو باقی چھوڑا۔

جی ہاں! علمائے اسلام نے سورہ بقرہ [1] میں وارد وسطیت کی حقیقت کو بیان کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ جس کے دو مشہور معانی ہیں اور دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے۔

پہلا معنی: "وسط" یعنی چنیدہ اور انصاف پسند لوگ اور اسی معنی میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: ﴿قَالَ أَوْسَطُهُمْ﴾ ترجمہ: "ان میں جو سب سے بہتر آدمی تھا اُس نے کہا" (قلم: ۲۸) اور اسی معنی میں شاعر کا یہ شعر ہے:

هُمُ وَسَطٌ يَرْضَى الْأَنَامُ بِحُكْمِهِمْ　　　إِذَا نَزَلَتْ إِحْدَى اللَّيَالِي بِمُعْظَمِ

ترجمہ: "وہ چنیدہ لوگ ہیں، جن کے فیصلے سے لوگ راضی ہوتے ہیں، جب کبھی کوئی بڑا حادثہ وقوع پذیر ہوتا ہے"۔

دوسرا معنی: یعنی وہ لوگ افراط و تفریط کے مابین "وسط" ہیں۔

حافظ ابن جریر [2] اور حافظ ابن کثیر [3] رحمہما اللہ نے فرمایا کہ یہ اس امتِ محمدیہ پر احسان جتلائے جانے کے سیاق میں آیا ہے۔ [4]

وسطیت اس امت کے سلف صالحین کا منہج ہے اور اسی کے بارے میں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "فرقۂ ناجیہ اہل سنت والجماعت ہیں، جو بغیر کسی تحریف و تعطیل اور تکییف و تمثیل

---

(۱) سورہ بقرہ کے اندر اللہ تعالیٰ نے اس امت کو امت وسط کا خطاب دیتے ہوئے فرمایا: ﴿وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا﴾ ترجمہ: "اور اسی طرح تو ہم نے تم مسلمانوں کو ایک "امتِ وسط" بنایا ہے" (بقرہ: ۱۴۳)۔ (مترجم)

(۲) محمد بن جریر بن یزید، ابو جعفر الطبری، جلیل القدر امام اور مجتہد مطلق ہیں، خطیب بغدادی نے فرمایا: "یہ ائمۂ اعلام میں سے ہیں، ان کے قول کے مطابق فیصلہ کیا جاتا ہے اور ان کے علم و معرفت اور فضیلت کی وجہ سے ان کی رائے کی طرف رجوع کیا جاتا ہے، یہ ان علوم کے جامع تھے جن میں ان کے ہم عصروں میں کوئی بھی ان کا شریک نہ تھا"، "تفسیر"، "تاریخ"، "اختلاف العلماء" اور "التبصیر فی اصول الفقہ" وغیرہ ان کی تالیفات ہیں، ان کی وفات سنہ ۳۱۰ھ میں ہوئی۔
دیکھیں: وفیات الأعیان (۳۳۲/۳)، طبقات الشافعیہ للسبکی، (۱۲۰/۳) اور شذرات الذہب (۲۶۰/۲)۔

(۳) امام حافظ ابو الفداء، اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی الدمشقی الشافعی، ضبط اور تحریر میں مشہور ہوئے، علوم تاریخ، حدیث اور تفسیر میں امامت کا درجہ ملا، ان کی متعدد مفید تصانیف ہیں، جن میں اہم ترین یہ ہیں: (تفسیر القرآن العظیم) اور (البدایۃ والنہایۃ)، ان کی وفات جمعرات کے دن بمطابق ۲۶/شعبان/۷۷۴ھ دمشق میں ہوئی۔
دیکھیں: طبقات الحفاظ، للذہبی (۲۹/۴)، شذرات الذہب، لابن العماد (۳۹۷/۸)۔

(٤) دیکھیں: تفسیر الطبری (۱۴۱/۳) اور تفسیر ابن کثیر (۴۵۴/۱-۴۵۶)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ان چیزوں پر ایمان رکھتے ہیں جن کی اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں خبر دی ہے، بلکہ وہ امت کے فرقوں میں وسط ہیں جس طرح یہ امت دیگر امتوں کے درمیان وسط ہے"۔ (۱)

امام شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "شریعت اپنے تقاضوں کا مکلف کرنے میں وسطیت واعتدال کی راہ پر قائم ہے، جو دونوں کناروں کے بالکل بیچ و بیچ ہے اور اس میں کوئی کجی نہیں ہے، چنانچہ جب آپ شریعت کے کسی کلی اصول پر غور کریں گے تو پائیں گے کہ وہ توسط واعتدال پر ابھارنے والا ہے اور اس میں توسط (میانہ روی) ظاہر ہے، یہی وہ اصل ہے جس کی طرف رجوع کیا جاتا ہے اور یہی وہ جائے پناہ ہے جہاں پناہ لی جاتی ہے"۔ (۲)

امام عز بن عبد السلام رحمہ اللہ (۳) فرماتے ہیں: "من جملہ بات یہ ہے کہ انسان کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ صرف ایسی بات کہے یا ایسا عمل بجالائے جس سے کوئی مصلحت حاصل ہو یا کوئی نقصان دور ہو، ہر دو صورتوں میں غلو و تقصیر کے درمیان اعتدال و توسط کی راہ اختیار کرے"۔ (٤)

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "کوئی بھی معاملہ ایسا نہیں جس میں شیطان غلو پر یا تقصیر پر نہ ورغلاتا ہو، جبکہ حق ان دونوں کے درمیان بیچ و بیچ ہے"۔ (٥)

---

(۱) دیکھیں: مجموع الفتاوی (۳/۱٦۸)۔

(۲) دیکھیں: الموافقات (۲/۲۷۹)۔

(۳) عبد العزیز بن عبد السلام بن ابی القاسم بن الحسن السلمی الدمشقی، عز الدین، سلطان العلماء کے لقب سے ملقب ہوئے، شافعی فقیہ تھے، یہ درجہ اجتہاد کو پہنچے ہوئے تھے، ان کی ولادت سنہ ۵۷۷ھ کو دمشق میں ہوئی اور وہیں پرورش پائی، ان کی تصنیفات میں: (الفوائد)، (القواعد الکبری والصغری) اور (مقاصد الرعایۃ) ہیں، ان کی وفات سنہ ٦٦۰ھ میں ہوئی۔
دیکھیں: فوات الوفیات (۱/۲۸۷)، طبقات الشافعیۃ الکبری، تالیف: سبکی (۵/۸۰-۱۰۷)۔

(٤) دیکھیں: القواعد الصغری (۱/۳٦)۔

(٥) دیکھیں: الروح (۱/۲۵۷)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوپر ہم نے جن نصوص کو ذکر کیا ہے ان سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ اسلام کی وسطیت دین، دنیا اور آخرت کے تمام امور کو شامل ہے، بلکہ اس کے اندر پائے جانے والے اعجاز اور ہر زمان و مکان کے لیے اس کے مختلف پہلوؤں میں ایک اہم پہلو ہے اور اسی وسطیت کی بنا پر امت مسلمہ کی ذمہ داری دو چند ہو جاتی ہے اور اس کا عالمی کردار بڑھ جاتا ہے، یہ وسطیت اور شہادت والی امت ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ﴾ ترجمہ: "تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو" (بقرہ: ۱۴۳)، ایسی گواہی جس سے حقوق محفوظ ہونگے، عدل وانصاف قائم ہوگا، شرف و کرامت کی حفاظت کی جائے گی اور موجودہ تہذیب کی تعمیر کی جائے گی، بعد اس کے کہ دنیا طرح طرح کی کشمکش سے پریشان اور انسانیت مختلف قسم کے ٹکراؤ سے تھک چکی ہے، اس صورت حال سے اسلام کی تابناک وسطیت کے سوا کوئی دوسری چیز نجات نہیں دے سکتی۔

یہ دہشت گردی کی سوچ ہے، جس کی بنیاد غلو اور وسطیت واعتدال میں حد سے تجاوز ہے اور یہی اسکی قرآن وسنت سے بنیادی مخالفت ہے، جہاں غلو کی مذمت بیان کی گئی ہے اور اس سے ڈرایا گیا ہے، کیونکہ دین و دنیا میں فرد و معاشرہ پر اس کے بڑے مفاسد اور برے اثرات ہیں۔

غلو اعتدال کی ضد ہے اور یہ اللہ کے راستے سے روکنے، لوگوں کو دین سے متنفّر کرنے، شرعی احکام میں تحریف کرنے اور اسلام کی رواداری اور رحمت کو مخدوش کرنے کا دوسرا نام ہے۔ اس بیمار سوچ اور غلط راستے کی مذمت میں اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِن قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَن سَوَاءِ السَّبِيلِ ﴾ ترجمہ: "اے نبی آپ کہہ دیجیے، اے اہل کتاب! اپنے دین میں ناحق غلو نہ کرو اور نہ اُن لوگوں کے خواہشات کی پیروی کرو جو تم سے پہلے خود گمراہ ہوئے اور بہتوں کو گمراہ کیا اور سیدھے راستے سے بھٹک گئے" (مائدہ: ۷۷) اور اللہ سبحانہ فرماتا ہے: ﴿ فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَن تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ﴾ ترجمہ: "پس اے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی! تم اور تمہارے وہ ساتھی جو (کفر و بغاوت سے ایمان واطاعت کی طرف) پلٹ آئے ہیں، ٹھیک راہِ راست پر ثابت قدم رہو جیسا کہ تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ اور بندگی کی حد سے تجاوز نہ کرو" (ہود: ۱۱۲)۔

سرچشمۂ نبوت سے:

حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «إيّاكم والغلوّ في الدِّين» ترجمہ: "تم دین میں غلو کرنے سے بچو" [۱]، آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: «هلكَ المُتنطِّعون، هلكَ المُتنطِّعون، هلكَ المُتنطِّعون» ترجمہ: "شدت برتنے والے ہلاک ہوگئے، شدت برتنے والے ہلاک ہوگئے، شدت برتنے والے ہلاک ہوگئے"۔ [۲]

کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

وَلا تَغْلُ فِي شَيْءٍ مِنَ الأَمْرِ وَاقْتَصِدْ ... كِلا طَرَفَيْ قَصْدِ الأُمُورِ ذَمِيمُ

ترجمہ: "کسی بھی چیز میں غلومت کرو اور درمیانہ راستہ اختیار کرو، کیونکہ درمیانہ امور کے دونوں کنارے مذموم ہیں"۔

مقصد سوم: دہشت گردی کا زمین پر فساد برپا کرنے کے قبیل سے ہونا:

یقیناً شریعت اسلامیہ آباد کرنے کا نام ہے برباد کرنے کا نہیں، تعمیر و ترقی کا نام ہے تخریب و تباہی کا نہیں، قائم کرنے کا نام ہے ہلاک کرنے کا نہیں۔ جبکہ دہشت گردی اپنی تمام برائیوں، آفتوں، مصیبتوں اور ہولناکیوں کے ساتھ بارونق سرسبز و شاداب دنیا کو ویران اور چٹیل میدان میں تبدیل کرنے کا نام ہے، وہ فساد و افساد کے سوا کچھ نہیں جو حق و حرمت، اقدار اور عظمتوں کو خار و کانٹے کے صحراء میں پھینک

---

(۱) اسے امام نسائی نے "المجتبیٰ" میں، کتاب مناسک الحج، باب التقاط الحصی، حدیث نمبر (۳۰۵۷) اور امام احمد نے اپنی مسند، حدیث نمبر (۱۸۵۱) میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے (صحیحہ) میں اسے صحیح کہا ہے، حدیث نمبر (۱۲۸۳)۔

(۲) صحیح مسلم، کتاب العلم، باب ہلک المتنطعون، حدیث نمبر (۲۶۷۰)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے اور قوموں کو ماتم و نوحہ خوانی پر مجبور کرے!! کیا فساد و تخریب کاری کی اس خطرناکی کے بعد بھی کوئی عقلمند قرآن وسنت میں دہشت گردی کی آفت کی حرمت پر دلیل تلاش کرے گا؟

افساد کا مطلب یہ ہے کہ کسی چیز کو بغیر کسی صحیح مقصد کے اس کی معروف حالت سے نکال کر فاسد بنادینا۔ (۱)

چنانچہ ملکوں اور لوگوں کے درمیان فساد پھیلانا بیماری اور بلا کی دلدل ہے، فنا و مصائب کی بنیاد ہے، نعمتوں اور رحمتوں سے محرومی ہے اور تباہی و ہلاکت کا اعلان ہے۔

غلو اور وسطیت سے تجاوز کرنے کا حتمی نتیجہ، زمین پر فتنہ وفساد اور ظلم و زیادتی ہے، قرآن وسنت کے متعدد مقامات میں اس پر شدید وعید آئی ہے، جن میں سے بعض کو ذیل میں بیان کیا جارہا ہے:

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴾

ترجمہ: "اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش نہ کر، اللہ مفسدوں کو پسند نہیں کرتا" (قصص: ۷۷)۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَن يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللَّهَ عَلَىٰ مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿٢٠٤﴾ وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴾ ترجمہ: "انسانوں میں کوئی تو ایسا ہے، جس کی باتیں دنیا کی زندگی میں تمہیں بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں، اور اپنی نیک نیتی پر وہ بار بار اللہ کو گواہ ٹھہراتا ہے، مگر حقیقت میں وہ بدترین جھگڑالو ہوتا ہے، جب اسے اقتدار مل جاتا ہے تو زمین میں اس کی ساری دوڑ دھوپ اس لیے ہوتی ہے کہ فساد پھیلائے، کھیتوں کو غارت کرے اور نسلِ انسانی کو تباہ کرے۔ حالانکہ اللہ (جسے وہ گواہ بنارہا تھا) فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا" (بقرہ: ۲۰۴-۲۰۵)۔

(۱) دیکھیں: الکلیات (۱/ ۲۲۰)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام قرطبی رحمہ اللہ[1] فرماتے ہیں: "یہ فساد رہزنی اور مسافروں کو خوف زدہ کرنے سے ہوتا ہے اور کہا گیا ہے: قطع رحمی اور مسلمانوں کا خون بہانے سے ہوتا ہے اور تمام گناہوں کا ارتکاب اس کے ضمن میں آتا ہے"۔[2]

ہماری بابرکت و بارحمت شریعت تعمیر اور سعادت لے کر آئی ہے، آبادی (سماج) کو پھیلانے اور تہذیب وامان کی بنیادیں مضبوط کرنے کیلئے ترقی، قیادت اور فائدہ مندی پر ابھارتی ہے۔ اسی لیے اللہ تعالی نے روئے زمین پر ہر قسم کے فساد اور ظلم وزیادتی کو حرام قرار دیا ہے اور ہر قسم کی تباہی و بربادی سے روکا ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ﴾ ترجمہ: "یقیناً اللہ تعالی فساد پھیلانے والوں کے کام کو سدھرنے نہیں دیتا" (یونس:۸۱)۔ دوسری جگہ بندوں کو اصلاح وتعمیر پر مداومت برتنے پر ابھارتے ہوئے اور روئے زمین پر فساد پھیلانے اور بندوں پر ظلم ڈھانے سے روکتے ہوئے اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ﴿ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ﴾ ترجمہ: "اور زمین میں فساد برپا نہ کرو جب کہ اس کی اصلاح ہو چکی ہے" (اعراف:۸۵)۔

ظلم کی حرمت کے سلسلے میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ ﴾ ترجمہ: "اے نبی ان سے کہو کہ میرے رب نے ظاہر وپوشیدہ ہر قسم کی بے شرمی کے کام، گناہ اور حق کے خلاف زیادتی کو حرام قرار دیا ہے" (اعراف:۳۳)، دوسری جگہ ارشاد فرمایا: ﴿ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ ﴾ ترجمہ: "اور بدی و بے حیائی اور ظلم و زیادتی سے منع کرتا ہے" (نحل:۹۰)، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا

---

(۱) امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابو بکر الاندلسی القرطبی، مشہور مفسر قرآن، ان کی بہت ساری مفید تصانیف ہیں جن سے ان کی وسیع اطلاع اور وسعت علم کا پتہ چلتا ہے، انھی میں ان کی تفسیر (الجامع لأحکام القرآن) ہے، ان کی وفات پیر کی رات مطابق ۹/ شوال سنہ ۶۷۱ھ میں ہوئی، اللہ ان پر رحم فرمائے۔
دیکھیں: الدیباج المذھب، تالیف: ابن فرحون، (۲/۳۰۸-۳۰۹)، الوافی بالوفیات، تالیف: صفدی (۲/۱۲۲-۱۲۳) اور شذرات الذھب (۷/۵۸۴)۔

(۲) دیکھیں: أحکام القرآن لابن العربی (۳/۱۷)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿تَعَاوَنُوْا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ ترجمہ: "اور تم نیکی و تقوی کے کام میں ایک دوسرے کا تعاون کرو اور گناہ وزیادتی کے کاموں میں کسی کا تعاون نہ کرو" (مائدہ: ۲)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: «وَلَيْسَ شَيْءٌ أَعْجَلُ عِقَاباً مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ» ترجمہ: "ظلم اور قطع رحمی سے زیادہ کسی بھی چیز کی سزا میں جلدی نہیں ہوتی"۔ [۱] محمد بن کعب القرظی رحمہ اللہ [۲] فرماتے ہیں: "تین خصلتیں ایسی ہیں کہ وہ جس کے اندر ہوں گی وہ اس پر وبالِ جان ہوں گی: ظلم، عہد شکنی اور مکر وفریب"۔ [۳]

دہشت گردی اور شاذ انتہا پسند فکر سوائے ظلم وزیادتی، سرکشی، تباہ کاری، روئے زمین پر فساد پھیلانے اور تباہی مچانے کے اور کچھ نہیں، جو غیر انسانی وحشیانہ واقعات اور حیوانی وخونی اثرات کی شکل میں ظہور پذیر ہوتی ہے! اور جس کا لیبل اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ۝ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ﴾ ترجمہ: "جب کبھی اُن سے کہا گیا کہ زمین میں فساد برپا نہ کرو، تو انہوں نے یہی کہا کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ خبردار! حقیقت میں یہی لوگ مفسد ہیں مگر انہیں شعور نہیں ہے۔" (بقرہ: ۱۱-۱۲)، ہم اللہ ہی سے سلامتی چاہتے ہیں۔

---

(۱) سنن ترمذی، باب (۵۷)، حدیث نمبر (۲۵۱۱)، سنن ابوداؤد، باب فی النہی عن البغی، حدیث نمبر (۴۹۰۲) اور مسند احمد، حدیث نمبر (۲۰۳۹۶)۔

(۲) محمد بن کعب بن سلیم القرظی، ان کی کنیت ابوحمزہ ہے، یہ فضلائے اہل مدینہ میں سے ہیں، ان کے والد حضرت کعب القرظی رضی اللہ عنہ بنو قریظہ کے قیدیوں میں سے تھے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس، علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم جیسے صحابہ کرام سے روایت کیا ہے، ان کی وفات سنہ ۱۰۸ھ میں اور بعض روایت کے مطابق سنہ ۱۱۷ھ میں ہوئی۔

دیکھیں: الجرح والتعدیل (۸/۶۷) اور تھذیب التھذیب (۹/۴۲۰)۔

(۳) دیکھیں: ذم البغی، لابن أبي الدنیا (۱/۵۳) اور حلیۃ الاولیاء لأبی نعیم (۵/۱۸۱)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصد چہارم: بغیر ضوابط کے تکفیر کرنا:

منحرف فکر کے حاملین ملکوں اور قوموں کے خلاف اپنے جرائم و حملوں کے لیے تکفیر کو سب سے آسان ہتھیار کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔چونکہ اللہ اور اس کی شریعت کی نظر میں تکفیر کا مسئلہ نہایت اہمیت کا حامل ہے اس لیے اسے اچھی طرح سمجھنا، اس کے لغوی و شرعی مدلولات کی وضاحت کرنا اور اس کے معتبر ضوابط کو بیان کرنا بہت ضروری ہے۔

أ۔ تکفیر کا لغوی معنی:

لغت میں تکفیر کے متعدد معانی ہیں، جن میں سے ایک معنی ہے: ڈھانپنا اور چھپانا، یہاں یہی معنی مراد ہے، چنانچہ عرب، کسان کو کافر کہتے ہیں، کیونکہ وہ بیج کو زمین کے اندر چھپا دیتا ہے اور اسی مفہوم میں اللہ تعالی کا یہ قول ہے: ﴿كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ ٱلْكُفَّارَ نَبَاتُهُۥ﴾ ترجمہ: "اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بارش ہو گئی تو اس سے پیدا ہونے والی نباتات کو دیکھ کر کاشت کار خوش ہو گئے" (حدید: ۲۰)، اسی طرح جنگجو کے لئے تکفیر استعمال کی جاتی ہے: "إذا تكفَّر في سلاحه" یعنی جب وہ اپنے ہتھیار میں چھپ جائے، اسی طرح رات کو بھی کافر کہا جاتا ہے، کیونکہ وہ لوگوں کو چھپا لیتی ہے۔

تکفیر اسے بھی کہتے ہیں کہ انسان جھک جائے اور اپنے سر کو جھکا لے، جیسے وہ شخص کرتا ہے جو اپنے ساتھی کی تعظیم کرنا چاہے، یعنی کھڑے ہونے کی حالت میں بہت زیادہ جھکنا۔ [1]

ب۔ تکفیر کا شرعی معنی: اہل قبلہ میں سے کسی شخص کی نسبت کفر کی طرف کرنا۔ [2]

قارئین کرام! آپ سے یہ بات مخفی نہیں ہے کہ بلا سوچے سمجھے تکفیر کرنے میں بڑی برائی اور بڑا خطرہ ہے، جس کی وجہ سے امت کو نہ جانے کتنے مصائب اور بھیانک نتائج و انجام سے دوچار ہونا پڑا!! جس

---

(۱) دیکھیں: معجم مقاییس اللغۃ (۵/۱۹۱)، لسان العرب (۵/۱۴۴) اور تاج العروس (۱۴/۵۰)، مادہ: "کفر"۔

(۲) دیکھیں: مدارج السالکین، لابن القیم، (۱/۳۵۳)، الکلیات (۴/۷۴)، ابن عابدین (۳/۲۸۴)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس ادنی تقوی و دینداری اور ذرہ بھی علم و سنجیدگی ہوگی وہ کبھی بھی تکفیر میں جلد بازی نہیں کرے گا جس سے دل چور چور ہو جاتے ہیں، نفس گھبراتے ہیں اور جس کے خطرہ سے بدن کانپ اٹھتے ہیں۔

امام شوکانی رحمہ اللہ [1] فرماتے ہیں: "دین میں تعصب نے مسلمانوں کی اکثریت کو ایک دوسرے پر کفر کی تہمت لگانے میں مبتلا کر دیا ہے اسے دیکھ کر آنکھیں اشکبار ہیں اور دل اسلام اور مسلمانوں کی حالت زار پر ماتم کناں ہے، یہ تعصب نہ سنت کی خاطر ہے، نہ قرآن کی خاطر اور نہ اللہ کے کسی بیان یا برہان کے لیے ہے، بلکہ جب دین میں تعصب پرستی کی ہانڈیاں ابل پڑیں اور مردود شیطان مسلمانوں کے درمیان تفریق پیدا کرنے میں کامیاب ہو گیا، تو اس نے انہیں ایک دوسرے کو ایسی چیز سے متہم کرنے کی تلقین کی جس کی حیثیت ہوا میں اڑتے ذرہ اور صحراء کے سراب کی سی ہے۔ اللہ مسلمانوں کو اس تباہ کن آفت سے بچائے، جو دین کو تباہ کرنے والی آفتوں میں سب سے بڑی آفت ہے اور اس جیسی مصیبت سے مومنوں کا راستہ دوچار نہیں ہوا!! وہ دلائل جو مسلمان کی عزت و آبرو کی حفاظت اور اس کے احترام پر دلالت کرتی ہیں وہ فحوی الخطاب کے ذریعہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مسلمان کو اس کے دین میں کسی عیب سے متہم کرنے سے بچا جائے، چہ جائیکہ اسے ملت اسلامیہ سے نکال کر ملت کفر میں داخل کیا جائے؟ یہ ایسا جرم ہے کہ اس کے برابر کوئی دوسرا جرم نہیں اور دین میں ایسی جرأت ہے کہ اس کے مماثل کوئی جرأت نہیں۔ کہاں ہے اپنے بھائی کی تکفیر کی جرأت کرنے والا رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث سے: «الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لا يَظْلِمُهُ ولا يُسْلِمُهُ» ترجمہ: "ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے، وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ ہی اس پر ظلم ہونے دیتا ہے۔"[2]، آپ ﷺ کے

---

(1) ابو علی بدرالدین محمد بن علی بن محمد الشوکانی، ان کی ولادت سنہ ۱۱۷۳ھ میں ہجرہ شوکان نامی شہر میں ہوئی، یہ بہت بڑے مفسر، محدث، اصولی، فقیہ اور مجتہد تھے، زیادہ تر علوم میں ان کی شاندار اور مفید تالیفات ہیں، جن میں (نیل الاوطار) اور (ارشاد الفحول) ہیں، ان کی وفات بدھ کے دن مطابق ۲۶/جمادی الآخر سنہ ۱۲۵۰ھ صنعاء میں ہوئی، اللہ ان پر رحم فرمائے۔

دیکھیں: البدر الطالع، شوکانی (۲/۲۱۴)، التاج المکلل، صدیق حسن خان (۳۰۵-۳۱۷)

(2) صحیح بخاری، کتاب المظالم والغصب، باب لایظلم المسلم المسلم ولا یسلمہ، حدیث نمبر (۲۳۱۹)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس فرمان سے: «سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ» ترجمہ: "مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے قتال کرنا کفر ہے۔"[۱] اور آپ ﷺ کے اس فرمان سے: «إِنَّ دِمَاءَكُم وَأَمْوالَكُم وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ» ترجمہ: "یقیناً تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری عزت تمہارے اوپر حرام ہے۔"[۲]"[۳]؟

جی ہاں، اس ناساز منہج اور معیوب مسلک سے ڈرانے والے نصوص وارد ہوئے ہیں، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿...فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰٓ إِلَيْكُمُ ٱلسَّلَـٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا﴾ ترجمہ: "...تو دوست و دشمن میں تمیز کرو اور جو تمہاری طرف سلام سے تقدیم کرے اُسے فوراً نہ کہہ دو کہ تو مومن نہیں ہے دنیوی زندگی کی متاع چاہتے ہوئے۔" (نساء: ۹۴)۔

صحیحین میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: «إذا قالَ الرَّجُلُ لِأخيهِ يا كافِرُ، فقدْ باءَ بِهِ أحَدُهُما، فإنْ كانَ كَما قالَ، وإلَّا رَجَعَتْ عليهِ» ترجمہ: "جب کوئی شخص اپنے بھائی کو 'اے کافر' کہہ کر پکارتا ہے، تو وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف ضرور لوٹتا ہے، اگر معاملہ حقیقت میں ویسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا تب تو ٹھیک ہے، ورنہ وہ کفر خود اسی پر لوٹ جاتا ہے۔"[۴]

---

(۱) صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب خوف المؤمن من أن یحبط عملہ وھو لا یشعر، حدیث نمبر (۴۸)۔

(۲) صحیح بخاری، کتاب العلم، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: "رب مبلغ أوعی من سامع"، حدیث نمبر (۱۰۵)۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث نمبر (۳۰۰۹)۔

(۳) دیکھیں: السیل الجرار المتدفق علی حدائق الأزھار (۹۸۱/۱)۔

(۴) صحیح بخاری، باب من کفر أخاہ بغیر تأویل فھو کما قال، حدیث نمبر (۵۷۵۳)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیحین ہی میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: «مَنْ دَعَا رَجُلاً بِالْكُفْرِ، أَوْ قَالَ: عَدُوَّ اللهِ، وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ» ترجمہ: "جس نے کسی شخص کو کافر کہہ کر پکارا، یا کہا: اے اللہ کے دشمن، حالانکہ وہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے تو اس کی یہ بات خود اس پر لوٹ جاتی ہے۔"(۱)

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: «مَنْ رَمَى مُؤْمِناً بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ» ترجمہ: "جس نے کسی مومن پر کفر کا الزام لگایا تو گویا اس نے اسے قتل کیا۔"(۲)

یہی رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کا روشن منہج تھا، امام احمد اور طبرانی وغیرہ نے ابوسفیان سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: "میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا جبکہ وہ مکہ میں مجاور تھے کہ کیا آپ لوگ اہل قبلہ میں سے کسی کو مشرک سمجھتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: اللہ کی پناہ! اور یہ سن کر وہ گھبرا گئے، تو ایک آدمی نے ان سے کہا: کیا آپ لوگ ان میں سے کسی کو کافر کہتے تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں!"(۳)، سلف صالحین رحمہم اللہ اسی روشن وتابناک راستے پر چلے اور انہوں نے تکفیر کا حکم لگانے کے لیے اصول، شرائط اور ضوابط متعین کیے ساتھ ہی ساتھ اس کے لئے حالات وموانع کی تحدید کی، جن کی پاسداری کرنا اور جن کی تحقیق کرلینا ضروری ہے، یہ ان کی اہمیت اور باریکی کی وجہ سے ہے، ان میں اہم ترین یہ ہے کہ تکفیر ایک شرعی حکم ہے جو خالص اللہ اور اس کے رسول کا حق ہے۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْكُفْرُ حَقُّ اللهِ ثُمَّ رَسُولِهِ ۔۔۔ بِالنَّصِّ يَثْبُتُ لَا بِقَوْلِ فُلَانِ
مَنْ كَانَ رَبُّ الْعَالَمِينَ وَعَبْدُهُ ۔۔۔ قَدْ كَفَّرَاهُ فَذَاكَ ذُو الْكُفْرَانِ

(۱) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان حال ایمان من رغب عن أبیہ وھو یعلم، حدیث نمبر (۲۲۶)۔
(۲) معجم الکبیر للطبرانی، (۲۲/۱۷۷)، حدیث نمبر (۴۶۰)۔
(۳) مسند ابو یعلی (۴/۲۰۷)، حدیث نمبر (۲۳۱۷)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: "کفر کا حکم اللہ اور اس کے رسول کا حق ہے، جو نص سے ثابت ہوتا ہے نہ کہ فلاں کے قول سے،

جسے اللہ رب العالمین اور اس کے بندے (رسول) نے کافر کہا ہو وہی کافر ہو گا"۔

امام طحاوی رحمہ اللہ [1] فرماتے ہیں: "ہم اہل قبلہ میں سے کسی کو بھی کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہیں قرار دیتے جب تک کہ وہ اسے حلال نہ سمجھے۔" [2]

ابن ابی العز رحمہ اللہ [3] فرماتے ہیں: "تکفیر و عدم تکفیر کے باب میں عظیم فتنہ اور بڑی آزمائش رونما ہوئی، بہت اختلاف ہوا، رجحانات اور آراء بٹ گئیں اور اس میں ان کی دلیلیں باہم متعارض ہوئیں اور کچھ لوگوں نے درمیان کا راستہ اختیار کیا" پھر لکھتے ہیں: "سب سے بڑی زیادتی کی بات یہ ہے کہ کسی معین شخص کے بارے میں یہ گواہی دی جائے کہ اللہ تعالی اس کی مغفرت نہیں کرے گا اور نہ ہی اس پر رحم کرے گا بلکہ وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیش رہے گا۔" [4]

---

(1) احمد بن محمد بن سلامہ، ابو جعفر الطحاوی الازدی المصری، الامام العلامہ الحافظ الفقیہ الحنفی، یہ امام مزنی کے بھانجے ہیں، ان کی عمدہ تصنیفات ہیں، ثقہ و ثبت تھے، ان کی تصنیفات بہت زیادہ ہیں جن میں (أحکام القرآن)، (معانی الآثار)، (بیان مشکل الآثار)، (المختصر فی الفقہ)، (اختلاف الفقہاء)، (العقیدہ) اور (حکم أراضي مكہ) مشہور ہیں، ان کی وفات مصر میں سنہ ۳۲۱ھ میں ہوئی۔
دیکھیں: تذکرۃ الحفاظ (۳/۸۰۸)، طبقات المفسرین (۱/۷۳) اور وفیات الأعیان (۱/۵۳)۔

(2) دیکھیں: شرح العقیدۃ الطحاویہ (۱/۲۰۳)۔

(3) علی بن علی بن محمد بن ابی العز الحنفی الصالحي، یہ فقیہ و قاضی تھے۔ ان کی ولادت سنہ ۷۳۱ھ میں اور وفات سنہ ۷۹۲ھ میں ہوئی۔

(4) شرح العقیدۃ الطحاویہ (۱/۲۰۳)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام نووی رحمہ اللہ [1] فرماتے ہیں: "جان لیں کہ اہل حق کسی گناہ کی وجہ سے اہل قبلہ میں سے کسی کی تکفیر نہیں کرتے، نہ ہی اہل ھوی وبدعت کی تکفیر کرتے ہیں۔" [2]

قرافی رحمہ اللہ [3] فرماتے ہیں: "کسی بھی امر کا کفر ہونا، خواہ وہ کوئی بھی امر ہو، عقلی امور میں سے نہیں ہے، بلکہ یہ شرعی امور میں سے ہے، چنانچہ جب شارع علیہ السلام کسی بھی مسئلے کے بارے میں کہہ دیں کہ یہ کفر ہے تو وہ کفر ہے۔" [4]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اسی لیے اہل علم وسنت اپنے مخالفین کی تکفیر نہیں کرتے اگرچہ وہ مخالف ان کی تکفیر کرتے ہوں، کیونکہ کفر ایک حکم شرعی ہے اور انسان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اس کی مثل کے ذریعہ بدلہ لے، جیسے کوئی شخص آپ پر جھوٹ باندھے یا آپ کی اہلیہ کے ساتھ زنا کرے تو آپ کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ آپ بھی اس پر جھوٹ باندھیں یا اس کی اہلیہ کے ساتھ زنا کریں، کیونکہ جھوٹ اور زنا اللہ تعالی کے حق کی وجہ سے حرام ہیں، اسی طرح تکفیر بھی اللہ کا حق ہے، اس

---

(۱) یحیی بن شرف بن مری بن حسن الحزامی الحورانی النووی الشافعی، ابوزکریا محی الدین، فقہ وحدیث میں علامہ، جلیل القدر امام اور حافظ تھے، (شرح مسلم)، (الروضہ)، (شرح المہذب)، (المنہاج)، (التحقیق) اور (الاذکار) وغیرہ ان کی مشہور تصنیفات ہیں، ان کی وفات سنہ ۶۷۶ھ میں ہوئی۔
دیکھیں: طبقات الشافعیہ، تالیف: سبکی، (۱۶۵/۵)، طبقات الحفاظ (ص: ۵۳۹) اور شذرات الذہب (۳۳۵/۵)۔

(۲) دیکھیں: شرح النووی علی مسلم (۱۵۰/۱)۔

(۳) احمد بن ادریس بن عبد الرحمن ابوالعباس، شہاب الدین الصنہاجی القرافی، یہ علمائے مالکیہ میں سے ہیں، ان کی ولادت، پرورش اور وفات مصر میں ہوئی، فقہ واصول فقہ میں ان کی جلیل القدر تصنیفات ہیں، جن میں (انوار البروق فی انواع الفروق)، (الاحکام فی تمیز الفتاوی عن الأحکام) اور (الذخیرۃ فی فقہ المالکیہ) مشہور ہیں، ان کی وفات سنہ ۶۸۴ھ میں ہوئی۔
دیکھیں: الدیباج المذہب، لابن فرحون (۶۲-۶۷)، حسن المحاضرۃ فی أخبار مصر والقاہرۃ، للسیوطی (۳۱۶/۱) اور الأعلام للزرکلی (۹۴/۱)۔

(۴) الفروق، للقرافی (۲۹۸/۴)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے کسی کی تکفیر نہیں کی جائے گی سوائے اس شخص کے جس کی تکفیر اللہ اور اس کے رسول نے کی ہے۔"(۱)

مجدِّدِ اسلام شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "من جملہ بات یہ ہے کہ ہر وہ شخص جسے اپنے نفس سے خیر خواہی ہو اس پر واجب ہے کہ وہ اس مسئلے میں علم اور اللہ کی طرف سے نازل کردہ برہان کے بغیر منہ نہ کھولے اور محض اپنی سمجھ سے اور اپنی عقل کو اچھا لگنے کی وجہ سے کسی شخص کو اسلام سے نکالنے سے ڈرے، کیونکہ کسی شخص کو اسلام سے نکالنا اور اس میں داخل کرنا دین کے عظیم ترین امور میں سے ہے اور اس مسئلے میں اکثر لوگوں کے قدم کو ڈگمگانے میں شیطان کامیاب رہا ہے۔"(۲)

اللہ اکبر! اس باب میں سلف کے ورع کا یہ عالم تھا! ان تمام آثار کے بعد بھلا ایسے لوگوں کے لیے جو علم و فضل میں ان علماء کے خاک پا کو بھی نہیں پہنچ پاتے، کیا جواز بنتا ہے کہ وہ اجمالاً یا تفصیلاً اپنے مسلمان بھائیوں پر صریح کفر کا فتویٰ لگانے میں جلد بازی کرنے کی جسارت کریں؟! معاذ اللہ!

کیا یہ لوگ نہیں جانتے ہیں کہ تکفیر میں جلد بازی سے کون کون سے خطرناک امور مترتب ہوتے ہیں: جیسے خون و مال کو حلال سمجھنا، وراثت سے محروم کرنا، نکاح کا فسخ ہونا، اس کی نماز جنازہ حرام ہونا اور اسے مسلمانوں کے قبرستان میں نہ دفنانا، ساتھ ہی ساتھ تکفیر - معاذ اللہ - اس پر جہنم کے خلود کو واجب کرتی ہے، نعوذ باللہ! ان کے علاوہ وہ دیگر چیزیں ہیں جو متعلقہ کتابوں میں قلمبند ہیں۔

لہٰذا ان تمام تر خطرناکیوں کے بعد یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ اسلام اس سلسلے میں نہایت سخت موقف اپنائے جس سے ان لوگوں کا راستہ بند ہو جائے جو اہل اسلام کی تکفیر کرتے ہیں اور بت پرستوں کو چھوڑ دیتے ہیں، بلکہ وہ اس طرح مخلوقات میں جہنم کے پروانے بانٹتے پھرتے ہیں اور اس کا شعور نہیں رکھتے، اللہ ہی ہمارا مددگار ہے۔

---

(۱) الرد علی البکری (۲/۴۹۲)۔

(۲) دیکھیں: الدرر السنیہ فی الأجوبۃ النجدیہ، کتاب (حکم المرتد) (۱۰/۳۷۵)، (تبدیلی کے ساتھ)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قارئین کرام:

اس خطرناک مسئلے میں اہم ترین ضوابط یہ ہیں:

اول: کسی قول، فعل یا اعتقاد کی وجہ سے کسی مسلمان کو کافر نہیں قرار دیا جائے گا، سوائے اس صورت میں کہ اس کے اوپر حجت قائم کردی جائے اور اس کے شبہات دور کردیے جائیں۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "کسی بھی شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ کسی مسلمان کی تکفیر کرے اگرچہ وہ خطا و غلطی کرے، یہاں تک کہ اس پر حجت قائم کردی جائے اور اس کے سامنے دلائل واضح کردیے جائیں اور جس کا اسلام یقین کے ساتھ ثابت ہو، شک سے وہ زائل نہیں ہو سکتا، بلکہ حجت قائم کیے بغیر اور شبہات کو دور کیے بغیر زائل ہی نہیں ہو سکتا۔"[1]

دوم: فعل و فاعل کے درمیان، مطلق و معین کے درمیان تفریق اور نصوص کو واقعات اور اشخاص پر محمول کرتے وقت تفریق کرنا ضروری ہے، مجموع الفتاوی میں ہے: "قرآن وسنت میں وارد وعید کے نصوص یا کسی کو کافر یا فاسق قرار دینے کے سلسلے میں ائمہ کے نصوص یا اس قسم کے دیگر نصوص معین شخص کے حق میں اپنے موجب کو لازم نہیں ہیں، ہاں مگر جب کسی کے اندر کفر کے تمام شرائط جمع ہو جائیں اور موانع ختم ہو جائیں، اس سلسلے میں اصول و فروع میں کوئی فرق نہیں ہے۔"[2]

سوم: کفر کی دو قسمیں ہیں: کفر اکبر و کفر اصغر۔ کفر اعتقادی و کفر عملی، یہی وہ ضابطہ ہے جو ان بہت سارے لوگوں پر ملتبس ہو گیا ہے جو بے گناہوں پر کفر کی تہمت لگاتے ہیں اور اس مجرمانہ حرکت کی پاداش میں دہشت گردی کی پیٹھ پر سوار ہوتے ہیں، انہوں نے نصوص کے درمیان توفیق دینے اور ظاہری تعارض والے نصوص کے تئیں صحیح منہج سے غفلت برتی، یہی وجہ ہے کہ سلف و خلف میں جمہور علماء حاکمیت کے مسئلے میں تفصیل کی جانب گئے ہیں اور یہی حبر الامت اور ترجمان القرآن حضرت عبد اللہ بن عباس رضی

---

(۱) دیکھیں: مجموع الفتاوی (۱۲/۴۶۶)۔

(۲) دیکھیں: مجموع الفتاوی (۱۰/۳۷۲)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ عنہما کا مسلک ہے، چنانچہ وہ فرماتے ہیں: "یہ وہ کفر نہیں ہے جسے لوگ سمجھتے ہیں، بلکہ یہ کفر سے کمتر کفر ہے"[1] یہی قدیم وجدید ائمہ دعوت اور محققین کا مسلک ہے۔

نصوص کے مابین جمع و تطبیق والی عمدہ تفصیل کے ساتھ اہل علم نے اس مسئلہ میں چار حالتوں کا ذکر کیا ہے، جس سے اس بات پر اجماع موکد ہو جاتا ہے کہ اہل سنت امت کے گنہ گاروں کو کافر گرداننے سے بری ہیں، نیز دو مسلمان اس بات پر اختلاف نہیں کر سکتے کہ اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلہ کرنا واجب ہے اور ہر مسلمان شریعت کے بغیر فیصلہ کرنے کو غلط ٹھہراتا ہے، لیکن مناسب نہیں ہے کہ یہ واضح یقین مشکوک جوش اور امڈتے جذبے کی وجہ سے ہمیں نظر و استدلال میں اہل علم وایمان کے قواعد اور اہل سنت وقرآن کے اصول سے نکال دے، کیوں کہ حق کے بعد سوائے گمراہی کے اور کچھ نہیں۔

چہارم: نہ اقوال کے لوازم کی بنیاد پر تکفیر کی جائے اور نہ ان پر منتج ہونے والے افعال کا اعتبار کیا جائے:

امام شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "محقق اہل اصول کا مسلک یہ ہے کہ نتیجہ کی بنیاد پر واقع ہونے والا کفر حال میں واقع ہونے والا کفر نہیں ہے۔"[2]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اسی شخص پر کفر کا حکم لگایا جائے گا جس کے قول سے صراحتاً کفر ظاہر ہو، یا اس شخص کی تکفیر کی جائے گی جس کے قول کا لازمی نتیجہ کفر ہو پھر اس پر لازمہ پیش کیا جائے اور وہ اسی کو اختیار کرے، لیکن جو شخص اسے اختیار نہ کرے بلکہ اس کا دفاع کرے تو وہ کافر نہیں ہوگا، اگرچہ اس کے قول کا لازمی نتیجہ کفر ہو"، "اور آخری بات یہ ہے کہ جس شخص کے کفر پر اہل اسلام کا

---

(۱) سنن الکبری، للبیہقی، باب تحریم القتل من السنۃ، حدیث نمبر (۱۶۲۷۳)، مستدرک حاکم (۳۴۲/۲) کتاب التفسیر، حدیث نمبر (۳۲۱۹)۔

(۲) الاعتصام، للشاطبی (۴۷۶/۱)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجماع ہو اسی کی تکفیر کی جائے گی، یا پھر یہ کہ اس کی تکفیر پر ایسی دلیل قائم ہو جائے جس کے معارض کوئی دلیل نہ ہو۔"[۱]

اس قول کو ابن عبد البر،[۲] ابن بطال،[۳] شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ اور امام مجدِّد محمد بن عبد الوہاب رحمہم اللہ نے نقل کیا ہے، امام محمد بن عبد الوہاب فرماتے ہیں: "ہم کسی کی تکفیر نہیں کرتے مگر اس شخص کی جس پر تمام علماء کا اجماع ہو، نیز اس قضیہ کے مسلمات میں سے یہ ہے کہ اسے معلوم ہو کہ یہ عمل کفر ہے، کیونکہ کسی جاہل شخص کی تکفیر نہیں کی جائے گی یہاں تک کہ اس کے اوپر حجت قائم ہو جائے۔"[۴]

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ جہمیہ کے بارے میں فرماتے ہیں: "تمہارا قول کہوں تو کافر ہو جاؤں، لیکن میں تمہیں کافر نہیں کہوں گا، کیونکہ تم لوگ میرے نزدیک جاہل ہو۔"[۵]

انہوں نے یہ بھی فرمایا: "تاویل کرنے والے شخص کے سلسلے میں مناسب یہ ہے کہ سب سے پہلے اس کے اوپر حجت قائم کی جائے، اس کی غلطی کو واضح کیا جائے اور اسے حق سے آگاہ کیا جائے، اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ موانع کو جانا جائے جو تکفیر سے روکتے ہیں، جیسے جہالت، خطا اور اکراہ و مجبوری، اللہ

---

(۱) دیکھیں: فتح الباری (۸۳/۱، ۸۵)، (۵۲۳/۲)۔

(۲) یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر النمری القرطبی المالکی، ان کی کنیت ابو عمر ہے، یہ بڑے حفاظ حدیث میں سے، مؤرخ، ادیب اور باحث ہیں، انہیں حافظ المغرب کہا جاتا ہے، ان کی ولادت قرطبہ میں اور وفات شاطبہ میں سنہ ۴۶۳ھ میں ۹۵ سال کی عمر میں ہوئی، ان کی کتابوں میں (الدرر فی اختصار المغازی والسیر)، (الاستیعاب)، (جامع بیان العلم وفضلہ) اور (التمہید لما فی الموطأ من المعانی والاسانید) کے علاوہ بہت ساری مشہور کتابیں ہیں۔ دیکھیں: الدیباج المذھب (۳۶۷/۲) اور طبقات الحفاظ (ص: ۴۵۰)۔

(۳) ابو الحسن علی بن خلف بن عبد الملک بن بطال، یہ قرطبہ کے رہنے والے ہیں اور یہ حدیث کے علما اور شارحین میں سے ہیں، انہوں نے بخاری کی شرح لکھی ہے، ان کی وفات سنہ ۴۴۹ھ میں ہوئی۔

دیکھیں: شذرات الذھب (۲۸۳/۳)، اور الاعلام (۲۸۵/۴)۔

(۴) الدرر السنیہ (۱۴۵/۷)۔

(۵) الرد علی البکری (۴۹۲/۲) اور مجموع الفتاوی (۳۲۶/۲۳)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالی کا ارشاد ہے: ﴿مَن كَفَرَ بِٱللَّهِ مِنۢ بَعۡدِ إِيمَٰنِهِۦٓ إِلَّا مَنۡ أُكۡرِهَ وَقَلۡبُهُۥ مُطۡمَئِنُّۢ بِٱلۡإِيمَٰنِ﴾ ترجمہ: "جو شخص ایمان لانے کے بعد کفر کرے (وہ اگر) مجبور کیا گیا ہو اور دل اس کا ایمان پر مطمئن ہو (تب تو خیر ہے)" (نحل: ۱۰۶)، انہیں میں سے ایک جائز تاویل بھی ہے، اسی لیے صحابۂ کرام اس بات پر متفق تھے کہ ان لوگوں کی تکفیر نہیں کی جائے گی جنھوں نے کسی شبہ کی وجہ سے شراب کو حلال سمجھا تھا اور وہ شبہ اللہ تعالی کے اس قول کی تاویل تھا: ﴿لَيۡسَ عَلَى ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ جُنَاحٞ فِيمَا طَعِمُوٓاْ إِذَا مَا ٱتَّقَواْ وَّءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ ثُمَّ ٱتَّقَواْ وَّءَامَنُواْ ثُمَّ ٱتَّقَواْ وَّأَحۡسَنُواْۚ وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلۡمُحۡسِنِينَ﴾ ترجمہ: "جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک عمل کرنے لگے ان پر اس چیز کے سلسلے، جو انہوں نے کھایا ہے، کوئی حرج نہیں ہے بشر طیکہ وہ اللہ کا تقوی اختیار کریں اور ایمان پر ثابت قدم رہیں اور اچھے کام کریں، پھر تقوی پر ثابت قدم رہیں پھر ایمان پر ثابت قدم رہیں پھر اللہ کا خوف کھائیں اور احسان (نوافل کے ذریعے اللہ کا تقرب حاصل) کریں۔ اللہ محسنین (نوافل کے ذریعے اللہ کا تقرب حاصل کرنے والوں) کو پسند کرتا ہے۔" (مائدہ: ۹۳)

یہ ہیں قرآن وسنت اور امت کے سلف صالحین کے اقوال سے ماخوذ روشن دلائل جو اس مشکل ترین مسئلہ میں حق اور روشن راستے کو واضح کرتے ہیں جس کے ساتھ غلو و تکفیر اور تباہی کا گروہ چپکا ہوا ہے۔

کاش یہ لوگ سمجھتے اور اپنی جہالت و تکفیر کی بیماری سے پاک ہوتے؟!

مقصد پنجم: حاکم کے خلاف بغاوت کرنا اور جماعت سے نکل جانا:

انتہا پسند منحرف فکر کے بطلان و فساد کی واضح اور روشن دلیل یہ ہے کہ یہ لوگ حکام وقت کی نافرمانی کرتے ہیں اور جماعت کی اکائی سے شذوذ اختیار کرتے ہیں، جب کہ اس کی حرمت پر صریح نصوص اور صحیح دلائل موجود ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُواْ ٱلرَّسُولَ وَأُوْلِي ٱلْأَمْرِ مِنكُمْۖ فَإِن تَنَٰزَعْتُمْ فِي شَيْءٖ فَرُدُّوهُ إِلَى ٱللَّهِ وَٱلرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِۚ ذَٰلِكَ خَيْرٞ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا﴾ ترجمہ: "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول ﷺ کی اور اُن لوگوں کی جو تم میں سے صاحبِ امر ہوں، پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملہ میں نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول ﷺ کی طرف پھیر دو اگر تم واقعی اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی ایک صحیح طریق کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے۔" (نساء: ۵۹) اور آیت میں وارد اولو الامر سے مراد علماء اور امراء ہیں اور اسی کو قرطبی اور ابن کثیر رحمہما اللہ نے راجح قرار دیا ہے۔[۱]

نبی ﷺ نے امام کی اطاعت سے خروج کرنے سے ڈرایا ہے اور آپ ﷺ نے سمع وطاعت اور اس کی پیروی کرنے کا حکم دیا ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: «مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ، وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ، مَاتَ مِيتَةً جاهِلِيَّةً، وَمَنْ قاتَلَ تَحْتَ رايَةٍ عَمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ، أَوْ يَدْعُو إلى عَصَبَةٍ، أَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً، فَقُتِلَ، فَقِتْلَةٌ جاهِلِيَّةٌ، وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي، يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَها، ولا يَتَحاشَى مِنْ مُؤْمِنِها، ولا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ، فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ» ترجمہ: "جس نے حاکم کی اطاعت سے خروج کیا اور جماعت سے الگ ہوا، پھر اس کی موت ہوگئی تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور جس نے کسی گمراہ جھنڈے کے تحت جنگ لڑی، اس حال میں کہ وہ کسی گروہ کے لیے ناراض ہوتا ہے، یا کسی گروہ کی دعوت دیتا ہے، یا کسی گروہ کی مدد کرتا ہے اور اسی حالت میں قتل کر دیا جاتا ہے تو یہ جاہلیت کا قتل ہے اور جو میری امت کے خلاف خروج

---

(۱) دیکھیں: تفسیر ابن کثیر (۲/۳۴۵) اور تفسیر القرطبی (۵/۲۵۹)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے اور اس کے نیک و برے تمام افراد کو قتل کرے اور مومنوں کے قتل سے دریغ نہ کرے اور نہ ہی کسی عہد والے کے ساتھ اس کا عہد و پیمان پورا کرے تو وہ نہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے ہوں۔"[1]

ولی امر کی اطاعت پر ابھارتے ہوئے نبی ﷺ نے فرمایا: «السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ، مَالَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ،فإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ» ترجمہ: "ایک مسلمان پر پسند و ناپسند ہر دو صورتوں میں سمع و طاعت ضروری ہے جب تک کہ اسے کسی نافرمانی کا حکم نہ دیا جائے، جب اسے نافرمانی کا حکم دیا جائے تو پھر ایسی صورت میں اس پر نہ سمع ہے اور نہ طاعت۔"[2]

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «عَلَيْكَ السَّمْعَ والطاعةَ فِي عُسْرِكَ ويُسْرِكَ، وَمَنْشَطِكَ ومَكْرَهِكَ، وَأثَرَةٍ عليكَ» ترجمہ: "تمہارے اوپر سختی و آسانی، خوشحالی اور بدحالی میں اور اپنے اوپر ترجیح دیے جانے کی صورت میں سمع و طاعت ضروری ہے۔"[3]

ایک اور روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا: «اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا، وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ» ترجمہ: "تم سمع و طاعت بجالاؤ، کیونکہ ان پر وہ چیز واجب ہے جس کا انہیں ذمہ دار بنایا گیا ہے اور تمہارے اوپر وہ چیز واجب ہے جس کا ذمہ دار تمہیں بنایا گیا ہے۔"[4] اس حدیث میں حاکم

---

(۱) صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب وجوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین عند ظہور الفتن وفی کل حال وتحریم الخروج علی الطاعۃ ومفارقۃ الجماعۃ، حدیث نمبر (۱۸۴۸)۔

(۲) صحیح بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب السمع والطاعۃ للامام مالم تکن معصیۃ، حدیث نمبر (۶۷۲۵)، صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ وتحریمہا فی المعصیۃ، حدیث نمبر (۱۸۳۹)

(۳) صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ وتحریمہا فی المعصیۃ، حدیث نمبر (۱۸۳۶)۔

(۴) صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب فی طاعۃ الامراء وان منعوا الحقوق، حدیث نمبر (۱۸۴۶)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت کے لیے غایت درجہ خود سپردگی اور اطاعت کا حکم دیا گیا ہے، جب تک کہ کسی معصیت یا کھلم کھلا کفر کا حکم نہ دے۔

امام لالکائی رحمہ اللہ [1] نے امام احمد رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے: "جس نے بھی مسلمانوں کے امام کے خلاف خروج کیا، حالانکہ لوگ اس پر متفق ہو گئے تھے اور اس کی خلافت کو تسلیم کر چکے تھے، جس طرح سے بھی ہو خواہ رضامندی کے ساتھ یا طاقت کے بل بوتے پر، تو اس خروج کرنے والے شخص نے مسلمانوں کے اتحاد کو توڑا اور رسول اللہ ﷺ سے ثابت آثار کی مخالفت کی، لوگوں میں سے کسی کے لیے بھی سلطان سے قتال کرنا اور اس کے خلاف خروج کرنا جائز نہیں ہے، اگر کسی نے ایسا کیا تو وہ بدعتی اور سنت و صحیح راستہ کا مخالف ہو گا۔" [2]

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ہم اپنے اماموں اور حکام وقت کے خلاف خروج کو جائز نہیں سمجھتے اگرچہ وہ ظلم کریں، نہ ہم ان کے لیے بددعا کریں گے اور نہ ہی اطاعت سے ہاتھ کھینچیں گے، ہم ان کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت کے قبیل سے فرض سمجھتے ہیں جب تک کہ وہ کسی معصیت کا حکم نہ دیں اور ہم ان کی صلاح اور عافیت کی دعا کرتے ہیں۔" [3]

---

(1) ہبۃ اللہ بن الحسن بن منصور الرازی الطبری اللالکائی، ان کی کنیت ابو القاسم ہے، یہ بہت بڑے امام، حافظ اور شافعی فقیہ اور بغداد کے محدث تھے، طبری الاصل ہیں، انہوں نے سنت کی شرح میں دو جلدوں پر مشتمل ایک کتاب اور صحیحین کے رواۃ پر ایک کتاب تالیف کی ہے، ان کی وفات رمضان سنہ ۴۱۸ھ میں ہوئی۔
دیکھیں: طبقات الحفاظ (ص: ۴۳۸) اور شذرات الذھب (۲۱۱/۳)۔

(2) دیکھیں: شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ، للالکائی، (۱/ ۳۱۱)۔

(3) دیکھیں: شرح العقیدۃ الطحاویۃ (۴۲۸/۱)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئینی حکومت کی اہمیت اور اس کی عظمت کے بارے میں ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ہمارے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ لوگوں کے امور کی ذمہ داری دین کے عظیم ترین واجبات میں سے ہے، بلکہ دین ودنیا کا قیام اس کے بغیر ممکن نہیں ہے۔"(۱)

امام عبداللہ بن مبارک نے اپنے اس شعر میں کیا ہی بہترین بات کہی ہے:

لَوْلَا الْأَئِمَّةُ لَمْ تَأْمَنْ لَنَا سُبُلٌ ۔۔۔ وَكَانَ أَضْعَفُنَا نَهْبًا لِأَقْوَانَا

ترجمہ: "اگر حکام وقت نہ ہوتے تو ہمارے راستے محفوظ نہ ہوتے اور ہم میں سے کمزور ترین آدمی طاقتور ترین آدمی کی لوٹ کا شکار ہو جاتا۔(۲)

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "شاید ہی کوئی گروہ ہو جس نے حاکم وقت کے خلاف خروج کیا ہو اور اس کے خروج سے پیدا ہونے والا فساد اس فساد سے بڑھ کر نہ ہوا ہو جسے اس نے زائل کیا ہے۔"(۳)

فتاوی میں دوسری جگہ فرماتے ہیں: "جہاں تک اہل علم وفضل اور دین کا مسئلہ ہے تو وہ کسی کو بھی حکام وقت کی نافرمانی کرنے، انہیں دھوکہ دینے اور کسی بھی صورت میں ان کے خلاف خروج کرنے کی اجازت نہیں دیتے کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے۔"(۴)

www.KitaboSunnat.com

(۱) دیکھیں: مجموع الفتاوی (۲۸/۳۹۰)۔
(۲) دیکھیں: الآداب الشرعیۃ (۱/۲۲۲)۔
(۳) دیکھیں: منہاج السنۃ النبویۃ (۱/۳۱۹)۔
(۴) دیکھیں: مجموع الفتاوی (۳۵/۱۲)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام بربہاری رحمہ اللہ [1] فرماتے ہیں: "جب آپ کسی شخص کو حاکم وقت کے لیے بددعا کرتے ہوئے دیکھیں تو سمجھ جائیں کہ وہ ہوی پرست ہے اور جب کسی آدمی کو حاکم وقت کے لیے صلاح کی دعا کرتے ہوئے سنیں تو سمجھ جائیں کہ وہ متّبعِ سنت ہے۔" [2]

یہ وہ روشن اور واضح دلائل و براہین ہیں جو حکام وقت کے خلاف خروج کو باطل قرار دیتے ہیں اور اس کو اپنانے والے ہر قول و مسلک کی دھجیاں اڑاتے ہیں، ملحدین جن ناقص دلائل کا سہارا لیتے ہیں وہ قرآن و سنت کی کرن اور سلف صالحین رحمہم اللہ کی فہم کی روشنی کے سامنے ڈھیر ہو جاتے ہیں۔ آخر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ مصیبتوں کو برپا کرنے کا منصوبہ بناتے ہیں اور اپنی جہالت و شدت پسندی کی بنیاد پر لوگوں کو تکلیف پہنچانے کی تدبیر کرتے ہیں، یہ لوگ تو کوئی بات سمجھتے ہی نہیں؟!

---

(1) حسن بن علی بن خلف، ابو محمد البربہاری، یہ اپنے دور میں حنابلہ کے شیخ تھے، ابن ابی یعلی ان کے بارے میں فرماتے ہیں: "یہ ائمہ عارفین اور اصول کے حفاظ، پختہ کار علماء اور ثقہ مومنوں میں سے تھے، (شرح السنۃ) ان کی مشہور تصنیفات میں سے ہے، ان کی وفات سنہ ۳۲۹ھ میں ہوئی۔

دیکھیں: طبقات الحنابلہ (۱۸/۲)، والمنہج الأحمد (۲۱/۲) اور شذرات الذھب (۳۱۹/۲)۔

(2) دیکھیں: شرح السنۃ (ص: ۱۱۳)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل دوم

فکرِ دہشت گردی کے شبہات و مغالطات اور ان کے جوابات

گذشتہ صفحات میں تکفیر کی خطرناکی اور اس کے فتنے کے بارے میں تفصیل گذر چکی ہے، اب اس فصل اور اس کے مباحث کے تحت ہم دہشت گردانہ فکر کے شبہات و مغالطات کی تردید پر گفتگو کریں گے جس کی وجہ سے وہ ایسے جرائم میں ملوث ہو گئے کہ ان کے سامنے پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو جائیں اور ان کی برائیوں کا شمار نہ کیا جا سکے۔

مقصد اول: حاکمِ وقت کی تکفیر کا شبہ:

اس بے جان شبہ کی وجہ سے اور ان کی جہالت کی بنیاد پر حکام کے خلاف خروج کے فتنے نے جنم لیا اور یہ اللہ تعالی کے اِس قول کو سمجھنے میں غلطی کی وجہ سے ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْكَـٰفِرُونَ ﴾ ترجمہ: "جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں" (مائدہ: ۴۴)، اہل علم نے اس آیت کی تفسیر کے سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ مشہور قول نقل کیا ہے کہ اس آیت میں مذکور کفر سے وہ کفر مراد نہیں ہے جو ایک انسان کے خون و مال کو حلال کر دے، بلکہ یہ اس سے کمتر کفر ہے۔"[۱]

تکفیر کے شرائط:

لہذا انسان کو چاہیے کہ تکفیر سے باز رہے اور دو اہم شرطوں کے پائے جانے کے ساتھ ہی اس کی جرأت کرے اور وہ درج ذیل ہیں:

پہلی شرط: نصوص اس بات پر دلالت کریں کہ یہ چیز کفرِ اکبر ہے اور ملت سے خارج کرنے والی ہے۔

---

(۱) دیکھیں: تفسیر ابن کثیر (۳/۱۱۳)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری شرط: حکم اسی شخص پر منطبق ہو جس پر حکم لگانا مقصود ہو۔

اس لیے حکم صادر کرنے والے شخص کے لیے ضروری ہے کہ اسے شریعت کے قواعد واصول کا علم اور نصوص کے مابین جمع و تطبیق کی صلاحیت ہو، یہ بھی ضروری ہے کہ نصوص کے مقتضی سے یہ واضح کرلے کہ یہ ملت سے خارج کرنے والا کفر ہے یا نہیں۔ یہ چیز اس کفر سے متصف شخص کی حالت پر غور وفکر کرنے کے بعد طے کرے کہ آیا اس شخص کے حق میں تکفیر کی شرطیں پوری ہو رہی ہیں یا نہیں۔ ان اہم چیزوں کا اس خطرناک مسئلے میں اعتبار کرنا ضروری ہے۔

تکفیر کے موانع:

تکفیر چونکہ شرعی حکم ہے اس لیے اس کے اندر شروط کا پایا جانا اور موانع سے خالی ہونا ضروری ہے، اس لیے تکفیر کی شروط بیان کرنے کے بعد بہتر یہ ہے کہ اس کے موانع بھی ذکر کر دیے جائیں۔ چنانچہ سب سے پہلے اس شخص کی طرف کفر کی نسبت کی تحقیق کرلی جائے، وہ خود اس کفر کا اقرار کرے، اس پر حجت قائم کی جائے اور اسے اس کے بارے پوری جانکاری دی جائے، کیونکہ بسا اوقات کفر کا مرتکب شخص درج ذیل تین موانع میں سے کسی ایک مانع سے خالی نہیں ہوتا:

۱- **جہالت:** بسا اوقات کفر کا مرتکب شخص جاہل ہوتا ہے اور اسے اس مسئلے میں شرعی حکم سے واقفیت نہیں ہوتی ہے۔

۲- **تاویل:** بسا اوقات وہ تاویل کرتا ہے اور معاملہ کو ایسے حکم پر محمول کرتا ہے جو صحیح شرعی حکم نہیں ہے۔

۳- **اکراہ:** (یعنی وہ مجبوراً اس فعل کا مرتکب ہوتا ہے)، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان میں ہے:

﴿إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُۥ مُطْمَئِنٌّۢ بِٱلْإِيمَٰنِ﴾ ترجمہ: "مگر جس شخص کو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو (تو کوئی حرج نہیں)" (نحل: ۱۰۶)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلف کے نزدیک تکفیر کے یہ تین موانع ہیں، اس لیے کسی شخص کا مؤاخذہ اس کے گناہ کی وجہ سے نہیں کیا جائے گا مگر بعد اس کے کہ اس کے سامنے حجت واضح کردی جائے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ﴾ ترجمہ: "اور ہم عذاب دینے والے نہیں ہیں جب تک کہ (لوگوں کو حق و باطل کا فرق سمجھانے کے لیے) ایک پیغمبر نہ بھیج دیں۔" (بنی اسرائیل: ۱۵)، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا ﴾ ترجمہ: "اور تیرا رب بستیوں کو ہلاک کرنے والا نہ تھا جب تک کہ ان کے مرکز میں ایک رسول نہ بھیج دیتا۔" (قصص: ۵۹)۔

ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب خیبر کی طرف نکلے تو راستے میں مشرکین کے ایک درخت کے پاس سے گذرے جسے 'ذات انواط' کے نام سے جانا جاتا تھا، اس پر وہ لوگ اپنے ہتھیار لٹکایا کرتے تھے، تو صحابۂ کرام نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ہمارے لیے بھی ایک 'ذات انواط' بنادیجیے جس طرح ان کے لیے ذات انواط ہے! تو نبی ﷺ نے فرمایا: «سُبْحَانَ اللهِ! هٰذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى: ﴿ اجْعَل لَّنَا إِلَٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ ﴾، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ"» ترجمہ: "سبحان اللہ! یہ تو وہی بات ہوگئی جس طرح موسیٰ کی قوم نے ان سے کہا "آپ ہمارے لیے بھی ایک معبود بنادیں جس طرح ان کے لیے ایک معبود ہے" (اعراف: ۱۳۸)، قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم لوگ ضرور اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقے پر چلوگے۔"[1]

اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ بہت زیادہ اس بات سے ڈرے کہ کہیں وہ ایسے شخص کی تکفیر نہ کردے جس کی تکفیر اللہ اور اس کے رسول نے نہیں کی ہے، ورنہ خود اسی پر وہ حکم لوٹ آئے گا، اللہ کے

(۱) سنن ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء لترکبن سنن من کان قبلکم، حدیث نمبر (۲۱۸۰)، امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول ﷺ کا فرمان ہے: «أَيُّمَا امْرِئٍ قَالَ لِأَخِيهِ: يَا كَافِرُ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا، إِنْ كَانَ كَمَا قَالَ، وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ» ترجمہ: "جس نے بھی اپنے کسی بھائی کو اے کافر کہہ کر بلایا، تو ان دونوں میں سے کوئی ایک ضرور کافر ہو جاتا ہے، اگر واقعی مسئلہ ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا تب تو ٹھیک ہے ورنہ یہ کفر اسی پر لوٹ آتا ہے۔"[1]

امام غزالی رحمہ اللہ[2] فرماتے ہیں: "جہاں تک ہو سکے انسان کو تکفیر سے احتراز کرنا چاہیے، کیونکہ قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے والے اور صراحتاً لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے والے کے خون اور مال کو حلال سمجھنا ایک غلطی ہے اور ایک ہزار کافروں کو زندگی بخشنے میں غلطی کرنا، اس بات سے زیادہ آسان ہے کہ کسی مسلمان کے خون بہانے میں غلطی کی جائے۔"[3]

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "یہی وجہ ہے کہ اہل علم وسنت اپنے مخالفین کی تکفیر نہیں کرتے، اگرچہ ان کے مخالفین ان کی تکفیر کرتے ہیں، کیونکہ کفر ایک شرعی حکم ہے اور کسی انسان کے لیے یہ روا نہیں ہے کہ اس کی مثل کے ذریعے بدلہ لے۔"[4]

اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ تکفیر ایک حکم شرعی ہے جس میں شروط کا متحقق ہونا اور موانع سے خالی ہونا ضروری ہے۔

---

(۱) صحیح بخاری، کتاب الادب، باب من آکفر أخاہ بغیر تاویل فہو کما قال، حدیث نمبر (۵۷۵۳)، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان حال ایمان من قال لأخیہ المسلم یا کافر، حدیث نمبر (۶۰)۔

(۲) محمد بن محمد بن احمد الطوسی، ابو حامد ہے غزالی حجۃ الاسلام ہیں، ان کی ولادت طوس میں سنہ ۴۵۰ھ میں ہوئی، ان کی تقریباً دو سو تصنیفات ہیں، جن میں (احیاء علوم الدین)، (تہافت الفلاسفہ)، (الاقتصاد فی الاعتقاد)، (المستصفی من علم الاصول) وغیرہ بہت مشہور ہیں، ان کی وفات مصر میں سنہ ۵۰۵ھ میں ہوئی۔
دیکھیں: وفیات الأعیان (۴۶۳/۱) اور طبقات الشافعیہ، للسبکی (۱۰۱/۴)۔

(۳) الاقتصاد فی الاعتقاد (۱۷۶)، طبع: دار قتیبہ۔

(۴) دیکھیں: الرد علی البکری، لابن تیمیہ (۴۹۲/۲)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصد دوم: حکام کے خلاف خروج کو جائز سمجھنے کا شبہ:

ان کے بے سر و پا شبہات، جن سے وہ وحشیانہ سیاہ فکر کے شکار ہوئے، میں سے ظالم حاکمِ وقت کے خلاف خروج کو جائز سمجھنا ہے، اپنے زعم سے اس جواز کی دلیل انہوں نے یہ پیش کی کہ اس مسئلے میں سلف کے مابین اختلاف تھا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس مسئلے میں سلف کے مابین اختلاف اس وقت تھا جب کہ خروج کے نقصانات کھل کر ان کے سامنے نہیں آئے تھے، لیکن جب انہوں نے دیکھ لیا کہ خروج کوئی بھلائی نہیں لا سکتا ہے تو وہ حکام وقت کے خلاف خروج ترک کرنے پر متفق ہو گئے اگرچہ وہ ظلم و زیادتی کریں۔

امام بخاری کے عقیدہ کا ذکر کرتے ہوئے لالکائی رحمہ اللہ اپنی سند سے امام بخاری سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: "میں نے حجاز، مکہ، مدینہ، کوفہ، بصرہ، واسط، بغداد، شام و مصر کے ایک ہزار سے زائد اہل علم سے ملاقات کی، میں ان سے متعدد بار عرصہ بہ عرصہ ملتا رہا، چھیالیس سالوں سے زائد عرصہ سے میں نے ان کو ان کی زندگی میں پایا ہے، کئی سالوں میں شام، مصر اور جزیرہ والوں سے دو مرتبہ اور بصرہ والوں سے چار مرتبہ ملا، حجاز میں چھ سال اور کوفہ و بغداد نہ جانے کتنی بار گیا جس کا کوئی شمار نہیں، خراسان کے محدثین کے ساتھ ملا، جن میں ..." پھر انہوں نے ان میں سے بعض ناموں کا ذکر کیا، پھر بعض اعتقادی مسائل کا ذکر کیا اور اسی ضمن میں امام بخاری کا یہ قول بھی نقل کیا: "... کہ ہم حکمرانوں سے ان کی حکومت پر نہ لڑیں، ... اور یہ کہ امت محمد ﷺ کے خلاف تلوار نہ اٹھائیں۔"[1]

---

(1) دیکھیں: شرح أصول اعتقاد اہل السنۃ (۲/۱۹۳-۱۹۷)، نمبر (۳۲۰)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح لالکائی نے اپنی سند سے امام ابن ابی حاتم رازی[1] رحمہ اللہ سے بھی ان کے والد[2] اور ابوزرعہ رحمہما اللہ کے عقیدہ کو بیان کرتے ہوئے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: "میں نے اپنے والد سے اور ابوزرعہ سے اصول دین میں اہل سنت کے عقیدہ کے بارے میں پوچھا اور یہ کہ تمام ممالک میں علماء کو کس منہج پر پایا، تو ان دونوں نے کہا: ہم نے حجاز، عراق، شام اور یمن جیسے تمام ممالک میں علماء کو پایا اور ان کا عقیدہ یہ تھا..." پھر بہت سارے امور کو ذکر کیا، جن میں ایک مسئلہ یہ تھا: "اور ہم اماموں (حکمرانوں) کے خلاف خروج کو جائز نہیں سمجھتے اور نہ ہی فتنہ کے زمانے میں قتال کو جائز سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جس کو ہمارے معاملات کا ذمہ دار بنا دیا ہے ہم اس کی سمع وطاعت کرتے ہیں، اس کی طاعت سے ہاتھ نہیں کھینچتے ہیں، سنت اور جماعت کا اتباع کرتے ہیں اور شذوذ، اختلاف اور تفرقہ سے بچتے ہیں۔"[3]

امام نووی رحمہ اللہ صحیح مسلم کی شرح میں لکھتے ہیں: "اور جہاں تک مسئلہ ان (حکام وقت) کے خلاف خروج کرنے اور ان سے قتال کرنے کا ہے تو یہ تمام مسلمانوں کے اجماع سے حرام ہے، اگرچہ وہ فاسق اور ظالم ہوں، جو میں نے ذکر کیا ہے اس معنیٰ کی حدیثیں واضح اور ظاہر ہیں"، پھر لکھتے ہیں: "قاضی

---

(1) یہ عبدالرحمن بن محمد بن ادریس رازی ابو محمد، امام حافظ ابو حاتم کے صاحبزادے ہیں، انہوں نے اپنے والد کے ساتھ اور ان کے بعد طلب حدیث میں مختلف شہروں کا سفر کیا، ان کی کئی تصنیفات ہیں، ان میں "کتاب السنۃ"، "تفسیر"، "کتاب الرد علی الجہمیۃ"، "فضائل احمد" اور "الجرح والتعدیل" وغیرہ ہیں. ان کی وفات محرم سنہ ۳۲۷ھ کو "ری" میں ہوئی.
دیکھیں: الانساب، سمعانی (۲۸۶/۳)، طبقات الحنابلۃ (۵۵/۲)، طبقات الشافعیۃ، ابن قاضی شہبہ (۱۱۱/۱)، فوات الوفیات (۲۸۸/۲)

(2) محمد بن ادریس بن المنذر بن مہران، الغطفانی الحنظلی، ان کی کنیت ابو حاتم الرازی ہے، یہ ائمہ اعلام میں سے ہیں، انہیں حافظ مشرق کے نام سے جانا جاتا ہے، انہوں نے امام زہری رحمہ اللہ کی احادیث کو جمع کیا، ان کی تصنیف کی اور ان کو مرتب کیا، یہ رجال الحدیث کی معرفت کے سلسلے میں امام تھے، ان کی وفات سنہ ۲۷۷ھ میں اور بعض اقوال کے مطابق سنہ ۲۷۵ھ میں ہوئی۔
دیکھیں: طبقات الشافعیۃ الکبری، للسبکی (۲۰۷/۲)، شذرات الذہب (۱۷۱/۲) اور تذکرۃ الحفاظ (ص: ۲۵۵)۔

(3) دیکھیں: شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ (۱۹۳/۲-۱۹۷)، نمبر (۳۲۰)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا: ابو بکر بن مجاہد نے اس مسئلہ میں اجماع کا دعوی کیا ہے اور کچھ لوگوں نے یہ کہتے ہوئے ان کا رد کیا ہے کہ حضرت حسین، ابن زبیر اور اہل مدینہ بنی امیہ کے خلاف کھڑے ہوئے، اسی طرح تابعین اور دور اول کے مسلمان ابن اشعث کے ساتھ مل کر حجاج کے خلاف کھڑے ہوئے، پھر لکھتے ہیں: قاضی نے کہا: کہا گیا کہ یہ اختلاف شروع دور میں تھا، پھر ان کے خلاف خروج نہ کرنے پر اجماع ہو گیا۔"[۱] انتہی۔

شاذ و نادر ہی کوئی ایسا امام ملے گا کہ جس نے اہل سنت کے عقیدہ پر کوئی کتاب لکھی ہو مگر اس نے ضرور بیان کیا کہ حکام وقت کے خلاف خروج نہ کیا جائے، اگرچہ وہ ظلم و زیادتی کریں اور معروف (بھلے کام) میں ان کی سمع و طاعت بجالایا جائے اور انہوں نے اس چیز کو اپنے اصول میں شمار کیا اور جو اس مسئلے میں ان کی مخالفت کرتا ہے تو وہ ہوی پرست و بدعتی ہے اور جماعت سے نکلنے والا ہے۔

اشعری رحمہ اللہ[۲] فرماتے ہیں: "مسلمانوں کے اماموں (حکمرانوں) کی سمع و طاعت پر علماء کا اجماع ہے اور اس بات پر بھی کہ ہر وہ شخص جو ان کے کسی معاملے کا والی بنا خواہ رضامندی کے ساتھ یا زبردستی اور اس کی حکومت قائم ہو گئی- خواہ وہ نیک ہو یا فاجر- تو اس کے خلاف تلوار کے ذریعہ خروج نہیں کیا جائے گا، خواہ وہ ظلم کرے یا عدل کرے۔"[۳]

اسماعیلی رحمہ اللہ[٤] فرماتے ہیں: "علماء کی رائے یہ ہے کہ ان کے لیے اصلاح کی دعاء کی جائے اور اس بات کی کہ وہ عدل کی طرف مائل ہوں اور ان کے خلاف تلوار سے خروج کو جائز نہیں سمجھتے۔"[٥]

---

(۱) شرح مسلم (۱۲/۲۳۲-۲۳۳)۔

(۲) ابو الحسن علی بن اسماعیل الاشعری، مقالات الاسلامیین اور الابانۃ عن اصول الدیانۃ وغیرہ ان کی تالیفات ہیں، ان کی وفات سنہ ۳۲۴ھ میں ہوئی۔
دیکھیں: طبقات الشافعیۃ (۳/۳۴۷) اور وفیات الاعیان (۲/۴۴۶)۔

(۳) دیکھیں: رسالۃ الی اہل الثغر (ص: ۲۹۷)۔

(٤) احمد بن ابراہیم بن اسماعیل بن العباس، ابو بکر الاسماعیلی الشافعی، یہ اہل جرجان کے امام اور فقہ و حدیث میں مرجع ہیں، یہ بہت ساری کتابوں کے مصنف ہیں، شیخ ابو اسحاق فرماتے ہیں: "انہوں نے فقہ و حدیث اور دین و دنیا کی سرداری کو اکٹھا کر لیا"۔ ان کی تصنیفات میں (المستخرج علی الصحیح)، (المعجم)، (مسند عمر) اور تقریباً سو جلدوں پر مشتمل (المسند الکبیر) مشہور ہیں، ان کی وفات سنہ ۳۷۱ھ میں ہوئی۔
دیکھیں: طبقات الشافعیۃ الکبری، للسبکی (۳/۷)، تذکرۃ الحفاظ (۳/۹۴۷) اور شذرات الذہب (۳/۷۵)۔

(٥) دیکھیں: اعتقاد اہل السنۃ (ص: ۵۰)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "... حکم دیے گئے علم وعدل کا تقاضا یہ ہے کہ حکام کے ظلم وجور پر صبر کیا جائے، جیسا کہ یہ اہل سنت والجماعت کا اصول ہے۔"[1]

پھر انہوں نے ایک طویل گفتگو کی، جس میں انہوں نے فرمایا: "... اسی لیے اہل سنت والجماعت کا اس بات پر اتفاق ہو گیا ہے کہ فتنہ کے زمانے میں قتال نہ کیا جائے کیونکہ اس سلسلے میں نبی ﷺ سے صحیح احادیث ثابت ہیں، وہ اس مسئلے کو اپنے عقائد میں ذکر کرتے ہیں اور حکام کے ظلم پر صبر کرنے اور ان سے قتال نہ کرنے کا حکم دیتے ہیں، اگرچہ فتنہ کے زمانے میں اہل علم ودین کی بڑی تعداد نے قتال کیا ہے..." یہاں تک کہ انہوں نے یہ فرمایا: "نبی ﷺ نے کسی کی تعریف نہیں کی، نہ فتنہ میں قتال کرنے پر، نہ حکام کے خلاف خروج کرنے پر، نہ ان کی اطاعت سے ہاتھ کھینچنے پر اور نہ ہی جماعت سے الگ ہونے پر۔"[2]

پھر انہوں نے حکام وقت کے خلاف خروج کے نقصانات کے اس کے فوائد پر بھاری ہونے کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: "اسی لیے اہل الحدیث کا منہج یہ ہے کہ ظالم بادشاہوں کے خلاف قتال کے ذریعہ خروج نہ کیا جائے، ان کے ظلم پر صبر کیا جائے، تاآنکہ نیک شخص کو راحت مل جائے، یا فاجر سے نجات مل جائے۔"[3]

انہوں نے یہ بھی فرمایا: "اسی لیے اہل سنت والجماعت کے اصولوں میں سے یہ رہا کہ جماعت کو لازم پکڑا جائے، حکام سے قتال نہ کیا جائے اور فتنہ کے زمانے میں قتال سے باز رہا جائے اور جہاں تک ہوی

---

(۱) مجموع الفتاوی (۲۸/۲۷۹)۔

(۲) مجموع الفتاوی (۴/۵۲۷-۵۳۰) اور الاستقامہ (۲/۲۱۵-۲۱۶)۔

(۳) مجموع الفتاوی (۴/۴۴۴)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرستوں کا مسئلہ ہے - جیسے معتزلہ - تو حکام کے خلاف قتال کو جائز سمجھنا ان کے اصول دین میں شامل ہے۔"[۱]

انہوں نے یہ بھی فرمایا: "جہاں تک اہل علم وفضل اور دین کا مسئلہ ہے تو وہ کسی کو بھی حکام وقت کی نافرمانی کرنے، انہیں دھوکہ دینے اور کسی بھی نوعیت کے ان کے خلاف خروج کرنے کی اجازت نہیں دیتے کیونکہ اس سے اللہ تعالی نے روکا ہے، جیسا کہ متقدمین ومتاخرین اہل سنت اور دیگر لوگوں کی عادات وسیرت سے یہ بات معروف ہے۔"[۲]

انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے: "اس سلسلے میں اصول یہ ہے کہ کسی امام یا گروہ کے اندر صرف ظلم وزیادتی کا پایا جانا اس سے قتال کا موجب نہیں ہے، بلکہ جواز بھی فراہم نہیں کرتا ہے، اس کے برعکس جس اصول پر نصوص دلالت کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ لوگوں کو اس بات کا حکم دیا جائے گا کہ وہ ظالم وجابر بادشاہ کے ظلم وجور اور زیادتی پر صبر کریں اور اس سے قتال نہ کریں..."۔[۳]

ان روشن نصوص اور اعلا براہین سے سارا غموض دور ہو جاتا ہے اور شبہ زائل ہو جاتا ہے اور اس جاہل فکر کا عیب واضح ہو جاتا ہے جو حکام کے خلاف خروج جائز قرار دیتی ہے اور امت مسلمہ کو کشمکش، اختلاف، انتشار اور تباہی کی آگ میں جھونک دیتی ہے۔

---

(۱) مجموع الفتاوی (۱۲۸/۲۸)۔

(۲) دیکھیں: مجموع الفتاوی (۱۲/۳۵)۔

(۳) الاستقامہ (۳۲/۱) اور منہاج السنۃ (۳۹۱/۳)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصد سوم: ہاتھ اور ہتھیار سے منکر کو بدلنے کا شبہ:

امر بالمعروف و نہی عن المنکر شریعت کے اصولوں میں سے ایک عظیم ترین اصول ہے، اسی سے شریعت کے ارکان مضبوط ہوئے ہیں، اس کی عمارت بلند ہوئی ہے اور اسی سے امت مسلمہ کو خیر امت کا درجہ ملا ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ﴾ ترجمہ: "تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے برپا کی گئی ہے۔ تم نیکی کا حکم دیتے ہو، بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔" (آل عمران: ۱۱۰)، اس عظیم دینی شعار کے کچھ شروط، آداب، ضوابط اور مقاصد ہیں، جنہیں مکمل طریقہ سے پورا کرنا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ اس سلسلے میں وارد نصوص کو سب سے درست معنی اور سب سے پاکیزہ فہم پر محمول کیا جائے، ان کی پریشانی اس شعار کے تئیں ان کی کمزور سوچ اور الٹے قول کی وجہ سے ہے جو کھلم کھلا روشن شرعی احکام کے مخالف ہے، جس کی چند مثالیں ذیل میں بیان کی جارہی ہیں:

انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کی اس حدیث کو غلط ڈھنگ سے سمجھا: «مَنْ رأى منكم مُنْكَرًا، فَلْيُغَيِّرْهُ بيدِهِ، فإنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلسانه، فإنْ لَمْ يستَطِعْ فَبِقَلْبِه، وذلك أضعَفُ الإيْمانِ»، وفي رواية: «وليسَ وَراءَ ذلك مِنَ الإيمانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ» ترجمہ: "تم میں سے جو بھی کسی منکر کو دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے اپنے ہاتھ سے بدلے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے اسے بدلے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اسے اپنے دل میں برا جانے اور یہ سب سے کمتر ایمان ہے"، ایک دوسری روایت میں ہے "اور اس کے بعد ذرہ برابر بھی ایمان نہیں ہے"۔ (۱)

تو ان کو یہ جواب دیا جائے گا کہ اپنی جانب سے چیزوں کو ان کے حقیقی نام کو چھوڑ کر ایسا نام دیا جائے جو فساد کا باعث ہو یا شریعت کے مخالف ہو، تو ایسا کرنا نہ اہل علم کا قول ہے نہ اہل فضل کا عمل ہے، نیز اللہ

---

(۱) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون النہی عن المنکر من الایمان وأن الایمان یزید وینقص وأن الأمر بالمعروف والنہی عن المنکر واجبان، حدیث نمبر (۴۹)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے جن لوگوں کو دین میں بصیرت سے نوازا ہے ان کے ہاں یہ چیز کچھ بھی حقیقت کو بدل نہیں سکتی، کیونکہ جلیل القدر علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایسا منکر جو اپنے سے بڑے منکر کو جنم دے، اس کی نکیر نہیں کی جائے گی، کیونکہ شریعت کی بنیاد اس بات پر ہے کہ مصلحتیں حاصل کی جائیں اور مفاسد کم کیے جائیں۔ اس پر قدآور علماء کرام کے اقوال دلالت کرتے اور ابھارتے ہیں:

امام نووی رحمہ اللہ نے قاضی عیاض رحمہ اللہ [1] کا قول نقل کیا ہے: "اگر غالب گمان یہ ہو جائے کہ ہاتھ سے منکر کو بدلنے کی صورت میں اس سے بڑا منکر پیدا ہو جائے گا، جیسے اس کے یا کسی اور کے قتل ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں ہاتھ روکے اور زبان کے ذریعہ بات کہنے، وعظ و نصیحت کرنے اور خوف پیدا کرنے پر اکتفا کرے، پھر اگر یہ ڈر ہو کہ زبانی نصیحت سے بھی اسی قسم کا خطرہ ہے تو پھر وہ اپنے دل سے برا جانے، اس طرح وہ وسعت میں رہے گا، یہی حدیث کا مفہوم ہے۔" [2]

اللہ اکبر!! یہی مشکاۃ نبوت کی فہم سے پیدا ہونے والا نور ہے اور اللہ کی حرمتوں اور اس کے احکامات کے سلسلے میں پرہیزگاری اختیار کرنے کی ٹھنڈک ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: "کسی منکر کا انکار کسی ایسے وسیلے سے کرنا جو اس سے بڑا منکر ہو، جائز نہیں ہے، اسی لیے امر بالمعروف والنہی عن المنکر کی خاطر حکام وقت کے خلاف تلوار لے

---

(۱) عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو، ابو الفضل الیحصبی السبتی، یہ قاضی، حافظ اور مغرب کے عالم تھے، یہ علم، ذہانت اور فہم وفراست میں صاحب تفنن تھے، انہوں نے فقہ حاصل کی اور ایسی تصنیفات چھوڑیں جن کی شہرت دور دور تک پھیلی، یہ اپنے وقت میں اہل الحدیث کے امام تھے اور علوم حدیث، نحو، اصول، زبان، کلام عرب اور ان کے ایام وانساب کے بارے میں سب سے زیادہ جانکار تھے، یہ پہلے سبتہ کے پھر غرناطہ کے قاضی مقرر ہوئے، ان کی تالیفات میں (الشفاء)، (طبقات المالکیہ)، (شرح صحیح مسلم)، (التاریخ)، (المشارق)، (الإعلام بحدود قواعد الاسلام) اور (الالماع فی ضبط الروایۃ وتقیید السماع) وغیرہ مشہور ہیں، ان کی وفات سنہ ۵۴۴ھ کو مراکش میں ہوئی۔

دیکھیں: الدیباج المذھب (۴۶/۲)، طبقات المفسرین (۱۸/۲)، تذکرۃ الحفاظ (۱۳۰۴/۴)، وفیات الأعیان (۱۵۲/۳) اور طبقات الحفاظ (ص: ۴۶۸)۔

(۲) دیکھیں: شرح صحیح مسلم، للنووی (۳۰۱/۱)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر نکلنے کو جرم قرار دیا گیا ہے، کیونکہ ایسا کرنے سے محرمات کے ارتکاب اور واجبات کے ترک کی ایسی برائی لازم آئے گی، جو کہ حکام کی جانب سے صادر ہونے والے منکر اور گناہ سے کہیں بڑھکر ہے۔"[1]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے کہ ابو مطیع حکم بن عبداللہ نے ان سے پوچھا: اس شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو بھلائی کا حکم دے اور منکر سے روکے، جس پر کچھ لوگ اس کے پیروکار بن جاتے ہیں اور پھر وہ جماعت کے خلاف خروج کرے؟ تو کیا آپ اس کو جائز سمجھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، میں نے کہا: کیوں، جب کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم دیا ہے اور یہ واجب فریضہ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: "بات تو صحیح ہے، لیکن خون بہانے اور حرام کو حلال سمجھنے کی صورت میں جو بگاڑ وہ کریں گے وہ ان کی اصلاح سے زیادہ ہو گی"۔[2]

ابن الجوزی رحمہ اللہ[3] فرماتے ہیں: "حکام و سلاطین کے ساتھ امر بالمعروف والنہی عن المنکر کے سلسلے میں جو طریقہ درست ہے وہ یہ ہے کہ ان کو آگاہ کیا جائے اور انہیں وعظ و نصیحت کی جائے اور ایسے سخت الفاظ استعمال کرنا، مثلاً: اے ظالم، اے اللہ سے نہ ڈرنے والے، وغیرہ، اس قسم کے الفاظ ایسا فتنہ بھڑکاتے ہیں جس کا شر دوسرے لوگوں تک پہنچتا ہے، تو جائز نہیں ہے، اور اگر کہنے والے کو صرف اپنے نفس پر خطرہ ہو تو جمہور علماء کے نزدیک جائز ہے، لیکن میں ایسا کرنے سے بھی منع کرتا ہوں، کیونکہ اصل مقصود منکر کو ختم کرنا ہے اور بادشاہ کے خلاف زبان درازی کر کے اسے منکر کے ارتکاب پر ابھارنا اس منکر سے بڑھ کر ہے جسے اس نے زائل کرنے کا قصد کیا ہے"۔ امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "بادشاہ سے

---

(1) مجموع الفتاوی (۴۷۲/۱۴)۔

(2) مجموع الفتاوی (۴۷/۵)۔

(3) عبدالرحمن بن علی بن محمد القرشی التیمی البغدادی الحنبلی، یہ ابن الجوزی کے لقب سے مشہور ہیں، یہ بہت بڑے شیخ اور حافظ و واعظ تھے، انہیں بہت سارے فنون میں مہارت تھی، ان کی متعدد تالیفات ہیں، ان کی وفات سنہ ۵۹۷ھ میں ہوئی۔
دیکھیں: الذیل علی طبقات الحنابلہ (۴۳۳-۳۹۹/۱)، اور البدایہ والنہایہ (۳۳-۳۱/۱۳)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھیڑ چھاڑ نہیں کی جائے گی، کیونکہ اس کی تلوار اور تازیانہ ہمیشہ کھنچی رہتی ہے اور سلف کے بارے میں جو یہ آتا ہے کہ وہ اپنے سلاطین کا سامنا کرتے تھے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے دل میں علماء کی ہیبت تھی، اس لیے جب علماء ان کے خلاف بولتے تھے تو اکثر حالتوں میں وہ انہیں انگیز کر لیتے تھے"۔[1]

ان دلائل و آثار سے ان کا شبہ ظاہر ہو گیا جس نے ان کے مفاسد اور باطل کو ان پر ملتبس کر دیا ہے، ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ انتہا پسند جماعت نے پوری ڈھٹائی کے ساتھ اہل سنت والجماعت کے اجماع سے تصادم کیا ہے اور امر بالمعروف والنہی عن المنکر کے سلسلے میں ان کے حق اور درست منہج کی مخالفت کی ہے، جس کی اصل و تفصیل، اول و آخر اور باطن و ظاہر سراسر شفقت علم و حکمت اور بردباری پر مبنی ہیں، اے کاش کہ یہ غلو پسند اور سنگدل لوگ ان شفقت آمیز اصول، اخلاق اور شریف خصلتوں اور اقدار کو تھوڑا بھی اپنائے ہوتے!!

مقصد چہارم: ان کا شبہ کہ "آج امت مسلمہ دفاعی جنگ کے مرحلے میں ہے جس کے لیے طاقت واستطاعت کی کوئی شرط نہیں":

ان کے اس شبہ کا جواب یہ دیا جائے گا کہ عالمی نظاموں، بین الاقوامی عہد و پیمان اور سلمی معاہدوں کی موجودگی میں کس نے یہ طے کیا ہے کہ امت آج دفاعی جہاد کے مرحلے میں ہے؟ !! آیا اس مرحلے کا فیصلہ فقہ اکیڈمیوں اور اسلامی تنظیموں نے کیا یا ربانی علماء نے کیا!! یا یہ نوخیز، کم علم اور معمولی لوگوں کا فیصلہ ہے!!

ہاں! یہ درست ہے کہ دفائی جہاد شرعی واجبات میں سے ایک اہم واجب ہے اور دفائی جہاد کا مطلب یہ ہے کہ کسی زیادتی و ظلم پر بطور سزا و بدلہ کے قتال کرنا، لیکن اس کی صحت اور وجوب کے لیے شرط ہے کہ یہ جہاد آئینی حکومت کی اجازت سے اور اس کے جھنڈے تلے ہو، نیز وہ قدرت واستطاعت سے مرتبط ہے اور اس بات سے بھی مرتبط ہے کہ یہ شر میں مزید اضافہ نہ کرے۔ اور اگر کوئی مسلمان

---

[1] دیکھیں: الآداب الشرعیہ لابن المفلح (۱/۱۹۷)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی ایسے واجب کو ترک کر دیتا ہے جس کی قدرت اس کے پاس نہیں ہے تو اللہ تبارک وتعالی کے یہاں وہ معذور ہوگا اور اللہ تعالی اس کے لیے کوئی سبیل نکالے گا، کیونکہ وہ اس سلسلے میں اللہ سے ڈرنے والا ہے اور اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا ﴾ ترجمہ: "جو کوئی اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا۔" (طلاق: ۲)، مزید فرمایا: ﴿ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا ﴾ ترجمہ: "جو شخص اللہ سے ڈرے تو اللہ اس کے معاملہ میں آسانی پیدا کر دیتا ہے۔" (طلاق: ۴)۔ اسی طرح اگر علم کے حصول اور دعوت الی اللہ میں لگ جائے اور ہر آدمی اپنے اپنے میدان میں اپنی وسعت بھر امت کی طاقت کو دین کی خدمت کی جانب موڑ دے، تو اس سے عمومی فائدہ ہوگا اور صحت مند سوچ پیدا ہوگی۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: "جو شخص طاقت اور جہاد سے دین کو قائم کرنے کی طاقت نہیں رکھتا ہے اور وہ کام کرتا ہے جس کی اسے قدرت ہے، جیسے: دل سے امت کے لیے خیر خواہی اور دعا، بھلائی سے محبت اور اپنی استطاعت بھر خیر کے کاموں کو انجام دیتا ہے، تو اسے اس چیز کا مکلف نہیں کیا جائے گا جس کے کرنے سے وہ عاجز ہے، کیونکہ دین کا قیام دو چیزوں سے ہے، ایک رہنمائی کرنے والی کتاب اور دوسری مدد کرنے والا لوہا (ہتھیار)۔"[1]

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ نے فرمایا: "اہم بات یہ ہے کہ مسلمانوں پر جہاد واجب ہے تاکہ اللہ کا کلمہ سر بلند ہو اور دین پورا کا پورا اللہ کے لیے ہو جائے، لیکن آج مسلمانوں کے پاس وہ اسباب نہیں ہیں جن کے ذریعہ وہ کافروں سے جہاد کر سکیں، حتی کہ دفاعی جہاد بھی نہیں اور ہجومی جہاد تو بلاشک آج کے دور میں یہ ناممکن ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالی ایک باشعور امت کو پیدا کرے جو پہلے ایمانی اور

(۱) مجموع الفتاوی (۳۹۶/۲۸)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفسیاتی طور پر تیار ہو پھر عسکری طور پر جہاد کے لیے تیار ہو، مگر ہم اس موجودہ صورتحال کے ساتھ جہاد نہیں کر سکتے"۔ (۱)

دفاعی جہاد کے لیے بھی یہ ضروری ہے کہ ہمارے پاس دشمن کو روکنے کی طاقت ہو، اگر ہم طاقت اور ہتھیار میں ان سے کمتر ہیں، پھر بھی ہم ان کے طغیان و سرکشی کو بھڑکائیں اور انہیں اپنے وطن، اپنی عزت اور اپنے مال پر قبضہ جمانے کا موقع دیں، تو یہ جہاد نہیں ہے، بلکہ یہ زمین پر فتنہ وفساد پھیلانے کے مترادف ہے اور ایسا کرنا واضح شریعت اور اس کے سلمی احکام کی خلاف ورزی ہے!!

مقصد پنجم: کفار کو جزیرۃ العرب سے نکالنے کا شبہ:

اس شبہ کا جواب دینے سے پہلے اس مسئلے میں تھوڑی تفصیلی گفتگو کرنا بہتر ہے، وہ اس لیے کہ جزیرۃ العرب میں کافروں کے رہنے کی دو شکلیں ہیں: دائمی اور وقتی۔

دائمی قیام کرنا بایں طور کہ وہ اسے اپنا مستقل وطن بنالیں تو یہ جائز نہیں ہے اور اگر وقتی طور پر قیام کرتے ہیں تو جائز ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ﴾ ترجمہ: "اور اگر مشرکین میں سے کوئی شخص پناہ مانگ کر تمہارے پاس آنا چاہے (تاکہ اللہ کا کلام سنے) تو اسے پناہ دے دو یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے۔ پھر اسے اس کے (امن کی جگہ) تک پہنچا دو۔" (توبہ:٦)، اور اس لیے بھی کہ دونوں خلفائے راشدین حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے کفار کو جزیرۃ العرب سے نکالنے میں جلدی نہیں کی، نیز جس شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا اور اس سے ان کی وہ شہادت پوری ہوئی جس کی نبی ﷺ نے خبر دی تھی وہ کافر ہی تھا، امام بخاری نے اپنی صحیح میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قتل اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کا قصہ نقل کیا ہے، اسی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول بھی ہے:

---

(۱) لقاء الخمیس (٣٣) مجلس، صفر، سنہ ١٤١٤ھ، منقول از (مہمات الجہاد) (ص: ١٧)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے کسی ایسے شخص کے ہاتھوں موت نہیں دی جو اسلام کا دعوی کرتا ہو۔"(۱)

اس مسئلے میں ایک اور اہم نقطہ یہ ہے کہ:

کفار کو جزیرۃ العرب سے نکالنے کی ذمہ داری کس کی ہے؟

اس زمانے میں پوری دنیا میں اس بات پر اتفاق ہے کہ کسی بھی ملک میں اگر کوئی ایسا شخص داخل ہونا چاہتا ہے جو وہاں کا باشندہ نہیں ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اس ملک کی حکومت سے اجازت حاصل کرے جسے ہم 'انٹری ویزا' کے نام سے جانتے ہیں، لہٰذا جو شخص بھی اس ویزا کے ساتھ کسی بھی ملک میں جاتا ہے تو اسے جان ومال کا امان حاصل ہوتا ہے اور اس کی خلاف ورزی اس شخص پر ناحق ظلم و زیادتی کر کے ہی ہو سکتی ہے۔

جو کفار جزیرۃ العرب میں داخل ہوئے ہیں انہیں وہاں سے نکالنے کی ذمہ داری وہاں کے حکام کی ہے جن کی اجازت سے وہ وہاں داخل ہوئے ہیں، ان کے علاوہ کسی دوسرے شخص کے لیے اس قسم کی کوئی کارروائی کرنا جائز نہیں ہے۔ اس لیے حکومت کے امان میں آنے والے بعض لوگوں کے خلاف جو بھی ظلم وزیادتی ہوتی ہے، خواہ قتل کے ذریعے ہو یا ایذارسانی کے ذریعے یا اس سے کمتر کسی حرکت کے ذریعہ، تو یہ سب اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے اور جرم، زمین میں فساد پھیلانے اور اسلام و مسلمانوں کی شبیہ بگاڑنے کے قبیل سے ہے، اس کی مزید وضاحت اس بات سے ہوتی ہے کہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے دور حکومت میں صحابۂ کرام میں سے کسی نے کفار کو جزیرۃ العرب سے نکالنے کو دلیل بنا کر کسی بھی کافر پر کسی قسم کی کوئی زیادتی نہیں کی، نہ تو قتل کے ذریعہ اور نہ ہی اس سے کمتر کسی اور چیز کے ذریعہ، کیونکہ وہ اس بات سے واقف تھے کہ ان کو نکالنے کی ذمہ داری حکام وقت کی ہے۔"(۲)

---

(۱) صحیح بخاری، کتاب فضائل الصحابۃ، باب قصۃ البیعۃ والاتفاق علی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، حدیث نمبر (۳۴۹۷)۔

(۲) دیکھیں: مجموع الفتاوی (۲۸/۸۹) اور بذل النصح والتذکیر لبقایا المفتونین بالتکفیر والتفجیر (ص: ۱۸-۱۹)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مسئلہ کا تیسرا نقطہ یہ ہے کہ:

جزیرۃ العرب سے مراد کیا ہے؟ اس سلسلے میں اہل علم کا اختلاف ہے، اس لیے اس مسئلہ اور اس کے نتیجے میں امت کے اندر وجود پذیر ہونے والے بڑے بڑے مسائل میں فیصلہ کی ذمہ داری علمائے مجتہدین کو ہے نہ کہ عام افراد کو۔

جزیرۃ العرب کے امن و سکون اور اس میں فتنہ و فساد نہ برپا کرنے کے حوالے سے اگر شریعت کے مقاصد، جن میں مصالح کو حاصل کرنے، مفاسد کو روکنے اور انجام کا اعتبار کرنے کی دعوت ہے، کو مدنظر رکھا جائے تو صاف ظاہر ہوگا کہ ان دہشت گردانہ کارروائیوں کا انجام اس جزیرہ میں تخریب و تباہی اور خوف و دہشت کی شکل میں برآمد ہوا، جسے اللہ تعالیٰ نے امن و سلامتی اور صلاح و اصلاح کا گہوارہ بنانا چاہا، نہ کہ فتنہ و فساد کا اڈہ۔ اللہ ہی سیدھے راستے کی رہنمائی کرنے والا ہے۔

مقصد ششم: عقیدۂ "ولاء و براء" میں غلط فہمی:

عقیدے سے متعلق وہ شبہات جن میں دین سے خارج گروہ ملوث ہے اور انہوں نے اسے گمراہی، فتنے اور غلو کے دلدل میں دھکیل دیا ہے، ان میں سے: عقیدے کے ایک اہم اصول کے معانی سے ان کی جہالت و عدم واقفیت ہے۔ اور وہ ولاء و براء کا عقیدہ ہے، جس نے ان دونوں کے حدود سے تجاوز کیا وہ نہایت ہی مذموم غلو کا شکار ہوا، اسی طرح جس نے ان میں کوتاہی کی اس نے بھی حد سے تجاوز کیا اور تفریط کا شکار ہوا۔

انتہا پسند فکر کے حاملین نے اسلامی معاشرہ سے اپنی براءت کا اظہار کیا ہے اور اس کی تکفیر کی ہے، کیونکہ -ان کے خیال میں- مسلم معاشرہ کفار کے ساتھ لین دین کرتا ہے، جس کی وجہ سے وہ ان لوگوں کی جماعت سے نکل گیا ہے جس کے بارے میں ان کا زعم ہے کہ وہی دراصل مسلمانوں کی وہ جماعت ہے جس کے بارے میں احادیث شریفہ میں ذکر آیا ہے۔ حالانکہ "یہ ان کے جھوٹ اور ان بناوٹی عقائد کا نتیجہ ہے جو انہوں نے گھڑ رکھے ہیں۔" (احقاف: ۲۸)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی اس باطل براءت کی دھجیاں اڑاتے ہوئے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اور جس شخص کے اندر ایمان اور فسق وفجور دونوں ہوں اس کے ایمان کے بقدر اس سے دوستی رکھی جائے گی اور اس کے فسق وفجور کے بقدر اس سے بغض رکھا جائے گا اور محض گناہ اور معصیت کی وجہ سے اسے کلی طور پر ایمان سے نہیں نکالا جائے گا"۔ (۱)

ان کی لغزش اور کج فہمی کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے کفر وولاء کا غلط مفہوم لیتے ہوئے فروعی احکام کو ولاء وبراء کا محل بنالیا ہے۔ خیر کے ایسے اعمال جنہیں شرعی اصول ومسلمات سے چھیڑ چھاڑ کیے بغیر دنیوی مصلحتوں کی خاطر اور امن وسلامتی کی راہیں ہموار کرنے کے لیے انجام دیے جائیں، شریعت ان کی اجازت دیتی ہے اور ان کی خواہاں ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ لَا يَنْهَىٰكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَٰتِلُوكُمْ فِى الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَٰرِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوٓا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴾

ترجمہ: "اللہ تمہیں اس بات سے نہیں روکتا کہ تم ان لوگوں کے ساتھ نیکی اور انصاف کا برتاؤ کرو جنہوں نے دین کے مُعاملہ میں تم سے جنگ نہیں کی اور تُمہیں تُمہارے گھروں سے نہیں نکالا، اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔" (ممتحنہ:۸)، اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ کفار میں سے جن لوگوں نے مسلمانوں کو تکلیف نہیں پہنچائی، نہ ان سے قتال کیا اور نہ انہیں ان کے گھروں سے نکالا، مسلمان ایسے لوگوں کے ساتھ دنیوی معاملات میں احسان اور عدل وانصاف کا برتاؤ کریں گے، کیونکہ صلہ رحمی اور حسن تعامل کافر کو اسلام میں راغب کرنے کا ذریعہ ہے، لیکن ہاں قلبی محبت اور دوستی نہ ہو۔ اسی طرح اللہ تعالی کا یہ فرمان: ﴿ وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ﴾ ترجمہ: "اور اے نبی، اگر دشمن صلح و سلامتی کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کے لے آمادہ ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسہ کرو۔" (انفال:٦١) بھی اسی مفہوم پر دلالت کرتا ہے۔

(۱) مجموع الفتاوی (۲۸/۲۲۷-۲۲۹)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیوی امور میں غیر مسلموں کے ساتھ معاملہ کرنے کی بہت ساری مثالیں موجود ہیں، مثلاً ہجرت کے موقع پر نبی ﷺ نے عبد اللہ بن اریقط لیثی کو رہبر کے طور پر اجرت پر رکھا تا کہ وہ راستہ کی رہنمائی کرے[1]، اسی طرح آپ ﷺ نے بعض یہودیوں سے قرض لیا ہے، نبی ﷺ کی وفات کے وقت آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی رکھی ہوئی تھی[2]، اسی طرح نبی ﷺ اپنے یہودی پڑوسی کو ہدیہ دیا کرتے تھے اور اس کی زیارت کیا کرتے تھے جو بعد میں چل کر اس کے اسلام قبول کرنے کا سبب بنا، اسی طرح آپ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کے ساتھ بھی معاملہ کیا کہ جو بھی غلہ اور پھل ہو گا اس کا آدھا دینا ہو گا[3]۔

یہ تمام چیزیں اس بات کی دلیل ہیں کہ خرید و فروخت اور منافع کے تبادلے میں غیر مسلموں کے ساتھ معاملہ جائز ہے، چنانچہ ہم کفار کے ساتھ ان چیزوں میں خرید فروخت کا معاملہ کرتے ہیں جن کو اللہ تعالی نے حلال کیا ہے، مثلاً: اشیائے خورد و نوش، کپڑے، اسلحہ اور اس کے علاوہ وہ نفع بخش اشیاء جو مسلمانوں کے حق میں مفید ہیں، یہیں سے محض دنیوی تعامل اور عقیدے کی محبت اور دوستی کے درمیان فرق بھی واضح ہو جاتا ہے جس سے پختہ کار اہل علم بخوبی واقف ہیں، لیکن یہ جہالت، غلو اور نفس پرستی ہے جو ان چیزوں کو سمجھنے سے قاصر ہے۔

اللہ تعالی رحم فرمائے شیخ الاسلام ابن تیمیہ پر انہوں نے فرمایا: "آپ بہت سارے لوگوں کو پائیں گے کہ وہ محض رجحانات کی وجہ سے کسی قوم سے محبت کرتے ہیں اور کسی قوم سے بغض رکھتے ہیں، نہ تو انہیں ان کا معنی معلوم ہے اور نہ ہی ان کی دلیل، بلکہ وہ لوگ مطلقاً دوستی کرتے ہیں یا بغض رکھتے ہیں، اس

---

(1) صحیح بخاری، کتاب الاجارہ، باب استئجار المشرکین عند الضرورۃ أو إذا لم یوجد أھل الإسلام، حدیث نمبر (۲۲۶۳)۔

(2) بیہقی، سنن کبری، کتاب البیوع، باب جواز الرھن، حدیث نمبر (۱۰۹۶۳)۔

(3) صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب المساقاۃ والمعاملۃ بجزء من الثمر والزرع، حدیث نمبر (۴۰۴۴)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات کی پرواہ کیے بغیر کہ آیا وہ نبی ﷺ اور امت کے سلف سے صحیح طرح منقول ہیں یا نہیں اور نہ ہی انہیں اس بات کی پرواہ ہوتی ہے کہ وہ ان کے معنی و مفہوم کو سمجھیں یا ان کے لازم اور تقاضے کو جانیں"۔[1]

کیا اللہ تعالی نے مومنوں سے محبت اور دوستی کو واجب قرار دیتے ہوئے نہیں فرمایا: ﴿وَمَن يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ ﴿٥٦﴾﴾ ترجمہ: "اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اہلِ ایمان کو اپنا رفیق بنا لے اُسے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کی جماعت ہی غالب رہنے والی ہے۔" (مائدہ: ۵۶)، لیکن افسوس! ان لوگوں نے بت پرستوں کو تو چھوڑ دیا لیکن اہل ایمان سے لڑائی مول لی: ﴿وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِن نُّورٍ﴾ ترجمہ: "اور جسے اللہ نور نہ بخشے اس کے لیے پھر کوئی نور نہیں" (نور: ۴۰)۔

(۱) دیکھیں: مجموع الفتاوی (۵/۱۶۳) اور درء تعارض العقل والنقل (۱/۲۷۲)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب سوم: حل، علاج اور اثرات

یہ باب دو فصلوں پر مشتمل ہے:

فصل اول: حل اور علاج

اس فصل میں درج ذیل مقاصد ہیں:

مقصد اول: شرعی علوم سے استفادہ اور علماء کی طرف رجوع کرنا

مقصد دوم: علماء وضاحت کریں اور نوجوانوں کی رہنمائی کریں

مقصد سوم: نرمی و وسطیت کا التزام اور غلو و زیادتی سے کنارہ کشی

مقصد چہارم: فتویٰ کو منضبط کرنا اور اس کو صرف باصلاحیت علماء تک محدود رکھنا

مقصد پنجم: مقاصد شریعت کا اہتمام

مقصد ششم: اس امت کے سلف صالحین کے منہج کے مطابق علم کو سمجھنے پر توجہ دینا

مقصد ہفتم: فکری سلامتی کی جانب توجہ دینا

مقصد ہشتم: جس چیز میں غلو پسند لوگوں نے دست درازی کی ہے، اس کی شرعی تجدید کاری

مقصد نہم: گفت و شنید کا دروازہ کھولنا اور کمیٹی برائے باہمی نصیحت کو فعّال بنانا

مقصد دہم: نیکی اور تقویٰ پر باہم تعاون

فصل دوم: انسدادِ دہشت گردی میں مملکتِ سعودی عرب کی کوششیں اور ان کے اثرات

اس فصل میں درج ذیل مقاصد ہیں:

مقصد اول: مملکتِ حرمین شریفین کے حکمرانوں کا دہشت گردی سے نمٹنے کے سلسلے میں نمایاں اور مثبت کردار

مقصد دوم: خادم حرمین شریفین رحمہ اللہ کی تقریروں کے مضامین کو کارگر بنانا

مقصد سوم: مجلسِ علمائے کبار اور فقہ اکیڈمیوں کا اثر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصد چہارم: مسجد اور جمعہ کے خطبوں کا اثر

مقصد پنجم: دہشت گردی کے خاتمہ میں سکیوریٹی اداروں کا کردار

مقصد ششم: گھر اور خاندان کا کردار

مقصد ہفتم: یونیورسٹیوں، اسکولوں اور تعلیمی مراکز کا کردار

مقصد ہشتم: ذرائع ابلاغ کا کردار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل اول: حل اور علاج

اب جبکہ بیماری واضح ہو گئی اور اس سڑی ہوئی فکر کی حقیقت منکشف ہو گئی، تو ان مزاعم اور تاریک نظریات کا کافی وشافی حل و تشخیص پیش کرنے جارہا ہوں، جو اصلاح و تربیت، تعلیم و نصیحت اور نہی وترہیب پر مشتمل ہونے کے ساتھ ہٹ دھرم دہشت گردانہ نفسیات اور غلو پسند پیچیدہ فکر کے لیے سازگار ہے، تاکہ مزمن بیماری میں مبتلا قوم کو شفا حاصل ہو سکے، اس مکروہ مظہر کا خاتمہ ہو سکے اور معاشرہ اور اس کی سلامتی کو اور عالم اس کے امن کو تباہ کن حالات سے بچایا جا سکے۔

پہلے مسائل کے حل پیش کیے جارہے ہیں اور ان میں اہم ترین مندرجہ ذیل ہیں:

مقصد اول: شرعی علوم سے استفادہ اور علماء کی طرف رجوع کرنا:

یہ شرعی علم کے حصول کے ذریعہ ہوگا، اسے سچائی، اخلاص، جانفشانی، شب بیداری اور محنت کے ساتھ حاصل کیا جائے اور اس کے فائدہ کے حصول میں جلد بازی نہ کی جائے اور اس کے نتیجہ کو دور نہ سمجھا جائے، کیونکہ علمی پختگی ہی گمراہ کن افکار اور تباہ کن نظریات کے خلاف نجات کی کشتی ہے اور اسی سے بہت سارے اہم قضایا اور دقیق علمی مسائل کے سلسلے میں صحیح شرعی شعور پختہ ہوتا ہے۔

شَمِّرْ إِلَى طَلَبِ الْعُلُومِ ذُيُولا ... وانْهَضْ لِذَلِكَ بُكْرَةً وَأَصِيلا
وَصِلِ السُّؤَالَ وَكُنْ هُدِيتَ مُبَاحِثاً ... فَالْغَبْنُ عِنْدِي أَنْ تَكُونَ جَهُولا
يَا مَنْ يُزَاحِمُ بِالْجَهَالَةِ عَالِماً ... وَيَرُومُ بِالإِدْبَارِ مِنْهُ قَبُولا
هَيْهَاتَ أَخْطَأْتَ الطَّرِيقَ وَقَلَّمَا ... مُنِحَ الَّذِي ضَلَّ الطَّرِيقَ وُصُولا

ترجمہ: "علم کی تحصیل کے لیے کمربستہ ہو جاؤ اور اس کے لیے صبح وشام تیار رہو۔ برابر سوال کرتے رہو اور۔ اللہ آپ کو ہدیت دے۔ جستجو میں لگے رہو، میرے نزدیک سودے میں گھاٹا یہ ہے کہ تم جاہل رہ جاؤ۔ اے فلاں جو جہالت کے ساتھ عالم کا مقابلہ کرتا ہے اور اس سے پیچھے رہ کر پذیرائی کا خواہاں ہے، یہ بہت دور ہے، تم راستے سے بھٹک گئے ہو اور جو راستے سے بھٹک جائے، کم ہی منزل مقصود تک پہنچ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاتا ہے"۔

یہ صحیح اور پر امن طریقہ سے اسی وقت مکمل ہو سکتا ہے، جب معتمد علماء کو لازم پکڑا جائے اور ان سے رجوع کیا جائے، کیونکہ وہ انبیاء کے وارثین ہیں، ہدایت کے چراغ اور تاریکی کے ستارے ہیں، وہی حضرات فتویٰ اور پیش آمدہ اہم مسائل میں معتبر ہیں، نا کہ نیم تعلیم یافتہ، نہ جزوی تعلیم یافتہ اور نہ طفل مکتب، اللہ سبحانہ فرماتا ہے: ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَٰٓؤُا﴾ ترجمہ: "اللہ سے اس کے بندوں میں سے صرف علماء ہی ڈرتے ہیں"۔ (فاطر: ۲۸) ﴿يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَٰتٍ﴾ ترجمہ: "اللہ تم میں سے ان لوگوں کے درجات بلند کرتا ہے، جو ایمان لائے اور علم دیے گئے"۔ (مجادلہ: ۱۱) اور نبی ﷺ نے فرمایا: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُجِلَّ كَبِيرَنَا وَيَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ لِعَالِمِنَا حَقَّهُ» ترجمہ: "ہم میں سے وہ نہیں جو ہمارے بڑے کی عزت نہ کرے، ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے عالم کا حق نہ جانے" [1]۔

يُبْدُونَ إِشْفَاقاً عَلَى كُلِّ الْوَرَى ... مِنْ كُلِّ دَانٍ مِنْهُمْ أَوْ نَائِي

فَهُمُ الْبُدُورُ إِذَا الْمَكَارِمُ أَظْلَمَتْ ... وَهُمُ الشِّفَا مِنْ كَثْرَةِ الْأَدْوَاءِ

ترجمہ: "وہ اپنے سے قریب اور دور ساری مخلوقات پر شفقت ظاہر کرتے ہیں، وہ چودھویں چاند ہیں جب مکارم تاریکی میں گم ہو جائیں، اور وہ بہت ساری بیماریوں کی شفا ہیں"۔

جو بھی گمراہ ہوا اور راستے سے بھٹک گیا، صرف اس لیے کہ اس نے راہ دکھانے والے نور اور رہنما حدی خواں راہ کے ماہر سے منھ پھیر لیا، کیونکہ وہی مفادات اور نقصانات کے مابین تمیز کر سکتے ہیں اور اذہان کے بھٹکنے کے وقت احکامات استنباط کر سکتے ہیں، وہی امت کو متحد کر سکتے ہیں اور پیش آنے والے نقصانات کو دور بھی کر سکتے ہیں۔

---

[1] مسند احمد حدیث نمبر (۲۲۸۰۷)، اسے البانی نے "صحیح الجامع" (حدیث نمبر: ۵۴۴۳) میں صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ ۖ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ ﴾ ترجمہ: "اور جب ان کے پاس امن یا خوف کا کوئی معاملہ آتا ہے، تو وہ اسے پھیلا دیتے ہیں اور اگر وہ اسے رسول کے پاس اور ان کے ولی الامر کے پاس لوٹاتے، تو اسے وہ لوگ جان لیتے جو ان میں سے اس کا استنباط کر سکتے ہیں" (نساء: ۸۳)، اللہ سبحانہ کے اس قول میں اللہ کی طرف سے اس کے بندوں کے لیے ان کی اس نازیبا حرکت پر تادیب ہے اور یہ کہ جب ان کے لیے امن اور مومنوں کی مسرت یا خوف سے متعلق کوئی اہم معاملہ اور عام مصلحت آئے تو تثبت سے کام لیں اور اس کو پھیلانے میں جلد بازی نہ کریں، بلکہ اسے رسول کی طرف اور اپنے ولی الامر کی طرف لوٹائیں۔

بمباری اور ہلاکت خیزی کا سینگ اسی وقت نکلا جب ان لوگوں نے علماء کے درباروں سے اعراض کیا، ان پر الزام تراشی کی، ان کے خلاف ہنگامہ مچایا اور ان کی قدر و منزلت گھٹانے کی کوشش کی ﴿ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴾ ترجمہ: "آپ کہدیں کیا وہ لوگ جو جانتے ہیں اور وہ لوگ جو نہیں جانتے ہیں برابر ہو سکتے ہیں، صرف عقل والے ہی نصیحت لیتے ہیں" (زمر: ۹)۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا: "یہ اس لیے کہ اس امت کے پہلے لوگوں نے ہی تصدیق، علم، عمل اور تبلیغ کے ذریعہ دین کو قائم کیا، اس لیے ان پر الزام تراشی، دین پر الزام تراشی ہے اور اللہ نے انبیاء کو جو دین دیکر بھیجا ہے اس سے اعراض کا موجب ہے"[1]۔

ابن المبارک رحمہ اللہ نے کہا: "جس نے علماء کو حقیر جانا اس کی آخرت گئی، جس نے حکام کو حقیر جانا اس کی دنیا گئی اور جس نے بھائیوں کو حقیر جانا اس کی مروت گئی"[2]۔

---

[1] منہاج السنۃ النبویۃ (۶/۱)

[2] دیکھیں: سیر أعلام النبلاء (۴۰۸/۸)، شرح سنن أبي داود لعبد المحسن العباد (۴۴۷/۲۶)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہذا لوگوں کی حکام کے خلاف بغاوت اور ان کی فرمانروائی کو تسلیم کرنے میں کوتاہی امن کی بربادی ہے اور علماء کے خلاف ان کی سرکشی شریعت کا بگاڑ ہے اور یہ سب حق اور نصوص کے منافی ہے۔

يَا مِحْنَةَ الإِسْلامِ وَالْقُرْآنِ مِنْ جَهْلِ الصَّدِيقِ وَبَغْيِ ذِي طُغْيَانِ
وَالْجَهْلُ دَاءٌ قَاتِلٌ وَشِفَاؤُهُ أَمْرَانِ فِي التَّرْكِيبِ مُتَّفِقَانِ
نَصٌّ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ مِنْ سُنَّةٍ وَطَبِيبُ ذَاكَ الْعَالِمُ الرَّبَّانِي

ترجمہ: "ہائے دوست کی جہالت اور سرکش کی زیادتی کے چلتے اسلام اور قرآن کی آزمائش! جہالت ایک مہلک بیماری ہے، جس کی دوا دو چیزیں ہیں، جو ترکیب میں متفق ہیں، یا قرآن کی نص یا سنت کی نص اور اس کا معالج ربانی عالم ہے"۔

مقصد دوم: علماء وضاحت کریں اور نوجوانوں کی رہنمائی کریں:

دہشت گردی کے طوفان کی روک تھام میں اس علاج کی بڑی اہمیت ہے، کیونکہ علم کے جھوٹے دعویداروں، جزوی تعلیم یافتہ لوگوں اور فتنہ پروروں ہی کی وجہ سے انتہا پسند اس میدانِ کارزار میں کود پڑے، اس لیے پختہ کار قابل اعتماد علماء کی ذمہ داری ہے کہ تمام علمی، معلوماتی اور دعوتی تخصصات میں اپنی کوششیں دوچند کریں، نفع بخش دروس کے قلعوں میں نوجوانوں کو محفوظ کریں اور ان کے ضروری مسائل اور فکری، نفسیاتی اور مستقبلی مشکلات پر توجہ دیں، تاکہ یہ نسل میانہ رو اعتدال پسند شرعی منہج حاصل کر سکے اور نوجوانوں کو اس بات کا احساس ہو کہ عالم ہی ان کا سچا احساس، ان کا دھڑکتا دل، ان کی بولتی زبان اور ان کا شفاف وفیاض وجدان ہے۔

اس کے ساتھ صبر، سنجیدگی اور حکمت کے ساتھ گمراہ فکر کا مقابلہ دلیل وبیان کے ذریعہ کیا جائے، کیوں کہ راہِ اصلاح بسا اوقات مختصر نہ ہو کر لمبی ہو سکتی ہے، اس کے لیے ایسے عصری تکنیکی وسائل کا سہارا لیا جائے جن سے مختصر مدت میں افضل ترین مقاصد حاصل ہو سکیں، وجہ یہ ہے کہ اگر علماء کسی سبب کی بنا پر میدان سے غائب رہے، تو لوگ جہالت کے سرداروں کی طرف رجوع کریں گے، جیسا کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: «إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ، إِنَّمَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِنَزْعِ الْعُلَمَاءِ، حَتَّى إِذَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوساً جُهَّالاً، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا» ترجمہ: "اللہ علم سلب کر کے نہیں اٹھاتا ہے کہ اسے سلب کر لے، بلکہ علماء کو موت دیکر علم اٹھاتا ہے، یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہیں بچے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے، وہ پوچھے جائیں گے اور بغیر علم کے فتوی دیں گے، پس وہ (خود) گمراہ ہونگے اور (دوسروں کو) گمراہ کریں گے"۔ (۱)

علماء پر۔اللہ ان کی حفاظت فرمائے۔یہ بات مخفی نہیں ہے کہ خطرہ کا علاج اس کے بڑھنے سے پہلے کرنے کی کتنی اہمیت ہے، یہ ایسے واجبات اور ذمہ داریاں ہیں جو اس بات کی ضامن ہیں کہ امت کے اندر پر امن خوشگوار روح پنپے اور شاذ گمراہ فکر اور ہلاکت خیز دہشت گردی کا خاتمہ ہو۔

اب امت کے علماء اور فقہاء کے لیے وقت آگیا کہ وہ اسلام کی فہم اور اس کے باریک جزوی اور عام کلی مسائل کی وضاحت کے لیے اٹھ کھڑے ہوں اور اس مرحلہ میں پہلی ترجیح یہ ہونی چاہیے کہ جہاد، امن، جنگ، دار الاسلام ودار الحرب، بین الاقوامی تعلقات، معاہدوں، نظام حکومت، خلافت، بیعت، شوری، سمع وطاعت، جماعت کو لازم پکڑنا اور خون کی حرمت جیسے مسائل کی مزید وضاحت کی جائے تاکہ حق کی وضاحت ہوسکے، وہم اور غلو پسند رجحانات کا خاتمہ ہوسکے اور جس شخص کا علمی اصالت میں کوئی کردار نہیں ہے اور نہ شریعت اور اس کے احکام سے اس کا کوئی رشتہ ہے نہ اسے ان کی آگہی ہے، اسے میدان سے دور کیا جاسکے۔

امت میں نوجوانوں کا مقام:

نوجوان امت کی دلکش امید، اس کا چمکدار مسکراتا چہرہ اور اس کی طاقتور اور تازہ دم کلائی ہیں، اللہ کے حکم سے ان کے ذریعہ برائیاں ختم ہونگی اور انہی سے عزیمت کے امور وابستہ ہیں، کیوں کہ وہی اقوام کے اندر ان کے سب سے خوشبودار پھول ہیں اور معاشروں کے اندر ان کے سبب سے نفیس جواہرات ہیں، اسی

---

(۱) بخاری: کتاب العلم، باب کیف یقبض العلم، حدیث نمبر (۱۰۰)، مسلم: کتاب العلم، باب رفع العلم وقبضہ وظہور الجہل والفتن فی آخر الزمان، حدیث نمبر (۲۶۷۳)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے ٹھیٹھ دشمن ان کے گھات میں لگے ہوئے ہیں تاکہ ان کے دماغوں اور طرز زندگی میں درآمدہ افکار کے بیج بونے کے بعد انہیں بہکا سکیں اور اپنے ناپاک مقاصد کا آلہ کار بنا سکیں۔

وہ اسباب جن کی وجہ سے وہ بہکائے جاتے ہیں مندرجہ ذیل ہیں، یہاں ان کا ذکر حفاظتی وسائل اور علاج کے اسباب کے طور پر کیا جا رہا ہے:

أ- کم سنی: اسی طرح زندگی کے بارے میں پرکھ اور تجربہ کی کمی، یہ ایسی چیز ہے جو استحصال کیے جانے اور بے وقوف بنائے جانے کا سبب ہے، کیوں کہ عمر کا یہ مرحلہ غلط فہمی کا اور لغزش اور وہم میں واقع ہونے کا زمانہ ہے۔

ب- جذباتی جوش و خروش کا استحصال: نوجوان امڈتے جذبات کے مالک ہوتے ہیں، خاص طور سے دینداری اور راہ استقامت اختیار کرنے میں، انہیں صرف حکمت اور مضبوط عقل ہی لگام دے سکتی ہے، لیکن افسوس! ان کا استحصال گھٹیا مقاصد کے لیے ہوا اور ان کا استعمال ہلاکتوں اور مصیبتوں میں ڈالنے کے لیے کیا گیا۔

ج- گھریلو تربیت کی کمی: خاندان، نوجوانوں کی دیکھ ریکھ کا اور استقامت، اعتدال، رحم، نرمی اور غلو وانتہا پسندی کے ترک کی بنیادوں پر ان کی پرورش کا پہلا گہوارہ ہوتا ہے، جب یہ پہلی درسگاہ اپنا تربیتی وحفاظتی اثر کھو بیٹھے گی، تو انتہا پسند نوجوانوں کو ہاتھوں ہاتھ لے لیں گے اور اپنی خواہشات اور افکار کے سانچے میں ان کو ڈھالیں گے، پھر وہ بربادی کی کلہاڑی اور آگ کے فلیتے بن جائیں گے، اسی لیے خاندان سے وابستہ تربیتی ذمہ داری کو پورے طور پر ادا کرنے کی نبی ﷺ نے تلقین کی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: «كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ» ترجمہ: "تم میں کا ہر ایک دیکھ ریکھ کا ذمہ دار ہے اور تم میں کا ہر ایک اپنی متعلقہ ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا"۔ [1]

---

(1) صحیح بخاری: کتاب العتق، باب کراہیۃ التطاول علی الرقیق، وقولہ: عبدی وأمتی، حدیث نمبر (۲۴۱۶)، صحیح مسلم: کتاب الامارۃ، باب فضیلۃ الامام العادل وعقوبۃ الجائر، حدیث نمبر (۴۸۲۸)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيَنْشَأُ نَاشِئُ الْفِتْيَانِ فِينَا   عَلَى مَا كَانَ عَوَّدَهُ أَبُوهُ

ترجمہ: "ہمارے درمیان نوجوانوں میں پرورش پانے والا ایسی چیز پر پرورش پاتا ہے، جس کا عادی اس کے باپ نے اسے بنایا ہے"۔

د-**فراغت:** فراغت ایک مہلک بیماری ہے اور ہلاکت وتباہی کا بہت بڑا ذریعہ ہے، اس میں افراد اور معاشرہ کا معاملہ یکساں ہے، یہ سر گردانی و بربادی کا چور دروازہ ہے اور جرم اور انحراف کے دلدل میں گرنے کا راستہ ہے، چنانچہ جوں ہی نوجوان کسی ایسی چیز سے تعلق بنالیتا ہے جس کو وہ نفع بخش حقیقت سمجھتا ہے، تو انتہا پسند فکر کے ہاتھ یا برائی، منکر اور بربادی کے عناصر اسے اچک لیتے ہیں اور اسے فساد اور جرم کے دور دراز علاقہ میں پھینک دیتے ہیں، یہی فراغت کا میکانیکی انجام ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ قُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا ٱلنَّاسُ وَٱلْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ ٱللَّهَ مَآ أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴾ ترجمہ: "اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچاؤ، جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں، اس پر موٹے اور سخت فرشتے متعین ہیں، جو اس چیز میں اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں جس کا اس نے انہیں حکم دیا اور جس چیز کا انہیں حکم دیا جاتا ہے اسے وہ بجالاتے ہیں"۔ (تحریم: ۶)

ھ-**ذرائع ابلاغ:** خصوصاً اس دور میں ذرائع ابلاغ کو ہلاکت خیز ہتھیاروں اور چیر پھاڑنے والے پنجوں میں شمار کیا جاتا ہے، جن کے ذریعہ صرف نوجوانوں کو نہیں بلکہ قوموں کو بہکایا جاتا ہے اور ان کے افکار اور رجحانات ایسی دہشت گردانہ سوچ کی طرف تیزی سے لے جائے جاتے ہیں جو ٹی وی چینلوں، انٹر نیٹ اور فورم کے ذریعہ اپنے تیر چلاتی ہے اور نوجوانوں کو تشدد اور جرم کے جالوں میں پھانس لیتی ہے۔

اس سب کا علاج اور خاتمہ خاندان اور مدرسہ کی صحیح تربیت سے ہو سکتا ہے، (ساتھ ہی ضروری ہے) ان کے لیے نیک دوست چنے جائیں، اہل علم کی نصیحتوں کے مخالف جذبات کے پیچھے بھاگنے سے بچایا جائے، ان کے سامنے ایسی باتیں کرنے سے گریز کیا جائے جو ان کی ذہنی تشویش کا باعث بنیں اور ایسے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحت مند مراکز بنائے جائیں جو ان کی صلاحیتوں کو نکھاریں اور ان کی روحوں اور لیاقتوں کو جلا بخشیں اور یہ ہمارے ملک میں —الحمد للہ— بہت ہیں اور محفوظ ہیں۔

مقصد سوم: نرمی ووسطیت کا التزام اور غلو وزیادتی سے کنارہ کشی:

اس کے لیے باہمی نصیحت اور بامقصد علمی گفت وشنید کا راستہ اپنایا جائے، جس میں حق کے متلاشی مخالف کے تئیں شفقت وہمدردی موجود ہو، کیوں کہ اسلام نے قول اور عمل میں تشدد اور سختی کو حرام قرار دے کر اس کی جگہ رحمت، نرمی، رواداری اور آسانی کو رکھا ہے، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: ﴿يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ ترجمہ: "اللہ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور تمہارے ساتھ مشکل نہیں چاہتا ہے۔"(بقرۃ: ۱۸۵) اور فرمایا: ﴿يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُخَفِّفَ عَنكُمْ﴾ ترجمہ: "اللہ تم سے تخفیف کرنا چاہتا ہے۔" (نساء: ۲۸)، اللہ تعالی آسان نرم گفتگو کے بارے میں فرماتا ہے: ﴿فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ﴾ ترجمہ: "پس تم دونوں اس سے نرم گفتگو کرنا، شاید وہ نصیحت حاصل کرلے یا ڈر جائے۔" (طہ: ۴۴) اور اللہ سبحانہ کا یہ فرمان ہمارے لیے کافی ہے: ﴿وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ﴾ ترجمہ: "اور اگر آپ تند خو اور سنگ دل ہوتے تو یہ سب آپ کے گردوپیش سے چھٹ جاتے۔" (آل عمران: ۱۵۹)، یہی بلند اسلامی ادب سارے معاملات اور مقامات میں مطلوب ہے۔

اور چشمۂ نبوت سے:

آپ ﷺ کا عمدہ اور شاندار فرمان، جو سچ میں نرمی پر ابھارنے اور تشدد کی قباحت بیان کرنے کے حوالے سے زندگی کا نظام اور اس کی روح ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: «إنَّ اللهَ رفيقٌ يحبُّ الرِّفقَ، وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ» ترجمہ: "یقینا اللہ نرمی کرنے والا ہے، نرمی پسند فرماتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور نرمی پر جو عطا کرتا ہے سختی پر عطا نہیں کرتا ہے۔"[1] اور نرم خو، رحم دل خاندانی منہج کی رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا: «إِذَا أَرَادَ اللهُ بِأَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا، أَدْخَلَ عَلَيْهِمِ الرِّفْقَ» ترجمہ: "جب اللہ تعالی کسی گھر والوں کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے تو ان کے یہاں نرمی داخل کر دیتا ہے۔"[2]

نرمی، بردباری، سنجیدگی اور شفقت سے مزین اس نبوی نقشہ اور سنگ دلی، ترش روئی اور سختی کے منظر کے درمیان بہت فرق ہے!

ساتھ ہی تند مزاج لوگوں کے ساتھ گفتگو کے دوران نبی ﷺ کے رحمت سے پر اخلاق کو بیان کیا جائے، روشن حق کے ذریعہ انکا مقابلہ کیا جائے اور یہ بیان کیا جائے کہ آپ ﷺ لوگوں کے ساتھ تعامل میں رحم دل اور مشفق ہیں، آپ صرف مکارم اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجے گئے اور آپ نے -میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں- ان کی تکمیل فرمائی، اس طرح رحمت حقیقت اور ظاہر میں دین کا جوہر ہے، یہ سب وضاحت و شفافیت کے ساتھ، اصطلاحوں کو محرر اور مفاہیم کو صحیح کرتے ہوئے بیان کیا جائے اور تصور میں خلط اور التباس نہ کیا جائے۔

تاریک غلو کا سامنا اعتدال کا ایسا تابناک چہرہ کرتا ہے، جس پر شریعت نے ابھارا ہے اور اس کے ٹھوس نصوص نے اس کی دعوت دی ہے ﴿وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى ٱلنَّاسِ وَيَكُونَ ٱلرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾ ترجمہ: "اور اسی طرح ہم نے تم سب کو امت وسط بنایا، تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور رسول تم پر گواہ بنے" (بقرہ: ۱۴۳)، یہ ہے امتوں کے درمیان امت اسلامیہ کی شناخت، نہ افراط نہ تفریط، نہ لاپرواہی، بلکہ توازن، وسطیت اور اعتدال ہے، وسطیت اور وسط ہی ہر چیز اور ہر معاملہ میں طاقت کا مقام اور مرکز ہے۔

اللہ آپ کی حفاظت فرمائے، کیا آپ سورج کو دن کے بیچ میں نہیں دیکھتے کہ اس کی روشنی اور تپش

---

(۱) مسلم: کتاب البر والصلۃ والآداب، باب فضل الرفق، حدیث نمبر (۲۵۹۳)۔

(۲) مسند احمد، حدیث نمبر (۲۴۴۲۷)، اسے البانی نے صحیحہ (حدیث نمبر: ۱۲۱۹) میں صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے زیادہ ہوتی ہے اور چاند کو نہیں دیکھتے کہ مہینہ کے بیچ میں اس کی خوبصورتی زیادہ تابناک ہوتی ہے اور اپنے دلکش کمال کو پہنچتا ہے۔

ایسے ہی اسلامی شریعت کا معاملہ اپنے احکام، عقیدہ اور آداب میں ہے، ابن قیم رحمہ اللہ نے کہا: "اس سب کا ضابطہ: عدل ہے اور وہ افراط و تفریط کے دو کناروں کے درمیان موجود وسط کو پکڑنا ہے اور اسی پر دنیا اور آخرت کی مصلحتیں قائم ہیں"۔ (۱)

ابن المنیر (۲) رحمہ اللہ نے کہا: "ہم نے اور ہم سے پہلے لوگوں نے دیکھا کہ دین میں ہر تشدد برتنے والا (عمل سے) کٹ جاتا ہے"۔ (۳)

نیز نبی ﷺ کا فرمان ہے: «إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ، وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ، فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا» ترجمہ: "بیشک دین آسان ہے، کوئی دین میں تشدد نہیں برتے گا مگر دین اس پر غالب آجائے گا، چنانچہ تم سب درستگی سے کام لو اور میانہ روی اختیار کرو"۔ (٤)

میں سمجھتا ہوں کہ یہ طریقہ اور حل باذن اللہ ہر ہٹ دھرم، حق کے منکر اور دوری برتنے والے مخالف کو حق کے دائرہ اور راہِ اعتدال پر واپس لانے میں سود مند اثر کریگا، بلکہ یہ بہت سارے اسلامی مسائل کا حل ہے۔

---

(۱) الفوائد: (۱/۱۴۱)۔

(۲) یہ: عبدالواحد بن منصور بن محمد بن المنیر، أبو محمد، فخر الدین اسکندری مالکی ہیں، ان کی پیدائش سنہ ۶۵۱ میں ہوئی، مفسر ہیں، انہوں نے شعر و نظم کہا ہے، ان کی تالیفات میں سے ان کی "تفسیر" چھ جلدوں میں، قراءات ہفت پر "أرجوزہ" اور مدائح نبویہ میں مجموعہ کلام ہیں۔ ان کی وفات سنہ ۷۳۳ میں ہوئی۔

(۳) فتح الباری لابن حجر (۱/۹۴)، فیض القدیر للمناوی (۳/۷۴۲)۔

(٤) صحیح بخاری: کتاب الایمان، باب الدین یسر، حدیث نمبر (۳۹)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصد چہارم: فتوی کو منضبط کرنا اور اس کو صرف باصلاحیت علماء تک محدود رکھنا:

ضروری اور سود مند حل میں سے، جو عام اسلامی ممالک، دینی اداروں اور فضائی چینلوں کے لیے توجہ طلب ہیں، یہ ہے کہ نظام فتوی کا احترام کیا جائے، منصبِ افتاء کی تعظیم کی جائے اور علم کے جھوٹے دعویداروں، نیم مولویوں، یا میڈیا والوں اور صحافیوں کی طرف سے اس کی جرات نہ کی جائے، یہ لوگ اپنے فتوی کے ذریعہ دہشت گردی کی زبانیں سلگاتے ہیں اور انتہا پسند فکر کے بیجوں کی آبیاری کرتے ہیں، چنانچہ فتوی کے ذمہ دار اس کے اہل اور باصلاحیت علماء ہی کو بنایا جائے، اس طرح عالم اسلام سے دہشت گردانہ، شاذ، غیر دانشمندانہ اور جذباتی فتوی سازی روپوش ہو جائے گی، جس کا استحصال فریب خوردہ نوجوان تکفیر اور تباہی کے لیے کرتے ہیں۔

بااعتماد باصلاحیت علماء میں منضبط واصولی فتوی کے منحصر ہونے کی قابل اتباع واضح مثال ملکِ حرمین شریفین -اللہ اس کی حفاظت فرمائے- کا کردار ہے، جس سے اللہ تعالی کے فضل واحسان سے پوری دنیا میں فتوی پوچھنے والوں کے یہاں اس کا اعتبار اور افادہ مسلم ہو چکا ہے اور پورے عالم اسلام کے فتوی صادر کرنے والے معتبر اداروں کی قدر بھی کم نہیں ہوئی ہے۔

پختہ کار عالم کی جانب سے صادر ہونے والے فتوی کے عظیم اثر کی سب سے اچھی مثال امام احمد بن حنبل کا فتوی ہے، جنہوں نے فتوی سے دوری اختیار کی اور اپنے عقیدہ کی راہ میں طرح طرح کی تکلیفیں جھیلیں، انہوں نے ثابت قدمی اور احتساب کو اس بات پر ترجیح دی کہ امت کو گمراہ اور گمراہ کن فتوی میں مبتلا کر دیں اور افتاء کی حرمت پامال کریں، انہوں نے اپنے مشہور قول کا اعلان کیا: "أَقْتُلُ نَفْسِي وَلا أُضِلُّ هَؤُلاءِ كُلَّهُمْ" "میں اپنے آپ کو ہلاک کر دونگا اور ان سب لوگوں کو گمراہ نہیں کرونگا۔ [1]

کتنے عظیم عالم وامام تھے اور کتنے عظیم پرہیزگار اور صاحب عزیمت تھے! کاش بہت سارے فتوی صادر کرنے والے صحیح فہم اور سود مند مقصد میں ان کی اقتدا کرتے، جس سے امت اور اس کے نوجوانوں

---

[1] دیکھیں: مناقب أحمد، لابن الجوزی (ص: ۳۲۹-۳۳۰)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی، فتنوں کے زلزلوں اور افکار و آزمائشوں کی آندھیوں سے حفاظت ہوتی۔

مقصد پنجم: مقاصد شریعت کا اہتمام:

یہ بات اصلاح کے علمبرداروں سے مخفی نہیں ہے کہ مسائل، مشکلات، حادثات اور بحرانوں کے حل کے لیے شریعت کے مقاصد، عام اصول اور کلیات کا علم، جو استدلال، عمل اور تطبیق کے ساتھ ان کی حکمتوں، اسرار، مقاصد اور آثار کی معرفت کے لیے ہو، ان گمراہ تصورات اور شاذ مبغوض آراء کے علاج کے لیے بہت اہم ہے، جو مکلفین کے احکام میں رحمت، آسانی اور معصوم خون وجان کی حرمت جیسی اللہ نے جو حکمتیں رکھی ہیں، انہیں درخور اعتناء نہیں سمجھتے ہیں، اصل وفرع پر مبنی دوٹوک قول کے ساتھ اس قیمتی خزانہ کی پوری ذمہ داری امت کے قائدین، علماء، اہل حل وعقد، تعلیم یافتہ افراد، مفکرین، اہل قلم اور میڈیا اور اصلاح کے علمبردار ہی اٹھا سکتے ہیں۔

یہ کام اصل مسئلہ کی تحقیق، شریعت کی کسوٹی پر مصالح اور مقاصد کی اچھی جانکاری اور عام احکام کو فروع اور جزئیات پر محمول کرنے کے باب میں اہل علم کا جو طریقہ کار رہا ہے، اس کی پابندی کر کے ہی پورا ہو سکتا ہے، غلو پسند اور بیزار مزاج لوگوں کی ان کے تکفیری اور ہٹ دھرم احکام میں جو پریشانی ہے، اس کا سبب ان کی تنگ سوچ اور محدود فہم ہے، بلکہ اس کا سبب اس دین کے عظیم مقاصد کو ضائع کرنا ہے، امام عز بن عبدالسلام رحمہ اللہ نے کہا: "اگر ہم کتاب وسنت کے مقاصد کا تتبع کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ اللہ نے ہر چھوٹے بڑے خیر کا حکم دیا ہے اور ہر چھوٹے بڑے شر سے منع فرمایا ہے"[1]۔

امام شاطبی رحمہ اللہ نے کہا: "ہم نے شریعت کا جائزہ لے کر پایا کہ وہ بندوں کی مصلحتوں کے لیے بنائی گئی ہے"۔ اس لیے نقصانات کو دور کرنے اور خطروں کی باڑھ کو روکنے کے لیے اس مقاصدی پہلو پر بڑی توجہ کی ضرورت ہے۔

---

(1) قواعد الأحکام (ص: ۲۴۱)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصد ششم: اس امت کے سلف صالحین کے فہم کے مطابق علم کو سمجھنے پر توجہ دینا:

چونکہ علم بصر اور بصیرت کا نور ہے، اعلا درجات اور مراتب کی طرف رہنمائی کرنے والا ہے اور بیش قیمت فضائل کے حصول کا ذریعہ ہے، اس لیے اس کا تقاضا و لازمہ ہے کہ اسے سلف کے صحیح منہج اور ان کے درست اور سالم طریقہ پر سمجھا جائے، کیوں کہ وہ مصطفی ﷺ کے ساتھی ہیں، امت میں سب سے نیک دل، سب سے گہرے علم والے، سب سے کم تکلف والے، سب سے سچے ایمان والے اور سب سے اچھے فہم و بیان والے ہیں، اسی طرح قرون مفضلہ میں ان کے بعد آنے والے اسلاف کے منہج پر سمجھا جائے، اللہ ان سب سے راضی ہو۔

یہ درست فہم جو دعوت و اصلاح سے وابستگی کے ساتھ سچی خیر خواہی، فتنہ کے دروازہ کو بند رکھنے اور شر کو اس کے واقع ہونے سے پہلے دور کرنے کے احساس کو شامل ہو، بدعت، ہوی پرستی، فتنہ اور کینہ سے بچنے کا سبب ہے، کیوں کہ ایسی فہم آلائشوں اور بدعتوں سے پاک صحیح اسلام کی نمائندگی کرتی ہے اور اس سوچ کا مالک دور اندیشانہ، روشن اور واضح شرعی نظر سے دیکھتا ہے اور ہمیں کس طرح سے نصوص، ان کی دلالت، عموم و خصوص اور ناسخ و منسوخ کی روشنی میں نت نئے مسائل کے ساتھ تعامل کرنا چاہیے اور کس طرح کے حفاظتی وسائل اپنانے چاہیے؟ ان سب کاموں کے لیے اس روشن اور عمدہ فہم کی کتنی ضرورت ہے!

وَكَمْ مِنْ عَائِبٍ قَوْلاً صَحِيحاً وَآفَتُهُ مِنَ الْفَهْمِ السَّقِيمِ

ترجمہ: "اور کتنے صحیح قول کو معیوب سمجھنے والے ہیں! ان کی مشکل بیمار فہم کی وجہ سے ہے"۔

جو بھی اس سیدھے راستہ سے بھٹکا وہ یا تو غلو کا شکار ہوا یا تفریط کا اور دہشت گردانہ سوچ کے حاملین کے برے اثرات، جنھوں نے علم سلف کی صحیح فہم کو ایک کنارے ڈال دیا یہاں تک کہ وہ ناعاقبت اندیش خیالات اور کھوٹی سوچ کا شکار بن گئے، اس بات کی تاکید کرتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصد ہفتم: فکری امن کی جانب توجہ دینا:

ایسے حل جو دہشت گردی سے بچانے اور اس کی بیماریوں سے علاج کرنے میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ فکری سلامتی مہیا کی جائے، جو فکر، رجحان اور ثقافت میں انحراف کے خلاف ایک مضبوط دیوار اور بلند قلعہ ہے، صحیح دین سے ماخوذ درست ثقافت پر مبنی فکر ہی انسان کو۔ان شاء اللہ۔ تکفیر و دھماکے کی آفتوں سے بچا سکتی ہے اور اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے، کیونکہ اس تابناک شریعت کی خوبیوں (وہ سراپا خوبی ہی ہے) میں سے یہ ہے کہ وہ افراد، معاشرہ اور امت کے امن کا تحفظ لے کر آئی ہے، اس شریعت پر ایمان سے امن کا گہرا رشتہ ہے، اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَلَمْ يَلْبِسُوٓا۟ إِيمَـٰنَهُم بِظُلْمٍ أُو۟لَـٰٓئِكَ لَهُمُ ٱلْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ ﴾ ترجمہ: "جو لوگ ایمان لے آئے اور اپنے ایمان کو ظلم سے ملتبس نہیں کیا، وہی لوگ ہیں جن کے لیے امن ہے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں" (انعام: ۸۲)۔

امن کی اہم ترین قسموں میں سے فکری امن ہے، بلکہ وہ امن کا مغز اور اس کی بنیاد ہے، کیونکہ قومیں، عظمتیں اور تہذیبیں ان کے فرزندوں کے عقول وافکار سے ناپی تولی جاتی ہیں ان کے جسموں اور ظاہری ڈھانچے سے نہیں، جب لوگ اپنے یہاں موجود اصول اور مسلمات سے مطمئن ہونگے اور اپنے اقدار، آیڈیل اور اصولوں کے حوالے سے بے خوف ہونگے، تو انہیں امن اپنی اعلی شکل اور اپنے واضح مفہوم میں حاصل ہوگا، جب ان کے اذہان باہر سے آنے والے افکار، غیر مستند خیالات اور برآمدہ ثقافات سے آلودہ ہونگے، تو خوف ان کے گھروں پر منڈلائے گا، یہ وہ معنوی خوف ہے جو ان کے وجود کو ہلا کر رکھ دیگا اور ان کی بقا کے اسباب کا خاتمہ کردے گا۔

اس لیے مبارک شریعت نے افراد، معاشروں اور اقوام میں فکری امن کو مضبوط بنانے پر توجہ مبذول کی ہے اور اسے متعدد وسائل کے ذریعہ اس فکری قزاقی اور ثقافتی دلالی سے تحفظ فراہم کرنے میں بڑا واضح کردار ادا کیا ہے، جو اس کی بنیادوں کو ہلا دے، یا اس کے اقدار کو مخدوش کرے، یا اس کے مسلمات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عقیدہ کو نقصان پہونچائے۔

امن ہر قوم کا بنیادی مقصد ہے اور فکری امن اہم مقاصد کے سر فہرست آتا ہے، تاکہ مسلم ملکوں میں در آمدہ مہلک افکار سے عموماً معاشرہ کی حفاظت اور خصوصاً نوجوانوں کی حفاظت ایک شرعی ذمہ داری اور دینی فریضہ بن جائے۔

فکری امن کی حقیقت کئی آیتوں میں آئی ہوئی ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے: ﴿ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ﴾ ترجمہ: "اور اگر بستی والے ایمان لائے اور تقوی اختیار کیا، تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیں گے۔" (اعراف:۹۶) اور امن قائم ہونے سے بڑی اور کونسی برکت ہے؟

اللہ نے اور فرمایا: ﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا﴾ ترجمہ: "اور اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیم نے کہا: اے میرے پروردگار اس شہر کو پرامن بنادے۔" (ابراہیم:۳۵)

اور اسی کا اللہ عزوجل نے قریش پر احسان جتایا: ﴿لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ ۝١ إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ۝٢ فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَٰذَا الْبَيْتِ ۝٣ الَّذِي أَطْعَمَهُم مِّن جُوعٍ وَآمَنَهُم مِّنْ خَوْفٍ ۝٤﴾ ترجمہ: "چوں کہ قریش کو مانوس کیا گیا، انہیں سرماں اور گرماں کے سفر سے مانوس کیا گیا، اس لیے وہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں، جس نے انہیں بھوک میں کھانا کھلایا اور ڈر سے امن دیا" (قریش:۱-۴)۔

اسی طرح دوسرے مقام پہ قریش پر احسان جتلاتے ہوئے فرمایا: ﴿ أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ ﴾ ترجمہ: "اور کیا ہم نے ان کے لیے پرامن حرم نہیں بسایا؟ جہاں ہر چیز کے پھل لائے جاتے ہیں" (القصص:۵۷)۔

صیغۂ امن اور اس سے مشتق ایمان، امین، مومن، امانت جیسے الفاظ سب کے سب سکینت، اطمینان واستقرار اور خوف اور گھبراہٹ سے حفاظت کے معنی پر دلالت کرتے ہیں، اللہ نے اس عظیم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نعمت، جو فکری امن کا اہم اور مضبوط سر چشمہ ہے، کے پائے جانے کو ایک اہم امر کے ساتھ مشروط قرار دیا ہے اور وہ ہے ایمان جو اس کے حاملین کو امن، سلامتی اور نجات دلائے، اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَلَمْ يَلْبِسُوٓا۟ إِيمَٰنَهُم بِظُلْمٍ أُو۟لَٰٓئِكَ لَهُمُ ٱلْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ ﴾ ترجمہ: "جو لوگ ایمان لے آئے اور اپنے ایمان کو ظلم سے ملتبس نہیں کیا، وہی لوگ ہیں جن کے لیے امن ہے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں" (انعام: ۸۲)۔

امن ایک ایسی نعمت ہے، جس کی قیمت مال سے لگائی جا سکتی ہے نہ کبھی اس کا بدل مل سکتا ہے، اس کے جاری اور بہتے چشمہ سے صرف وہی لوگ سیراب ہوتے ہیں، جنہوں نے رحمن کی اطاعت کی، ایمان کو سچ کر دکھایا اور نسل عدنان کے سردار (نبی ﷺ) کے طریقہ کو مضبوطی سے تھاما، اللہ سبحانہ اپنے عظیم قول اور کریم وعدہ میں فرماتا ہے: ﴿ وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مِنكُمْ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى ٱلْأَرْضِ كَمَا ٱسْتَخْلَفَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ ٱلَّذِى ٱرْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّنۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِى لَا يُشْرِكُونَ بِى شَيْـًٔا ﴾ ترجمہ: "اللہ نے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کیے وعدہ فرمایا کہ وہ انہیں زمین پر ضرور جانشیں بنائے گا، جس طرح ان سے پہلے کے لوگوں کو جانشین بنایا تھا اور ان کے لیے ان کے دین جسے اس نے ان کے لیے پسند کر لیا ہے کو قائم کر دیگا اور ان کے خوف کو امن میں بدل دیگا، وہ میری عبادت کریں گے اس حال میں کہ وہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے" (نور: ۵۵)۔

اس نعمت کی عظمت اس وقت اور واضح ہو جاتی ہے جب ہم دنیا کے حالات اور اس کی بے چینی، ڈر، گھبراہٹ، بدامنی اور دہشت کو دیکھتے ہیں، خصوصاً جب ہم بین الاقوامی امن و سلامتی کی راگ الاپنے والے جھوٹے دعوؤں کے کھوکھلا پن کو سامنے رکھ کر ملک شام و عراق اور فلسطین میں اپنے بھائیوں کے حالات کو دیکھتے ہیں۔

فکری امن کی اہمیت کا خلاصہ مندرجہ ذیل نقاط میں پیش کیا جا سکتا ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ فکری امن فکر، منہج اور مقصد میں اتفاق و وحدت پیدا کر کے امت کے لیے اس کے اہم خصائص کو پورا کرتا ہے۔

۲۔ فکری امن کی غیر موجودگی سے امن کی ساری قسموں میں خلل پیدا ہو گا۔

۳۔ امت کی فکری بنیاد اس کے عقیدہ، مسلمات اور ثوابت پر قائم ہے اور اسی سے اس کی شناخت، تشخص اور شخصیت کی تحدید ہوتی ہے۔

۴۔ فکری امن کا وجود ہی معاشرہ کی تہذیب و ثقافت کی تخلیق، تقدم اور ترقی کا حقیقی دروازہ ہے۔

۵۔ فکری امن کے پائے جانے سے معاشرہ کو عموماً اور نوجوانوں کو خصوصاً درآمدہ مہلک افکار سے تحفظ حاصل ہو گا۔

۶۔ فکری امن جرائم سے عموماً اور تشدد کے جرائم سے خصوصاً مقابلہ کرنے کا طریقہ بتاتا ہے۔

۷۔ فکری امن کو قائم کرنے میں شریعت کی حفاظت اور اس کے مقدسات کا دفاع ہے، کیونکہ تمام دشمنانِ اسلام کا متفقہ مقصد ہے اس دین کو مطعون کرنا اور اس میں شک پیدا کرنا۔

لہذا امت اور قوم کے لیے ضروری ہے کہ نصاب تعلیم، تربیتی منصوبے اور ہدایت و تعلیم کے مختلف وسائل اور ذرائع، جیسے کانفرنسیں، سیمینار، لیکچر، جلسے اور ٹکنالوجی وغیرہ پر مشتمل پروگراموں کے ذریعہ نسلوں میں امن فکری کو راسخ کرنے کی سعی پیہم کریں، تاکہ دہشت گردی کے اسباب کا خاتمہ کیا جا سکے اور غلو اور دہشت گردی کی بیماریوں کے راستے بند کیے جا سکیں۔

ہم اللہ عزوجل کے شکر گذار ہیں کہ اس نے اس مبارک ملک، ملکِ حرمین شریفین کو وسیع امن اور شاندار امان کی نعمت سے نوازا، علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: "اور جس نے دنیا کے حالات کا جائزہ لیا، اس نے پایا کہ سرزمین پر ہر صلاح کا سبب اللہ کی توحید اور اس کی عبادت اور اس کے رسول کی فرمانبرداری ہے [1]، ﴿ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ ﴾ ترجمہ: "اور اللہ اپنی رحمت سے جسے

---

(۱) بدائع الفوائد لابن القیم (۲۶/۴)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہتا ہے مخصوص کرتا ہے"۔(البقرۃ:۱۰۵)

مقصد ہشتم: جس چیز میں غلو پسند لوگوں نے دست درازی کی ہے، اس کی شرعی تجدید کاری:

جو اس بات کا جائزہ لے گا کہ گمراہ فکر کے حاملین کے انحراف کے اسباب کیا ہیں؟ تو وہ پائے گا کہ ان میں سب سے اہم نصوص کی تاویل و تحریف اور ان کی گردن موڑ کر خواہشوں کے مطابق بنا لینا ہے اور عقل کو نقل کا فیصل مان لینا ہے، علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے کیا ہی عمدہ فرمایا:

هَـذا وَأَصْلُ بَلِيَّةِ الإِسْلامِ مِـنْ تَأْوِيـلِ ذِي التَّحْرِيـفِ وَالْـبُطْلانِ

ترجمہ: "یہ بات تمام ہوئی اور اسلام میں مصیبت کی اصل اہل تحریف و بطلان کی تاویل ہے"۔[1]

چونکہ حق اور باطل کے درمیان لڑائی کا پایا جانا اللہ عزوجل کا قانون ہے، اس لیے اللہ تبارک و تعالیٰ کی حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ اس دین کے لیے ایسے لوگوں کو تیار کرے جو اسے قائم رکھیں، اس کا دفاع کریں اور اس کے جو نشانات، خاص طور سے عرصہ دراز ہونے اور لوگوں کے سرچشمۂ نبوت اور نور رسالت سے دور ہونے کی وجہ سے مٹ گئے ہیں، ان کی تجدید کریں، بہ مصداق فرمانِ نبی ﷺ کے: «إِنَّ اللهَ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا» ترجمہ: "بیشک اللہ ہر صدی کے سرے پر اس امت کے لیے ایسے شخص کو بھیجے گا جو اس کے لیے اس کے دین کی تجدید کرے گا"[2]۔

چنانچہ تاریخ کی مالا اپنے مسلسل ادوار میں ربانی علماء کے ایسے مجددین کے موتیوں سے آراستہ ہے، جو اللہ کے دین سے غلو پسندوں کی تحریف، باطل پرستوں کے جھوٹے دعوی اور جاہلوں کی تاویل دور کرتے رہے ہیں۔

یہاں تجدید سے مراد ہے: صحیح نصوص کو صاف ستھری شکل میں محفوظ کر کے دین کے علمی نشانات کو دوبارہ زندہ کرنا، دین سے اس چیز کو الگ کرنا جو اس سے چسپاں ہو گئی ہے، اسے نظریاتی، علمی اور

---

(۱) دیکھیں: النونیہ، جس کا نام ہے: (الکافیۃ الشافیۃ فی الانتصار للفرقۃ الناجیۃ) تحقیق: بشیر عیون (ص:۱۱۶)۔

(۲) سنن أبي داود، کتاب الملاحم، باب ما یذکر فی قرن المائۃ، حدیث نمبر (۴۲۹۱)، اسے البانی نے صحیحہ (۵۹۹) میں صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاملاتی انحرافات اور بدعات سے پاک صاف کرنا اور سلف صالحین کے طریقہ کے مطابق نصوص کو سمجھنے کے لیے نظر و استدلال کے مناہج کو اجاگر کرنا، تاکہ ہر زمانہ میں مسلم معاشرہ کی صورتحال اولین مثالی معاشرہ کے قریب ہو جائے، جہاں ہر پیش آمدہ مسئلہ کا اسلامی حل پیدا کیا جائے، دین کے احکام تمام شعبہائے زندگی میں نافذ کیے جائیں اور سلف صالحین کی فہم کے مطابق کتاب وسنت کے نصوص کے حسبِ تعلیم ہر تہذیب سے صحت مند اور سود مند استفادہ کے اصول وضع کیے جائیں۔

اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ان مجددین کا کام اس بات میں منحصر ہے کہ دین سے چپاں خلاف ورزی کے مظاہر، جنہوں نے اس کی رونق اور خوبصورتی کو بگاڑ دیا ہے، کو ختم کریں، ان مظاہر میں سے: تکفیر اور دہشت گردی کی آندھیاں ہیں، نیز لوگوں کو اس طریقہ کی طرف لوٹائیں، جس پر فضیلت یافتہ قرون تھے اور دین، اس کے اصول اور اس میں موجود استدلال واستنباط کے مناہج کو ویسے تروتازہ بنایا جائے جیسے اللہ نے انہیں نازل فرمایا اور اپنے رسول ﷺ کو ان کی وحی کی۔

مقصد نہم: گفت وشنید کا دروازہ کھولنا اور کمیٹی برائے باہمی نصیحت کو فعّال بنانا:

باہمی گفت وشنید ایک بنیادی شرعی دعوتی منہج ہے، جو بہت سارے غلط مفاہیم کو درست کرتا ہے اور اس پر چلنے والے کو راست فکر اور صحت مند عقل کے منازل تک پہونچاتا ہے، اسی واضح اور وسیع نقطہ نظر سے مسلمانوں کے علماء پر واجب ہے کہ اندرون امت اور خارج امت فکری انحرافات کے حاملین کے ساتھ علمی گفت وشنید کے آداب سے متصف سنجیدہ اور تعمیری بات چیت کریں، یہ غور وفکر اور سوچ ومطالعہ پر مشتمل ایسے منصوبہ کے مطابق ہو، جس سے اصلاحی مقاصد حاصل کیے جا سکیں۔

بات چیت کے جواز کی دلیل اللہ تعالی کے اِس فرمان میں ہے، اللہ اپنے نبی کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے: ﴿ٱدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِٱلْحِكْمَةِ وَٱلْمَوْعِظَةِ ٱلْحَسَنَةِ ۖ وَجَٰدِلْهُم بِٱلَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ﴾ ترجمہ: "آپ اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت اور اچھے وعظ کے ذریعہ بلائیے اور ان کے ساتھ جدال کریں اُس طریقہ سے جو سب سے بہتر ہو" (نحل: ۱۲۵)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہذا ضروری ہے کہ یہ بات چیت بلند اور تجریح سے دور ہو اور اسلوب، حجت و دلیل کے اعتبار سے اونچی ہو، ابن عاشور رحمہ اللہ نے ایک مضبوط اور حکمت سے پُر بات کہی: "ہر وہ شخص جو مسلمانوں کی رہنمائی کرنے یا ان پر حکومت کرنے کے حوالے سے رسول ﷺ کے مقامات میں سے کسی مقام پر ہے، اس پر واجب ہے کہ ان تین طریقوں پر چلے: حکمت، موعظت حسنہ اور احسن طریقہ سے جدال، اگر ایسا نہیں تو وہ اسلامی آداب سے منہ موڑنے والا ہوگا، امت کی سربراہی کے لیے غیر مناسب ہوگا اور اس بات کا ڈر ہے کہ وہ امت کے مفادات کو نقصان پہونچائے"۔[1]

اسی سیاق اور معنی میں اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے: ﴿وَلَا تُجَادِلُوٓا أَهۡلَ ٱلۡكِتَٰبِ إِلَّا بِٱلَّتِي هِيَ أَحۡسَنُ﴾ ترجمہ: "اور اہل کتاب کے ساتھ جدال نہ کرو مگر اس طریقہ سے جو سب سے بہتر ہو" (عنکبوت: ۴۶)

ایسی شفاف غیر جانب دار بات چیت نے اپنی افادیت ثابت کردی ہے اور اپنے نتائج اور ثمرات دیے ہیں، جس سے —الحمد للہ- گمراہ فکر سے متاثر بہت سارے لوگ اپنے رشد وہدایت کی طرف لوٹ آئے ہیں اور صحیح نہج پر قائم ہو چکے ہیں۔

وزیر برائے اسلامی معاملات، اوقاف، دعوت وارشاد عزت مآب جناب صالح بن عبدالعزیز آل الشیخ نے بیان دیا ہے کہ وزارت ۸۰۰ سے زائد افراد کو فکری غلو سے پھیرنے میں کامیاب ہوئی ہے اور غلو پسند جماعت کے ۱۲۵۰ افراد نے انٹرنیٹ پر ان کے ساتھ کی گئی لمبی گفتگو کے بعد اپنے افکار بدل لیے، جبکہ باقی لوگوں نے براہ راست مشوروں اور دن بھر ٹیلیفون لائنوں کے ذریعہ کی گئی گفتگو کے دوران اپنے افکار بدل لیے۔

اسی طرح وزارت داخلہ اور وزارت برائے اسلامی معاملات دونوں نے غلو کے سوتوں کو خشک کرنے کے لیے "سکینۃ" اور " کمیٹی برائے باہمی نصیحت" جیسی مہمیں چلائیں اور الحمد للہ وہ دونوں کئی غلو

---

(۱) التحریر والتنویر (۳۴۴/۱)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پسند فکر کی طرف مائل افراد کے ساتھ بات چیت کرنے اور انہیں حق، ہدایت، وسطیت اور اعتدال کے باغوں کی طرف لوٹانے میں کامیاب ہوئیں، یہ ایسے مثالی درست اسلوب اور شفقت آمیز نرم گفتار کے ذریعہ انجام پایا جو شفقت، رحمت اور شفافیت کے ساتھ دلوں میں سرایت کر جائے۔

گمراہ فکر کے حاملین کے ساتھ بات چیت کرنے کے لیے متعلقہ اداروں نے دو اہم محور پر توجہ دی: پہلا فکر میں غلو پسندی سے بچانا اور اس کا مقابلہ کرنا۔ دوسرا علاج کے ایسے نسخے تیار کرنا، جو ان کے ساتھ ہمدردی رکھنے والے افراد کی غلط فہمیوں کی تصحیح کریں یا اس طرح کے غلط رجحان رکھنے والوں کی غلط فہمیوں کا ازالہ کریں۔

ملکِ حرمین شریفین نے بات چیت کو فعّال بنانے کے لیے جن وسائل کو اپنایا، ان میں بین الاقوامی معلوماتی جال (انٹرنیٹ) ہے، جس کے ذریعہ انسداد دہشت گردی کے حوالے سے بہت سارے ویب سائٹوں کے ساتھ بات چیت کے پل بچھائے گئے اور اللہ کے فضل واحسان سے اس میں مبارک اور نرالی کامیابیاں حاصل کیں۔

مقصد دہم: نیکی اور تقوی پر باہم تعاون:

امت کے فرزندوں، اس کے مضبوط ڈھانچہ اور اس کے چنیدہ سربراہوں کے مابین نیکی، تقوی اور معروف واحسان پر باہم تعاون کرنا سعادت مندی کی بنیاد، سربراہی کا فرمان اور بالادستی کی نشانی ہے، اس سے معاشرہ کے اندر محبت والفت مضبوط ہوتی ہے اور سب ایک دوسرے کو حق اور اس کے مصائب پر صبر کی تلقین جیسی عمدہ خصلت میں متفق نظر آتے ہیں، چنانچہ مطلوبہ خیر وامن جھلکتا ہے اور شر وفساد کا خاتمہ ہوتا ہے، جہالت وعداوت اور ہوی پرستی اور کینہ پروری کو شکست ہوتی ہے، اللہ سبحانہ نے فرمایا: ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ ترجمہ: "نیکی اور تقوی پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر آپس میں تعاون نہ کرو" (مائدہ:۲)۔

یہ ترقی یافتہ مسلم معاشرہ کا مطلوبہ شعار ہے، جس کی وضاحت مصطفی ﷺ کا فرمان کرتا ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ الْوَاحِدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى» ترجمہ: "آپسی محبت، شفقت اور ہمدردی میں مومنوں کی مثال ایک جسم کی سی ہے کہ جب جسم کا کوئی عضو بیمار ہوتا ہے، تو سارا جسم شب بیداری اور بخار میں اس کا شریک ہوتا ہے"۔ (۱)

ان شریف اقدار اور مقاصد کے مظاہر میں سے یہ ہے کہ ہم سب اپنے دین کی خدمت اور اپنے ملک کی حفاظت کے لیے اپنے حکمرانوں کے ساتھ متحد رہیں، کیوں کہ منحرف اور گمراہ گروہ کے یہ تباہ کن راستے دین، زمین، آبرو، انسان، اقتصاد، املاک اور ساری ضروریات زندگی میں بے اطمینانی پیدا کرنے کے ہیں۔

ان کے مظاہر میں سے یہ بھی ہے کہ اپنے امن کی دیکھ ریکھ کے لیے اور اپنی املاک یعنی گھر، خاندان، مسجد، مدرسہ، جامعہ، ذرائع ابلاغ اور ساری سرگرمیوں اور کارکردگیوں کے تحفظ کے لیے بیداری اور باہمی تعاون کی فضا میں ہر مشکوک رویہ اور شبہ آمیز حرکت سے متنبہ کرتے ہوئے ساری طاقتیں کام میں لائی جائیں، سارے امکانات کو ثمر آور بنایا جائے اور سارے ادارے اپنی ذمہ داری نبھائیں، ساتھ ہی گناہوں کو چھوڑنے، اللہ اور اس کی طاعت کی طرف متوجہ ہونے اور توبہ ودعا پر مداومت کرنے کی چاہت بھی موجود ہو۔

یہ دعوت ہمارے تمام فرزندوں، دوستوں اور نوجوانوں کے لیے ہے کہ وہ ان منحرف راستوں اور گمراہ افکار سے اور جو ان کے پیچھے ہیں ان سے متنبہ رہیں اور یہ - اللہ کی قسم - نیکی اور تقوی پر عین تعاون ہوگا۔

وَقُلْ لِلْعُيُونِ الرُّمْدِ لِلشَّمْسِ عُيُونٌ ... سِوَاكِ تَرَاهَا فِي مَغِيبٍ وَمَطْلَعِ
وَسَامِحْ عُيُونًا أَطْفَأَ اللهُ نُورَهَا ... بِأَهْوَائِهَا لَا تَسْتَفِيقُ وَلَا تَعِي

(۱) صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تراحم المؤمنین وتعاطفھم وتعاضدھم، حدیث نمبر (۲۵۸۶)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: "اور تم آشوب زدہ آنکھوں سے کہدو: تمہارے سوا سورج کے لیے اور آنکھیں ہیں جو اسے غروب اور طلوع ہوتے وقت دیکھتی ہیں۔

ان آنکھوں کو درگذر کرو، جن کے نور کو اللہ نے ان کی خواہشات نفس کی پاداش میں بجھا دیا ہے، وہ نہ بیدار ہو سکتی ہیں نہ سمجھ سکتی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل دوم

انسداد دہشت گردی میں مملکت سعودی عرب کی کوششیں اور ان کے اثرات

یہ حسب ذیل ہیں:

مقصد اول: مملکتِ حرمین شریفین کے حکمرانوں کا دہشت گردی سے نمٹنے کے سلسلے میں نمایاں اور مثبت کردار:

پوری دنیا بغیر نرمی اور سستی کے دہشت گردانہ رجحان کا خاتمہ کرنے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی اور ملکِ حرمین شریفین عالمی معاشرہ کے ایک بنیادی رکن ہونے کی حیثیت سے اس خطرناک درندے کا مقابلہ کرتا رہا ہے، اس کے بچے کھچے لشکر کا تعاقب کر رہا ہے اور اس کا مقابلہ مختلف دفاعی عسکری وسائل، پیشگی امنی منصوبوں اور شاندار انسانی مہارت اور فکری طاقت کے ذریعہ کرتا رہا ہے، یہاں تک کہ دہشت گردی کی چٹانوں کو ریزہ ریزہ کرنے میں اس کا شمار سرفہرست ہونے لگا اور عالمی سطح پر اس ظالم گناہگار انتہا پسندی کا خاتمہ کرنے میں قابل اقتدا مثال بن گیا، جو خادم حرمین شریفین کے لیے نیند اڑانے والے غم کی شکل اختیار کر گئی تھی، انہوں نے -اللہ ان پر رحم فرمائے- اپنی لمبی گفتگو میں کہا: "بیشک دہشت گردی اپنی حقیقت میں معاصر میڈیا کی سیاسی اصطلاح کے مطابق زمین پر فساد مچانے کا نام ہے اور ہمارا دین اسے حرام قرار دیتا ہے، اس کا نہ کوئی وطن ہے، نہ دین اور نہ شہریت، اس لیے فطری بات ہے کہ اس کے شر سے بچنے کے لیے اس کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے پر باہم تعاون ہو، اس کا ہم مطالبہ کرتے رہے ہیں اور کر رہے ہیں اور اس کے حل وعلاج کے لیے اصرار کے ساتھ تعاون کا مطالبہ کر رہے ہیں، تاکہ اس کا خطرہ نہ بڑھ جائے۔ مملکتِ سعودی عرب اور خلیجی کونسل کی دوسری حکومتیں اس سلسلے میں بین الاقوامی کوششوں، بشرطیکہ وہ ہماری رواداری اسلامی شریعت اور بین الاقوامی آئین کے مطابق ہوں، کی مدد وتائید کے لیے ہر ممکن تعاون پیش کر رہی ہیں، تاکہ اس راستہ پر تیز گامی کے ساتھ چلا جا سکے جس میں انسانیت کے لیے خیر ہو۔

خطہ کے باشندوں کے لیے امن وسلامتی قائم ہونا اس بات کا مرہون منت ہے کہ دانشمندانہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پالیسیاں نافذ کی جائیں اور وہ غلط تخمینہ یا بالادستی، تسلط اور دوسروں کے حقوق مارنے کی بے لگام خواہش سے پیدا ہونے والے خطرات کا شکار نہ ہوں، لہذا موجودہ مشکلات کے حل کے لیے منطقی و معروضی صیغے بنانے کی خاطر تمام علاقائی، عربی، اسلامی اور بین الاقوامی سطحوں پر تعاون کی فضا قائم کرنے کی ضرورت ہے، تاکہ دوہرے معیار سے دور لوگوں تک ان کے حقوق پہنچ جائیں اور اس طرح خطہ، بلکہ پوری دنیا امن وامان اور اطمینان میں خوشحال باعزت زندگی گذارے گی"۔

وَكَمْ عَلَى الأَرْضِ مِنْ خَضْرَاءَ مُورِقَةٍ   وَلَيْسَ يُرْجَمُ إِلا يَانِعُ الثَّمَرِ

ترجمہ: "سرزمین پر کتنے پتے دار سبزہ زار ہیں لیکن پکے پھل ہی کو پتھر مارا جاتا ہے"[1]۔

اسی میدان میں اور اسی مقصد سے خادم حرمین شریفین کی حکومت نے -اللہ اسے توفیق دے- عربی ممالک اور تنظیم برائے اسلامی کانفرس کی سطح پر انسداد دہشت گردی کے لیے دو معاہدوں پر دستخط کی دعوت دی اور اس بے وقت کی پیداوار جماعت کے خاتمہ کے لیے عالمی کانفرس منعقد کی۔ اسی طرح اس میدان میں بہادر سکیورٹی اہل کاروں کے ہاتھوں بہادرانہ اور منفرد کوششیں کی گئی ہیں، انہوں نے -الحمد للہ- غیر معمولی وقت میں دہشت گرد تنظیموں کو گھیرا اور ان کا اور ان کے جارحانہ منصوبوں کا خاتمہ کردیا، اس میں انہوں نے اللہ کی توفیق و مدد کے بعد حکمت، نصیحت، شفقت، اصلاح اور تربیت کا سہارا لیا، وہ ہر فریب خوردہ توبہ کرنے والے کو معافی کا وعدہ کرتے ہیں اور نظریاتی بات چیت کا خیر مقدم کرتے ہیں اور اس طرح انہوں نے دہشت گردی، تشدد اور انتہا پسندی کے انسداد میں ایک قابل اقتدا مثال قائم کردی۔

كَنَاطِحِ صَخْرَةً يَوْماً لِيُوهِنَهَا   فَلَمْ يَضِرْهَا وَأَوْهَى قَرْنَهُ الْوَعِلُ

ترجمہ: "اس پہاڑی بکرہ کی طرح، جو کبھی چٹان کو سینگ مارتا ہے کہ اسے توڑ دے، اسے توڑ نہیں پاتا مگر اپنا سینگ کمزور کرلیتا ہے"[2]۔

---

[1] شعر امیر قابوس کا ہے، دیکھیں: انوار الربیع فی أنواع البدیع، لابن معصوم (۵۰۵)، نزہۃ الأبصار لابن درہم (۳۳۲)۔

[2] یہ شعر اعشی کا ہے، دیکھیں: شرح المعلقات التسع (۳۱)، الکامل فی اللغۃ والأدب (۱۹۸/۲)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا يَضُرُّ الْبَحْرَ أَمْسَى زَاخِراً   أَنْ رَمَى فِيهِ غُلامٌ بِحَجَرِ

ترجمہ: "ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا کہ کوئی بچہ اس میں ایک پتھر ڈال دے"[1]۔

مقصد دوم: خادم حرمین شریفین رحمہ اللہ کی تقریروں کے مضامین کو کارگر بنانا:

خادم حرمین شریفین شاہ عبد اللہ بن عبد العزیز آل سعود۔رحمہ اللہ۔ کی تقریریں اور لیکچرز، بہت اور متعدد مواقع پر ہونے کی وجہ سے ثقافتی یا معاشرتی، سیاسی یا اقتصادی ناحیے سے مختلف نقطہائے نظر کا مجموعہ ہیں، اپنی بہت ساری تقریروں میں انہوں نے جذباتی اور جوشیلے نوجوانوں کی فکری خرابی اور انتہا پسندانہ رویے کا علاج پیش کیا ہے، انہوں نے اس حوالے سے کہا: "بیشک فکری خرابی غلو کی بیماری اور اس سے پیدا ہونے والی انتہا پسندی اور اس سے پیدا ہونے والی دہشت گردی کا شاخسانہ ہے، اللہ کا دین نفرت سے اور دہشت گردی سے بری ہے، وہ تو شفقت، رحمت اور رواداری کا دین ہے، یقیناوہ گولیاں جو عورتوں اور بچوں کا خون کرتی ہیں، امن میں جینے والے لوگوں کو ہراساں کرتی اور معاشروں کو تباہ و برباد کرتی ہیں، وہ بندوقوں سے اتنی نہیں چلتی ہیں، جتنی کہ کج فکر سے چلتی ہیں، جس نے ہمارے عظیم دین اور اس کے بلند مقاصد کو غلط سمجھا ہے۔

فکر کا مقابلہ فکر اور لفظ کا مقابلہ لفظ ہی کر سکتا ہے، اس لیے میں دعوت دیتا ہوں کہ غلو پسند اور دہشت گردانہ فکر کا مقابلہ کرنے، غلط مفاہیم کی اصلاح کرنے اور نوجوانان اسلام کے سامنے راستہ کو واضح کرنے کے لیے کانفرس کو ضروری فکری وسائل مہیا کیے جائیں"[2]۔

نیز انہوں نے کہا: "یہ ملک، جسے حرمین شریفین کی خدمت کا اعزاز حاصل ہے اور جہاں کے لیے ہر جگہ سے مسلمانوں کے دل مشتاق ہوتے ہیں، اس کی آغوش میں ایسی فکر رہ نہیں سکتی جو ایک دانہ کے

---

(1) یہ شعر ابن مناذر کا ہے، دیکھیں: الحماسۃ المغربیۃ (۲/۱۲۴۳)، فرزدق کی طرف بھی منسوب ہے، دیکھیں: المنتحل (۱/۱۵۲)۔

(2) دیکھیں: خادم الحرمین الشریفین خطب وکلمات (ص ۴۲۱)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برابر بھی اسلامی عقیدہ کے مسلمات سے باہر ہو، اسی طرح وہ کوئی ایسی فکر قبول نہیں کر سکتا، جو اسلامی تعلیمات کی تحریف کرے اور مسلمانوں کی تکفیر کرنے اور انہیں ہراساں کرنے میں شیطانی مقاصد کو جائز گرداننے کے لیے فریب دہ شعارات کا سہارا لے، بلکہ ہماری سعودی قوم اعتدال پسند وسطیت کے بدلے، جس میں غلو اور تعصب کو اتنا ہی نکارا جاتا ہے جتنا کہ فساد اور اباحیت کو، کسی دوسری چیز سے راضی ہو ہی نہیں سکتی"[1]۔

انہوں نے اپنی بہت ساری تقریروں میں بیان کیا کہ بیمار افکار شریعت کے قواعد، احکام اور اصول سے خروج کے نتیجے کے طور پر پیدا ہوتے ہیں اور فکری انحراف شیطان کے وسوسہ کا نتیجہ ہے جو اپنے دوستوں کے لیے برائی کو مزین کر کے پیش کرتا ہے، انہوں نے اس حوالے سے کہا: "دہشت گردانہ واقعات یقیناً بیمار فکر کا شاخسانہ اور اس منحرف منہج کا نتیجہ ہیں، جو دین حنیف اور اس کے احکام سے خارج اور دین کے اصول اور بنیادی تعلیمات سے دور ہے، جس کے پیچھے فاسد ضمیر ہوتا ہے اور شیطان نے اسے اس کے لیے مزین کر دیا اور اسے پڑھا دیا ہے۔ سیدھے راستہ سے منحرف سوچ درست منہج اور صراط مستقیم سے دور ہے اور اس فطرت سلیمہ کے منافی ہے جس پر اللہ نے لوگوں پیدا فرمایا"[2]۔

نیز انہوں نے کہا: "سعودی حکومت نے دہشت گردی کی تمام صورتوں اور شکلوں کا مقابلہ کیا، مقامی سطح پر اس کے خلاف جنگ کی اور عالمی سطح پر اس کی مذمت کی، اس کی جڑیں اور بنیادیں اکھاڑ پھینکنے اور اس کے افکار واصول کی تردید وابطال کی کوشش کی اور اس بیمار فکر میں مبتلا افراد کی دلیلوں کی کمزوری واضح کی اور اس طرح سعودی حکومت دین کی پابند اور اس کے احکام کو نافذ کرنے والی بنی رہی"۔[3]

خادم حرمین شریفین –رحمہ اللہ- کے سامنے کوئی موقع پیش نہیں آیا مگر انہوں نے اسے اسلام کی

---

[1] دیکھیں: خادم الحرمین الشریفین خطب وکلمات (ص:۴۲۱)۔
[2] دیکھیں: خادم الحرمین الشریفین خطب وکلمات (ص:۴۷۶)۔
[3] دیکھیں: خادم الحرمین الشریفین خطب وکلمات (ص:۴۷۷)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواداری اور وسطیت پر زور دینے کے لیے اچھی طرح استعمال کیا اور وہ ہر مجلس میں اس بات پر زور دیتے رہے کہ دین اسلام انتہا پسندی اور مجرمانہ کارکردگی سے بری ہے، جسے بعض انتہا پسند لوگ اس کی طرف منسوب کرنے کی کوشش کرتے ہیں، انہوں نے کتنی ہی تاکید کی کہ دین حنیف تشدد، انتہا پسندی اور دہشت گردی کے خلاف ہے۔

انہوں نے -اللہ ان پر رحم فرمائے- کہا: " قابل افسوس ہے کہ ہم ایسے لوگوں کو سنتے ہیں جو اسلام کو انتہا پسندی اور دہشت گردی سے متہم کرتے ہیں اور اس پر موجودہ تہذیب کے لیے خطرہ اور علم وسائنس کے دشمن ہونے کا الزام لگاتے ہیں، اس کے علاوہ اور بھی بات کہی جاتی ہے، جبکہ اسلام انتہا پسندی اور ان لوگوں کے خلاف ہے جو اسے بدنام کرتے ہیں، اسلام تو پوری طرح ہر اس چیز سے بری ہے جو اس کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ اسلام رواداری، بھلائی کے ساتھ دعوت اور انسان کیا، حیوان کے ساتھ بھی نرمی برتنے کا دین ہے۔"

انہوں نے کتنی بار تاکید کی کہ سعودی قوم جو صحیح عقیدہ پر نشو ونما پائی، ان مجرمانہ کرتوتوں کو نکارتی ہے اور وسطیت اور اعتدال کے بدلے کسی اور چیز سے راضی نہیں ہوگی، انہوں نے -اللہ ان پر رحم فرمائے- کہا:

"ہماری سعودی قوم اعتدال پسند وسطیت کے بدلے، جس میں غلو اور تعصب کو اتنا ہی نکارا جاتا ہے جتنا کہ فساد اور اباحیت کو، کسی دوسری چیز سے راضی ہو ہی نہیں سکتی"۔

خادم حرمین شریفین نے اپنے بیانوں میں صرف فکری ناحیہ سے اسلام کی وسطیت واضح نہیں کی، بلکہ انہوں نے بیان کیا کہ اسلام کی وسطیت عمل کو بھی شامل ہے اور اس نے انسان کے ساتھ اس مخلوق کی طرح برتاؤ کیا جسے اللہ سبحانہ وتعالی نے عزت بخشی ہے پھر روح اور جسد کے مابین مقارنہ کیا، انہوں نے -اللہ ان پر رحم فرمائے- کہا: "جیسا کہ اسلام ایک جد وجہد، عطا، محنت اور جہاد کا دین ہے، جس میں نہ دہشت گردی ہے نہ رہبانیت، بلکہ عمل، عبادت، پاکیزگی اور اخلاص ہے۔ اسلام انسان کے ساتھ ایک ایسی مخلوق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرح برتاؤ کرتا ہے جسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے عزت بخشی ہے، اللہ نے اپنی کتاب کریم میں فرمایا: ﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ ءَادَمَ وَحَمَلْنَٰهُمْ فِى ٱلْبَرِّ وَٱلْبَحْرِ وَرَزَقْنَٰهُم مِّنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ وَفَضَّلْنَٰهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ۝٧٠﴾ ترجمہ: "اور ہم نے آدم کے بیٹوں کو عزت بخشی ہے اور انہیں خشکی اور سمندر میں سوار کیا اور ہم نے انہیں پاک چیزوں سے روزی دی اور ہم نے انہیں ان بہت ساری مخلوقات پر پوری فضیلت دی، جنہیں ہم نے پیدا کیا" (الاسراء: ۷۰)۔[1]

نوجوانوں کے اذہان کو خوشنما آراء اور مزین اقوال کے فریب سے بچانے کے لیے خادم حرمین شریفین —رحمہ اللہ- کے بیانوں کے مضامین کو عملی جامہ پہنانا ضروری ہے، تاکہ وہ سلف صالح کی فہم کے مطابق بن سکیں اور اپنی دنیا و آخرت کے فساد سے بچیں، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا: "فساد یا تو دین میں ہوتا ہے یا دنیا میں، دنیا کا سب سے بڑا فساد ناحق جانوں کو قتل کرنا ہے، اسی لیے وہ دین کے سب سے بڑے فساد، یعنی کفر، کے بعد کبائر میں سب سے بڑا کبیرہ قرار پایا"۔[2]

امام شاطبی رحمہ اللہ نے کہا: "دلیل شرعی میں ہر غور کرنے والے پر ضروری ہے کہ اس (دلیل) پر عمل کرنے کے سلسلے میں اس چیز کی پابندی کرے جس سے پہلے لوگوں نے سمجھا اور جس پر وہ قائم تھے، کیوں کہ وہی سب سے زیادہ صحیح اور علم و عمل میں سب سے زیادہ درست ہے"۔[3]

يَا أُمَّةً أَخْطَأَتْ دَرْبَ الْهُدَى فَأَتَى	حَصَادُهَا يَوْمَ رِبْحِ النَّاسِ خُسْرَانُ
عُودِي إِلَى مَنْهَجٍ كُنْتِ بِهِ عَلَماً	يَعْلُو الرُّؤُوسَ كَمَا تَعْلُوهُ تِيجَانُ

---

[1] دیکھیں: خادم الحرمین الشریفین خطب وکلمات (۱۴۳)۔

[2] اقتضاء الصراط المستقیم (۲۵۳/۱)۔

[3] الموافقات (۲۸۹/۳)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: "اے امت جو راہِ ہدایت سے بھٹک گئی اور جب لوگ شاد کام رہے تو اس کا انجام گھاٹے کا رہا! اس منہج کی طرف واپس آؤ جس سے تم سروں پر بلند ہونے والے علم بنی ہوئی تھی جس طرح تاج سروں پر بلند ہوتے ہیں"۔

مقصد سوم: مجلس علمائے کبار اور فقہ اکیڈمیوں کا اثر:

دہشت گردی کے خاتمے کے لیے علمائے کبار کی موقر کمیٹی نے نہایت قابل تعریف اقدامات کیے ہیں، مثلاً: علمی دروس اور دعوتی لیکچرز کا انتظام کرنا، سرکاری طور پر فتاوی جاری کرنا اور نفع بخش مقالات شائع کرنا، وغیرہ، جن میں دہشت گردی کو مجرمانہ حرکت قرار دیا گیا اور اس کی خطرناکی اور نقصانات کو واضح کیا گیا۔ ذیل کے سطور میں اس سلسلے میں مجلس۔اللہ اس کے علم سے فائدہ پہنچائے۔ کی جانب سے صادر ہونے والی ایک قرارداد کا نص آپ کے سامنے پیش کیا جارہا ہے۔

مجلس علمائے کبار کے انچاسویں اجلاس کا بیان جو کہ ۲/۴/۱۴۱۹ھ سے طائف میں منعقد ہوا، جس کا نص یہ ہے:

"تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور درود و سلام نازل ہو اللہ کے رسول پر، آپ کے آل واصحاب پر اور ان لوگوں پر جو آپ کے نقش قدم پر چلے، امابعد:

طائف میں ۲/۴/۱۴۱۹ھ سے منعقد ہونے والے اپنے انچاسویں اجلاس میں مجلس علمائے کبار نے اُس صورتحال کا جائزہ لیا جو آج بہت سارے مسلم و غیر مسلم ممالک میں تکفیر و بمباری اور پھر اس کے نتیجے میں خون خرابہ اور املاک کی تباہی کی شکل میں رونما ہو رہی ہے۔ چنانچہ اس معاملے کی خطرناکی اور اس کے نتیجے میں معصوم جانوں کی ہلاکت، اموال کی بربادی، لوگوں میں خوف و دہشت اور ان کے امن و چین کی پامالی کو دیکھتے ہوئے مجلس نے یہ فیصلہ لیا کہ اس سلسلے میں ایک ایسا بیان جاری کیا جائے جو اس قسم کی حرکتوں کی شرعی حیثیت واضح کرے، اس سے کمیٹی کا مقصد صرف یہ ہے کہ اللہ اور اس کے بندوں کی خیر خواہی کی جائے، شرعی ذمہ داری کو ادا کیا جائے اور جن لوگوں کے یہاں یہ معاملہ مشتبہ ہو گیا ہے ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے شکوک وشبہات کو دور کیا جائے، چنانچہ ہم اللہ سے توفیق مانگتے ہوئے درج ذیل نکات پیش کر رہے ہیں:

پہلا مسئلہ: تکفیر کرنا ایک شرعی حکم ہے جس کا مرجع اللہ اور اس کے رسول ہیں، جس طرح حلال وحرام کا فیصلہ کرنے اور کسی چیز کو واجب کرنے کی ذمہ داری اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہے، اسی طرح تکفیر کا مسئلہ بھی ہے اور ہر وہ قول یا فعل جو کفر سے متصف کیا گیا ہو، وہ ملت سے خارج کرنے والا کفر اکبر نہیں ہوتا ہے۔

جب تکفیر کا حکم لگانے کی ذمہ داری صرف اللہ اور اس کے رسول کی ہے تو ہمارے لیے جائز نہیں ہے کہ ہم کسی کی تکفیر کریں الا یہ کہ کسی کے کفر پر قرآن وسنت میں واضح دلیل موجود ہو، محض شبہ اور گمان کافی نہیں ہے، کیونکہ اس حکم پر بہت سارے خطرناک احکام مترتب ہوتے ہیں، جب شبہات کی بنیاد پر حدود روک دی جاتی ہیں جبکہ ان کو قائم کرنے پر مترتب ہونے والا ضرر تکفیر پر مترتب ہونے والے ضرر سے کمتر ہے، لہذا تکفیر کو شبہات کی بنیاد پر روکنا بدرجہ اولی ضروری ہے۔ اسی لیے اللہ کے رسول ﷺ نے غیر کافر شخص پر کفر کا حکم لگانے سے ڈرایا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: «**أيُّما امرئٍ قال لأخيه: يا كافرُ، فقدْ باءَ بها أحدُهما، إن كانَ كما قالَ، وإلّا رَجعَتْ عليهِ**» ترجمہ: "جس کسی نے بھی اپنے بھائی سے کہا: اے کافر، تو کفر ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف ضرور لوٹتا ہے، اگر واقعی بات ایسی ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا ہے، تب تو ٹھیک ہے، ورنہ وہ کفر خود اسی پر لوٹ جاتا ہے"۔[1]

کبھی کبھی قرآن وسنت میں کچھ نصوص ایسے وارد ہوتے ہیں جن سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ فلاں قول، عمل یا اعتقاد کفر ہے، لیکن اس سے متصف شخص کی تکفیر نہیں کی جائے گی، کیونکہ کوئی ایسا مانع موجود ہوتا ہے جو اس کی تکفیر سے روکے، یہ حکم بھی ان احکام کی طرح ہے جو اپنے اسباب وشروط کے پائے جانے اور

---

(۱) صحیح بخاری، کتاب الادب، باب من أكفر أخاه بغير تأويل فهو كما قال، حدیث نمبر (۵۷۵۳)، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان حال ایمان من قال لأخيه المسلم يا كافر، حدیث نمبر (۶۰)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موانع سے خالی ہونے سے ہی پورے ہوتے ہیں، جیسے وراثت کا مسئلہ ہے، جس کا سبب — مثال کے طور پر- قرابت ہے، لیکن بسا اوقات اس سبب کے پائے جانے کے باوجود وہ شخص وراثت سے محروم رہ جاتا ہے کسی مانع کی وجہ سے، جیسے دین کا اختلاف، اسی طرح کبھی کسی مؤمن کو کفر پر مجبور کیا جاتا ہے تو ایسی صورت میں اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی، اسی طرح کبھی کبھی کوئی مسلمان شخص شدت فرحت یا شدت غضب یا کسی دوسری وجہ سے کفریہ کلمات بول دیتا ہے تو اس صورت میں بھی اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی کیونکہ اس نے قصداً ایسا نہیں کیا ہے، جیسا کہ اس شخص کے قصے میں ہے، جس نے یہ کہہ دیا: «اللهمَّ أنت عبْدِي وأنا ربُّكَ» ترجمہ: "اے اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں"۔[1] اس نے شدتِ فرحت میں غلطی کی۔

تکفیر میں جلد بازی کرنے سے نہایت خطرناک انجام مترتب ہوتے ہیں، مثلاً: اس کے خون و مال کو حلال سمجھنا، اس کو وراثت سے روکنا اور نکاح فسخ ہو جانا وغیرہ جو کہ کسی شخص کے مرتد ہونے پر مترتب ہوتے ہیں، تو بھلا کسی مؤمن کے لیے کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ کسی معمولی شبہ کی بنیاد پر ایسا کرنے پر اقدام کرے۔

اور جب یہ حکم حکامِ وقت کے بارے میں ہو تو معاملہ اور شدید ہو جاتا ہے، کیونکہ اس سے ان کے خلاف سرکشی کرنے، تلوار اٹھانے، انارکی پھیلانے خون بہانے اور بندوں اور شہروں میں فساد پھیلنے جیسی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، اسی لیے نبی ﷺ نے ان کی مخالفت کرنے سے منع فرمایا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: «إلَّا أن ترَوْا كُفْرًا بَوَاحًا، عندكُم من اللهِ فيهِ بُرْهَانٌ» ترجمہ: "الا یہ کہ تم کھلم کھلا کفر دیکھو اور تمہارے پاس اس سلسلے میں اللہ کی طرف سے برہان موجود ہو"[2]، نبی ﷺ کا یہ کہنا کہ "الا یہ

(۱) صحیح مسلم، کتاب التوبۃ، باب فی الحض علی التوبۃ والفرح بہا، حدیث نمبر (۲۷۴۷)۔

(۲) صحیح بخاری، کتاب الفتن، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: "سترون بعدی أمورا تنکرونہا"، حدیث نمبر (۷۰۵۶)، صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب وجوب طاعۃ الأمراء فی غیر معصیۃ، حدیث نمبر (۱۷۰۹)، راوی: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۳)، اور ذمی کافر کو غلطی سے قتل کرنے کے بارے میں فرمایا: ﴿وَإِن كَانَ مِن قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَٰقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰٓ أَهْلِهِۦ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ﴾ ترجمہ: "اور اگر وہ مقتول کسی ایسی غیر مسلم قوم کا فرد تھا جس سے تمہارا معاہدہ ہو تو اس کے وارثوں کو خوں بہا دیا جائے گا اور ایک مومن غلام کو آزاد کرنا ہو گا۔" (نساء: ۹۲)، جب ایک کافر جس کو امان دیا گیا ہے اگر غلطی سے اسے قتل کر دیا جائے تو اس میں دیت اور کفارہ دونوں ہے، تو پھر اگر جان بوجھ کر قتل کیا جائے تو اس کا کیا حکم ہو گا؟ یہ زیادہ عظیم جرم اور بڑا گناہ ہو گا، چنانچہ صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: «مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ» ترجمہ: "جس نے کسی معاہد شخص کو قتل کیا تو اسے جنت کی خوشبو بھی نہیں ملے گی"۔ (۱)

تیسرا مسئلہ: مجلس، جہاں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے ثابت دلیل کے بغیر لوگوں کی تکفیر کا حکم بیان کر رہی ہے اور بلا قید تکفیر کرنے کی خطرناکی سے آگاہ کر رہی ہے، کیونکہ ایسی حرکت سے بہت ساری برائیاں اور گناہ مترتب ہوتے ہیں، وہیں یہ مجلس پوری دنیا کے لیے یہ اعلان کر رہی ہے کہ اسلام اس غلط عقیدے سے بری ہے اور بعض ممالک میں جو معصوم خونوں کو بہایا جاتا ہے، عمارتوں، گاڑیوں اور عوامی و شخصی املاک کو برباد کیا جاتا ہے اور تجارتی مراکز کو تباہ و برباد کیا جاتا ہے تو یہ مجرمانہ عمل ہے، اسلام اس سے بری ہے، اسی طرح ہر وہ مسلمان بھی اس سے بری ہے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اور یہ منحرف فکر اور گمراہ عقیدہ کے حامل شخص کا ذاتی کرتوت ہے اور اس کے جرم اور گناہ کا وہ خود ذمہ دار ہے، اس کے اس عمل کو اسلام میں شمار نہیں کیا جائے گا اور نہ ان مسلمانوں پر ڈالا جائے گا جو اسلام کے سیدھے راستہ پر چلتے ہیں، کتاب و سنت کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں اور اللہ کی مضبوط رسی کو پکڑے ہوئے ہیں، بلکہ یہ صرف اور صرف فساد اور جرم ہے جو شریعت اور فطرت دونوں کے خلاف ہے، یہی وجہ ہے کہ اس کی حرمت پر صریح شرعی نصوص وارد ہوئے ہیں جن میں اس طرح کے لوگوں کی دوستی سے ڈرایا گیا

---

(۱) صحیح بخاری، کتاب الجزیۃ، باب اثم من قتل معاہدا بغیر جرم، حدیث نمبر (۲۹۹۵)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللَّهَ عَلَىٰ مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿٢٠٤﴾ وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿٢٠٥﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ ۚ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ ۚ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ﴾ ترجمہ: "انسانوں میں کوئی تو ایسا ہے، جس کی باتیں دنیا کی زندگی میں تمہیں بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں، اور اپنی نیک نیتی پر وہ بار بار اللہ کو گواہ ٹھہراتا ہے، مگر حقیقت میں وہ بدترین جھگڑالو ہے۔ جب اسے اقتدار حاصل ہو جاتا ہے تو زمین میں اس کی ساری دوڑ دھوپ اس لیے ہوتی ہے کہ فساد پھیلائے، کھیتوں کو غارت کرے اور نسل انسانی کو تباہ کرے۔ حالانکہ اللہ (جسے وہ گواہ بنا رہا تھا) فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈرو! تو اپنے وقار کا خیال اس کو گناہ پر جما دیتا ہے۔ ایسے شخص کے لیے تو بس جہنم ہی کافی ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔" (بقرہ: ۲۰۴-۲۰۶)۔

پوری دنیا کے تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ ایک دوسرے کو حق کی تلقین کریں، خیر خواہی کریں، نیکی اور تقوی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کریں، حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعے بھلائی کا حکم دیں اور منکر سے روکیں، اور اچھے ڈھنگ سے بحث و مباحثہ کریں، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ ترجمہ: "نیکی اور تقوی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرو اور گناہ اور سرکشی میں تعاون نہ کرو اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ تعالی سخت سزا دینے والا ہے۔" (مائدہ: ۲)، دوسری جگہ فرمایا: ﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾ ترجمہ: "مومن مرد اور مومن عورتیں، یہ سب ایک دوسرے کے دوست ہیں، بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں، نماز قائم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں، زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت نازل ہو کر رہے گی، یقیناً اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔" (توبہ: ۷۱)، اللہ تعالی نے مزید فرمایا: ﴿ وَالْعَصْرِ ۝ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴾ ترجمہ: "زمانے کی قسم! انسان در حقیقت خسارے میں ہے، سوائے ان لوگوں کے! جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کرتے رہے اور (ایک دوسرے کو) صبر کی تلقین کرتے رہے۔" (عصر: ۱-۳)۔

نبی ﷺ نے فرمایا: «الدينُ النَّصِيحَةُ"، قلنا: لمن؟ قال: "لله ولِكِتَابِهِ ولِرَسُوْلِهِ ولأئمة المسلمِين وعامَّتِهِمْ» ترجمہ: "دین خیر خواہی کا نام ہے" ہم نے کہا: کس کے لیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، مسلمانوں کے حکمرانوں کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے۔"[1]، آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ الْوَاحِدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى» ترجمہ: "آپسی محبت، شفقت اور ہمدردی میں مومنوں کی مثال ایک جسم کی سی ہے کہ جب جسم کا کوئی عضو بیمار ہوتا ہے، تو سارا جسم شب بیداری اور بخار میں اس کا شریک ہوتا ہے"۔"[2] اس معنی کی آیتیں اور حدیثیں بہت زیادہ ہیں۔

ہم اللہ تعالی سے اس کے اچھے نام اور بلند صفات کے وسیلے سے دعا کرتے ہیں کہ وہ تمام مسلمانوں سے شدت و جنگ کو دور رکھے، مسلمانوں کے تمام بادشاہوں کو ملک اور رعایا کی مصلحت کے کام کرنے اور فساد پھیلانے والوں کا خاتمہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ان کے ذریعے اپنے دین کی مدد کرے اور اپنے کلمہ

---

(۱) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان أن الدین النصیحۃ، حدیث نمبر (۵۵)۔

(۲) صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب رحمۃ الناس والبھائم، حدیث نمبر (۵۶۶۵)، صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والأدب، باب تراحم المؤمنین وتعاطفھم وتعاضدھم، حدیث نمبر (۲۵۸۶)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بلند کرے، ہر جگہ تمام مسلمانوں کی حالت کو درست کردے اور ان کے ذریعہ حق کو غالب کردے، یقینا وہی اس کا کارساز ہے اور اس پر قادر ہے اور اللہ تعالی درود و سلام نازل فرمائے ہمارے نبی محمد ﷺ پر اور آپ کے آل واصحاب پر"۔ (۱)

مجلس علمائے کبار —اللہ انہیں توفیق دے- کی کوششوں میں ایک بہترین کوشش درج ذیل قرارداد بھی ہے، جس نے منحرف فکر کے راز کو منکشف کیا ہے، اس کے پردے کو چاک کیا ہے اور اس کی چنگاری وآگ کو بجھادیا ہے، اور وہ اس طرح ہے:

"تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے اور درود وسلام نازل ہو سب سے بہتر نبی ورسول ہمارے نبی محمد پر اور آپ کے تمام آل واصحاب پر... امابعد:

طائف میں ۱۱/۶/۱۴۲۴ھ سے منعقد ہونے والے اپنے ترپنویں اجلاس میں مجلس علمائے کبار نے حالیہ دنوں میں مملکت سعودی عرب میں ہونے والے بم دھماکوں کا جائزہ لیا جن کا مقصد تخریب کاری اور معصوم لوگوں کا قتل تھا اور ان سے لوگوں میں دہشت اور بدامنی پیدا ہوئی۔ اسی طرح پائے گئے اسلحہ کے ذخائر اور خطرناک دھماکہ خیز مادے کا جائزہ لیا جنہیں ایسے ملک میں تخریبی اعمال انجام دینے کے لیے تیار کیا گیا تھا جو کہ اسلام کا قلعہ ہے، جس میں اللہ کا حرم اور مسلمانوں کا قبلہ اور رسول اللہ ﷺ کی مسجد ہے۔ چوں کہ اس قسم کی خطرناک تیاریاں جو زمین پر تخریب کاری اور فساد پھیلانے جیسے جرم کے لیے کی گئیں، ان سے بدامنی پیدا ہوتی ہے، معصوم جانوں کا قتل ہوتا ہے، شخصی وعوامی املاک برباد ہوتے ہیں اور امت کے مفادات کو عظیم خطرات لاحق ہوتے ہیں اور چوں کہ ممالک کے علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان خطروں کے حوالے سے قرارداد پاس کریں کہ ان کو بے نقاب کرنے، ان کے شر کو دور کرنے اور ان سے متنبہ کرنے کے لیے امت کے تمام افراد کے درمیان باہمی تعاون ضروری ہے اور اس امن کے خلاف کسی خطرہ کی اطلاع نہ دینا حرام ہے، اس لیے ان امور کو دیکھتے ہوئے مجلس نے یہ ضروری سمجھا کہ چند امور کی

---

(۱) مجلۃ البحوث الاسلامیہ (۵۶/۳۵۷-۳۶۲)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضاحت کردی جائے جن کی اس وقت شدید ضرورت ہے، تاکہ ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوا جاسکے، مسلمانوں کے فرزندوں کو فساد و تخریب کے آلۂ کار اور گمراہی، فتنہ اور تفرقہ کے دعاۃ کے چھوٹنے سے بچایا جاسکے، اللہ تعالی نے اہل علم سے یہ عہد و پیمان لیا کہ وہ لوگوں سے بیان کریں، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿وَإِذْ أَخَذَ ٱللَّهُ مِيثَٰقَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهُۥ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُۥ﴾ ترجمہ: "ان اہل کتاب کو وہ عہد بھی یاد دلاؤ جو اللہ نے اُن سے لیا تھا کہ تم ضرور اسے لوگوں کے سامنے بیان کروگے اور اسے پوشیدہ نہیں رکھوگے۔" (آل عمران: ۱۸۷)۔

ان تمام امور کو مد نظر رکھتے ہوئے، لوگوں کی تذکیر اور اس ملک کی سلامتی کو خطرات سے بچانے کے معاملے میں کوتاہی سے متنبہ کرنے کے لیے مجلس درج ذیل باتوں کو بیان کرنا ضروری سمجھتی ہے:

پہلی بات: بم دھماکہ، قتل اور املاک کی تباہی وغیرہ جیسے تخریبی اور افسادی اعمال انجام دینا خطرناک مجرمانہ عمل ہے، معصوم جانوں پر زیادتی ہے اور قابل احترام اموال کی بربادی ہے، ایسے کام کی سخت شرعی سزا مقرر کی گئی ہے، جو ڈرانے والی اور باز رکھنے والی ہے، تاکہ شریعت کے نصوص کی تعمیل ہو سکے اور اس کی بالادستی کے تقاضے پورے ہوں اور امت کے حکمرانوں کے خلاف خروج کو حرام قرار دیا جائے، نبی ﷺ نے فرمایا: «مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ، وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فمات، مَاتَ مِيتَةً جاهِلِيَّةً، وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ، أَوْ يَدْعُو إلى عَصَبَةٍ، أَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً، فقُتِلَ، فَقِتْلَةٌ جاهِلِيَّةٌ، وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي، يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَها، ولا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِها، وَلا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ، فَلَيْسَ مِنِّي ولَسْتُ مِنْهُ» ترجمہ: "جس نے حاکم کی اطاعت سے خروج کیا اور جماعت سے الگ ہوا، پھر اس کی موت ہوگئی تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور جس نے کسی گمراہ جھنڈے کے تحت جنگ لڑی، پھر وہ کسی گروہ کے لیے ناراض ہوتا ہے، یا کسی گروہ کی دعوت دیتا ہے، یا کسی گروہ کی مدد کرتا ہے اور اسی حالت میں قتل کردیا جاتا ہے تو یہ جاہلی قتل ہے اور جو میری امت کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاف خروج کرے اور اس کے نیک و برے تمام افراد کو قتل کرے اور مومنوں کے قتل سے دریغ نہ کرے اور نہ ہی کسی عہد و پیمان کو پورا کرے تو وہ مجھ سے نہیں ہے اور میں بھی اس سے نہیں ہوں۔"[1]

جو شخص یہ خیال کرے کہ یہ تخریب کاریاں، بم دھماکے اور قتل جہاد فی سبیل اللہ ہیں تو وہ درحقیقت جاہل اور گمراہ ہے، ان چیزوں کا جہاد سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔

گذشتہ سطور سے یہ واضح اور ظاہر ہو گیا کہ یہ اور ان کی پشت پناہی کرنے والے لوگ جو حرکتیں کرتے ہیں وہ درحقیقت فساد، تخریب کاری اور کھلی گمراہی ہے، انہیں چاہیے کہ وہ اللہ کا تقویٰ اختیار کریں، اس سے توبہ و انابت کریں، معاملات میں غور و فکر سے کام لیں اور فاسد نعروں کے جھانسے میں نہ آئیں جن کا مقصد امت کے افراد میں تفرقہ ڈالنا اور انہیں فساد پر ابھارنا ہے، حقیقتاً ان کا دین سے کوئی واسطہ نہیں ہے بلکہ جاہلوں اور کینہ پروروں کی تلبیس کے قبیل سے ہیں، شریعت میں ایسے اعمال انجام دینے والے کو سخت سزا دینے، اسے روکنے اور ایسے اعمال کے ارتکاب سے باز رکھنے کے نصوص وارد ہوئے ہیں اور اس کا فیصلہ عدالت کے ذمہ ہے۔

دوسری بات: گذشتہ سطور سے جب یہ بات واضح ہو گئی، تو مجلس اس گروہ کا پیچھا کرنے اور ان کی حقیقت کو واضح کرنے کے سلسلے میں حکومت سعودی عرب -اللہ اسے اسلام کے ذریعہ عزت عطا فرمائے- کی کارروائیوں کی تائید کرتی ہے، تاکہ ملک اور رعایا کو ان کی برائیوں سے محفوظ رکھا جاسکے، مسلمانوں کے وطن سے فتنوں کو دور کیا جاسکے اور ان کی شوکت کی حفاظت ہو سکے، تمام لوگوں پر واجب ہے کہ اس خطرناک چیز کے خاتمے میں تعاون کریں کیونکہ یہ نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں باہمی تعاون کے قبیل سے ہے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس فرمان میں دیا ہے: ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ ترجمہ: "نیکی اور تقویٰ

---

(1) صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب وجوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین عند ظہور الفتن وفی کل حال وتحریم الخروج علی الطاعۃ ومفارقۃ الجماعۃ، حدیث نمبر (۱۸۴۸)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرو اور جو گناہ اور زیادتی کے کام ہیں ان میں تعاون نہ کرو، اللہ سے ڈرو، یقیناً اس کی سزا بہت سخت ہے" (مائدہ: ۲)۔

مجلس مسلمانوں کو اس بات سے ڈراتی ہے کہ ایسے لوگوں کی پردہ پوشی نہ کریں اور نہ انہیں پناہ دیں کیونکہ ایسا کرنا گناہ کبیرہ ہے اور یہ نبی ﷺ کے اِس فرمان کے عموم میں شامل ہے: «لعنَ اللہُ مَنْ آوی مُحْدِثًا» ترجمہ: "اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جس نے کسی فسادی کو پناہ دیا"[۱]، علماء نے اس حدیث میں وارد لفظ 'محدث' کی تفسیر یہ کی ہے کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو زمین میں فساد پھیلائے۔[۲]

جب پناہ دینے والے کے لیے اس قدر شدید وعید ہے تو اس شخص کا کیا ہوگا جو ان کی مدد کرے یا ان کے اعمال کی تائید کرے؟!

تیسری بات: مجلس علماء کو اس بات کی دعوت دیتی ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو انجام دیں اور اس خطرناک مسئلے میں لوگوں کی بڑے پیمانے پر رہنمائی کریں تاکہ حق واضح ہو۔

چوتھی بات: مجلس ان فتاوی و آراء کا انکار کرتی ہے جو اس جرم کو جواز فراہم کرتی ہیں یا اس کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں کیونکہ یہ سب سے خطرناک اور قبیح امر ہے اور اللہ تعالی نے بغیر علم کے فتوی دینے کو نہایت خطرناک بتاتے ہوئے اپنے بندوں کو اس سے ڈرایا ہے اور یہ بتایا ہے کہ یہ شیطان کا کام ہے، اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ كُلُواْ مِمَّا فِى ٱلْأَرْضِ حَلَٰلًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُواْ خُطُوَٰتِ ٱلشَّيْطَٰنِ ۚ إِنَّهُۥ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿١٦٨﴾ إِنَّمَا يَأْمُرُكُم بِٱلسُّوٓءِ وَٱلْفَحْشَآءِ وَأَن تَقُولُواْ عَلَى ٱللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾ ترجمہ: "لوگو! زمین میں جو حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں، انہیں کھاؤ اور شیطان کے بتائے ہوئے راستوں پر نہ چلو، یقیناً وہ تمہارا کھلا دشمن ہے، وہ تو تمہیں بدی اور فحش کا حکم دیتا ہے اور یہ سکھاتا ہے کہ تم اللہ کے نام پر وہ باتیں کہو جن کے متعلق تمہیں علم نہیں ہے کہ وہ اللہ نے فرمائی ہیں۔"

---

(۱) صحیح مسلم، کتاب الأضاحی، باب تحریم الذبح لغیر اللہ تعالی ولعن فاعلہ، حدیث نمبر (۱۹۷۸)۔

(۲) دیکھیں: شرح النووی علی صحیح مسلم (۱۴۱/۱۳)، باب تحریم الذبح لغیر اللہ تعالی ولعن فاعلہ، حدیث نمبر (۱۹۷۸)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بقرہ:۱۶۸-۱۶۹)، اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ﴿١١٦﴾ مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ ترجمہ: "اور یہ جو تمہاری زبانیں جھوٹے احکام لگایا کرتی ہیں کہ یہ چیز حلال ہے اور وہ حرام، تو اس طرح کے حکم لگا کر اللہ پر جھوٹ نہ باندھو جو لوگ اللہ پر جھوٹے افترا باندھتے ہیں وہ ہر گز فلاح نہیں پائیں گے، دنیا کا عیش چند روزہ ہے، آخر کار ان کے لیے درد ناک سزا ہے۔" (نحل:۱۱۶-۱۱۷)، اللہ تعالی مزید ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۚ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا﴾ ترجمہ: "کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہ ہو، یقیناً آنکھ، کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہونی ہے" (بنی اسرائیل:۳۶)۔

صحیح روایت میں ہے نبی ﷺ نے فرمایا: «مَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ، كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا» ترجمہ: "جس نے کسی گمراہی کی دعوت دی، اس پر خود کے گناہ کے ساتھ ساتھ اس کی پیروی کرنے والوں کا بھی گناہ ہوگا، ان کی گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی"۔[1]

جو شخص اس قسم کے فتاوے یا آراء صادر کرے جو اس جرم کو جواز فراہم کرتے ہوں تو حاکم وقت کو چاہیے کہ ایسے شخص کو عدالت کے حوالہ کرے تاکہ شریعت کے مطابق اس کا فیصلہ ہو، یہی امت کی خیر خواہی، ذمہ داری کی ادائیگی اور دین کی حفاظت کا تقاضہ کا ہے۔ اور جن لوگوں کو اللہ نے علم سے نوازا ہے انہیں چاہیے کہ وہ لوگوں کو باطل اقوال سے آگاہ کریں، ان کی خرابی اور کھوٹے پن کو لوگوں کے سامنے بیان کریں۔ یہ کوئی پوشیدہ بات نہیں ہے کہ یہ اہم ترین واجبات میں سے ہے اور یہی اللہ، اس کی کتاب، اس کے رسول، مسلمانوں کے حکمرانوں اور عوام کے لیے خیر خواہی کا تقاضہ ہے۔ ان فتووں کی خطرناکی اس وقت مزید بڑھ جاتی ہے جب ان کا مقصد ہی امن وامان کو تباہ و برباد کرنا اور فتنہ و فساد کا بیج بونا ہو، اور یہ

---

(۱) صحیح مسلم، کتاب العلم، باب من سن سنۃ حسنۃ أو سیئۃ ومن دعا إلی ھدی أو ضلالۃ، حدیث نمبر (۲۶۷۴)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتاوی جہالت اور خواہشِ نفس کی بنیاد پر اللہ کے دین میں بات کرنے کے قبیل سے ہوں، کیونکہ ایسا کرکے فریب خوردہ نوجوانوں کو اور ان لوگوں کو نشانہ بنایا جاتا ہے جن کو ان فتووں کی حقیقت کا علم نہیں ہے، کمزور دلائل کے ذریعے ان پر تدلیس سے کام لیا جاتا ہے اور باطل مقاصد کے ذریعے ان کی عقلوں کو گمراہ کیا جاتا ہے، یہ ساری چیزیں اسلام میں نہایت قبیح اور خطرناک ہیں اور جس مسلمان کو شریعت کے حدود کا علم ہے اور اس کے اعلیٰ اہداف اور شریف مقاصد کا شعور ہے وہ کبھی بھی ایسی حرکتوں سے راضی نہیں ہو سکتا۔ بات گھڑنے والے ان علماء کی حرکتیں امت مسلمہ کی تفریق اور اس کے درمیان عداوت و دشمنی پیدا کرنے کے بڑے اسباب میں سے ہیں۔

پانچویں بات: حاکم وقت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو روکے جو دین اور علماء کے خلاف زبان درازی کرتے ہیں، لوگوں کے سامنے دینی امور میں تساہل اور دین واہل دین کے خلاف زبان درازی کو خوشنما بنا کر پیش کرتے ہیں اور دہشت گردانہ واقعات کو دینداری اور دینی اداروں سے جوڑتے ہیں۔

مجلس بعض قلمکاروں کی ان ہرزہ سرائیوں کی مذمت کرتی ہے جن میں ان تخریبی کارروائیوں کو نصاب تعلیم سے جوڑا جاتا ہے، اسی طرح اس بات کی مذمت کرتی ہے کہ سلفِ صالح کے عقیدہ پر قائم اس مبارک ملک کی بنیادوں کو مطعون کرنے اور شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب کی اصلاحی دعوت کو بدنام کرنے کے لیے ان واقعات کا استحصال کیا جائے۔

چھٹی بات: دین اسلام اتحاد واتفاق کا حکم دیتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کا حکم دیا ہے اور فرقہ پرستی اور گروہ بندی کو حرام قرار دیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَٱعْتَصِمُوا۟ بِحَبْلِ ٱللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا۟﴾ ترجمہ: "سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔" (آل عمران: ۱۰۳)، دوسری جگہ ارشاد فرمایا: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ فَرَّقُوا۟ دِينَهُمْ وَكَانُوا۟ شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِى شَىْءٍ﴾ ترجمہ: "جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ در گروہ بن گئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یقیناً اُن سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں۔" (انعام:۱۵۹)، یہاں اللہ نے رسول اللہ ﷺ کو ان لوگوں سے بری کیا ہے جنہوں نے اپنے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے، اسکی گروہ بندی کی اور خود گروہوں میں بٹ گیے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ تفرقہ بازی حرام ہے اور یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

دین میں یقینی طور پر معلوم شدہ بات یہ ہے کہ جو شخص مسلمانوں کی حکمرانی کا فریضہ انجام دے رہا ہے اس کی اطاعت بجالانا واجب ہے اور اس شخص کی اطاعت اللہ کی اطاعت میں سے ہے، اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُواْ ٱلرَّسُولَ وَأُوْلِي ٱلۡأَمۡرِ مِنكُمۡ﴾ ترجمہ: "اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اور اُن لوگوں کی جو تم میں سے صاحبِ امر ہوں۔" (نساء:۵۹)، اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: «عَلَيْكَ السَّمْعَ والطَّاعَةَ فِي عُسْرِكَ ويُسْرِكَ، وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ...» ترجمہ: "اپنی تنگ حالی اور خوشحالی اور اپنے دکھ سکھ ہر حال میں تم پر سمع وطاعت ضروری ہے۔"[1]، دوسری حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: «مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمَنْ يُطِعِ الأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ يَعْصِ الأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي» ترجمہ: "جس نے میری اطاعت کی اس نے درحقیقت اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے درحقیقت اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے حاکم وقت کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے حاکم وقت کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی"۔[2]

(۱) صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ وتحریمہا فی المعصیۃ، حدیث نمبر (۱۸۳۶)۔

(۲) صحیح بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب یقاتل من وراء الامام ویتقی بہ، حدیث نمبر (۲۷۹۷) اور صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب الامام جنۃ یقاتل بہ من ورائہ ویتقی بہ، حدیث نمبر (۱۸۳۵)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمع وطاعت کے وجوب کے سلسلے میں اس امت کے سلف صالحین، صحابہ اور ان کے بعد کے لوگوں کی یہی رائے ہے۔[1]

اوپر بیان کردہ چیزوں کی بنیاد پر مجلس لوگوں کو گمراہی وفتنہ اور تفرقہ والے دعاۃ سے آگاہ کرتی ہے جو کہ اس دور میں ظاہر ہوئے اور مسلمانوں پر ان کے معاملات کو الٹ دیا اور انہیں اپنے حکام وقت کی نافرمانی اور ان کے خلاف خروج پر ابھارا، حالانکہ ایسا کرنا اسلام میں عظیم ترین حرام کاموں میں سے ہے، نبی ﷺ کا ارشاد ہے: **«إنه ستكونُ هَنات وهنات، فمَنْ أرادَ أنْ يُفرِّقَ أمْرَ هَذِه الأُمَّةِ وَهِيَ جَمْعٌ، فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ»** ترجمہ: "عنقریب (میری امت میں) برائیاں واقع ہوں گی، پس جو شخص بھی اس امت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا چاہے تو تم لوگ اس کی گردن تلوار سے اڑا دو، خواہ وہ کوئی بھی ہو۔[2] اس حدیث میں گمراہی اور فتنہ وفساد پھیلانے والے دعاۃ کو ڈرایا گیا ہے اور ان لوگوں کو بھی ڈرایا گیا ہے جو ان کے نقش قدم پر چلتے ہیں کہ ایسی گمراہی میں پڑے نہ رہیں جو دنیا و آخرت کے عذاب کا سبب بنے۔

ضروری ہے کہ ہم اس مضبوط دین پر قائم رہیں اور قرآن وسنت پر مبنی صراط مستقیم پر صحابہ وتابعین کے فہم کے مطابق چلتے رہیں، اسی طرح نئی نسل اور نوجوانوں کی تربیت اسی منہج اور صراطِ مستقیم پر کریں تاکہ وہ بہ توفیق الٰہی، گمراہ کن افکار اور ضلالت، فتنہ اور تفرقہ کے علمبرداروں کی تاثیر سے محفوظ رہ سکیں، اللہ تعالیٰ انہیں امت مسلمہ کے لیے نفع بخش بنائے اور وہ حاملین علم، انبیاء کے حقیقی ورثاء اور خیر وخوبی اور ہدایت کے اہل بن سکیں۔

---

(۱) دیکھیں: شرح أصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ، للالکائی (۷/۱۲۹۶)، السیاسۃ الشرعیۃ، لشیخ الاسلام ابن تیمیہ (ص: ۱۲۹) اور شرح العقیدۃ الطحاویۃ، تالیف: ابن أبی العز الحنفی، تعلیق: علامہ البانی (۱/۳۷۹)۔

(۲) صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب حکم من فرق أمر المسلمین وہو مجتمع، حدیث نمبر (۱۸۵۲)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجلس دوبارہ اس بات کی تاکید کرتی ہے کہ اس ملک کی قیادت اور علماء کے ارد گرد جمع رہنا واجب ہے، خصوصاً فتنوں کے اس دور میں اس کی شدت اور بڑھ جاتی ہے۔

اسی طرح مجلس حکام ورعایا تمام لوگوں کو گناہوں سے باز رہنے اور اللہ کے احکام میں تساہل برتنے سے ڈراتی ہے، گناہوں کا معاملہ نہایت خطرناک ہے اس لیے گناہوں سے بچیں، اللہ کے احکام پر استقامت برتیں، شعائرِ دینیہ کو قائم کریں اور امر بالمعروف والنہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اور تمام مسلم ممالک کو ہر قسم کی برائی سے محفوظ رکھے، مسلمانوں کو حق وہدایت کے کلمہ پر متحد کردے، اپنے اور دین کے دشمنوں کو ذلیل وخوار کردے، ان کی چالوں کو ان ہی پر لوٹا دے، یقیناً اس کی ذات پاک ہے اور وہ خوب سننے والا قریب ہے، اللہ کی رحمت وسلامتی نازل ہو ہمارے نبی محمد ﷺ پر ان کے آل واصحاب پر اور قیامت تک آنے والے ان لوگوں پر جو ان کے راستہ پر چلے اور ان کے نقشِ قدم کی پیروی کی"۔ (۱)

ایسے ہی قرارداد رابطہ عالم اسلامی کی ذیلی اسلامک فقہ اکیڈمی نے بھی شائع کی جس میں دہشت گردانہ کاموں کو حرام قرار دیا ہے۔ (۲)

مقصد چہارم: مسجد اور جمعہ کے خطبوں کا اثر:

مسلمانوں کے دلوں میں مسجد کی بڑی اہمیت ہے، یہ اطمینان وسکون کی وہ جگہ ہے جہاں وہ فرض صلاۃ کی ادائیگی کے لیے دن میں پانچ مرتبہ اکٹھا ہوتے ہیں، اپنا معاملہ طے کرتے ہیں، اپنی فلاح وکامرانی کے لیے آپس میں مشورہ کرتے ہیں اور نیکی اور تقوی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے

---

(۱) دیکھیں: مجلۃ البحوث الاسلامیہ (۶۹/۳۷۵-۳۸۲)۔

(۲) دیکھیں: مجلہ مجمع الفقہ الاسلامی، دوسرا شمارہ، (ص: ۱۸۱) قرار نمبر (۱۴۸) جو کہ بتیسویں اجلاس منعقدہ: ۱۴۰۹/۱/۱۲ھ میں صادر ہوئی اور دیکھیں: پندرہواں شمارہ (ص: ۴۹۱)، سولہواں اجلاس، منعقدہ: ۲۱-۱۴۲۲/۱/۲۶ھ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، تاکہ اپنے گردو پیش کی مشکلات کو حل کر سکیں اور اپنے دین اور جان و مال سے ظلم و زیادتی کو روک سکیں۔

یہی وہ پہلا مدرسہ ہے جہاں ایک مسلمان شخص کے اخلاق، عقیدہ اور روح کی تربیت ہوتی ہے، رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین کے زمانے میں یہیں سے صحابۂ کرام نے تربیت پائی جس کی وجہ سے صدق مقال، اخلاص عمل اور عقیدے کی مضبوطی جیسے اخلاق حمیدہ ان کے اندر رچ بس گئے، نتیجتاً ایک انوکھے اسلامی طرز زندگی کا ظہور ہوا۔ (۱)

آج بھی سب سے بہتر سرزمین پر اس کا ربانی سلسلہ اور اسکی پیہم نوازشات جاری ہیں، جہاں دروس، سیمیناروں اور خطبات کے ذریعہ اعتقادات، عبادات اور معاملات میں درست شرعی منہج کی جانب رہنمائی کی جاتی ہے اور شبہات اور افتراپردازیوں کے مواطن اور تکفیر و بمباری کے رجحانات اور حرام کاموں سے تنبیہ کی جاتی ہے۔

اسی طرح لوگوں کی رہنمائی کرنے، انہیں نصیحت و تنبیہ کرنے اور انہیں ان کے صلاح، عزت اور ہدایت کے مواطن بتانے میں خطبۂ جمعہ کا بھی بہت بڑا کردار ہے، جب خطیب یا واعظ کے اندر دینی امور کی معرفت پوری ہوگی اور اس میں وسعت ہوگی، دینی علوم میں اسے دسترس حاصل ہوگی اور وہ نرالے منہج و اسلوب کا مالک ہوگا تو لوگ اس کی باتوں کو جلدی قبول کریں گے اور اس کی باتیں ان کے اندر زود و قوی اثر ڈالنے میں کامیاب ہوں گی۔ اسی لیے مساجد کے ائمہ، خطباء واعظین اور رہنماؤں کے لیے ضروری ہے کہ وہ شرعی، علمی اور اخلاقی طور پر باصلاحیت ہوں تاکہ وہ ایسے مفید و دلکش خطبات اور دینی دروس پیش کر سکیں، جن میں جدید اور روزمرہ کے مسائل کا جائزہ لیا جائے اور جن میں جمہور امت کی دلچسپی ہو تاکہ وہ غلو و تعصب سے دور رہیں اور حقیقی معنوں میں مسجد تشدد، دہشتگردی اور انتہاپسندی سے

(۱) دیکھیں: دور المسجد فی الاسلام، تالیف: علی محمد مختار (ص: ۶۸) معمولی تبدیلی کے ساتھ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچانے کا سب سے بہتر وسیلہ بن جائے۔[1] غرض یہ کہ مختلف قسم کے جرائم سے محفوظ رکھنے میں مسجد کا بہت بڑا کردار ہے بشرطیکہ اس کے ذمہ داران مسجد کے دینی ودنیوی پیغام سے واقف ہوں اور۔الحمد للہ۔ اس مبارک ملک کی مساجد سے یہی توقع اور امید ہے۔

مقصد پنجم: دہشت گردی کے خاتمہ میں سکیوریٹی اداروں کا کردار:

اس مبارک ملک کے دیگر اداروں نے تباہ کن دہشت گردی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے سلامتی کے متعلقہ اداروں کے ساتھ مل کر کوششیں کیں، اس باہمی تعاون کا نمونہ مستحکم وزارت داخلہ کا عمل ہے، اس نے انتہاپسندی اور اسکی سوچ، دہشت گردی اور اس کی بنیاد کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے اور اسکے سرغنوں کو گرفتار کرنے میں بڑی ذمہ داری اٹھائی، اس کی مکمل حصہ داری رہی اور شاندار فولادی عزیمت کا مظاہرہ کیا۔ اس سلسلے میں ۔اللہ تعالی کی توفیق ونصرت کے بعد۔ وزارت داخلہ کی مسلسل کوششیں اور انتھک جانفشانی اور اس کے اثرات روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں، جس کے نتیجے میں ان کی سازشوں کو ناکام کرنے اور ان کی چالوں کو بے نقاب کرنے میں پے درپے کامیابیاں حاصل ہوئیں، ظلم اور ظالموں کو مٹانے کی یہ ساری کامیابیاں اللہ تبارک وتعالی پر سچے توکل اور اس کی تائید ونصرت ہی کے سبب ممکن ہوسکیں۔

اس سے پتہ چلتاہے کہ دہشت گردی کے پوشیدہ اڈوں اور پوری دنیامیں اس کے ناپاک عزائم کے بارے میں وزارت داخلہ کے پاس نہایت دقیق اور مکمل جانکاری ہے اور یہ بھی اچھی طرح جانتی ہے کہ دہشت گردی شریعت کے نور کے سامنے ایک بدصورت چہرہ ہے اور اسکا شریعت سے ذرہ برابر بھی کوئی واسطہ نہیں ہے، یہ ساری باتیں اس تفصیلی بیان سے واضح ہوجاتی ہیں جسے نائب دوم، وزیرداخلہ پرنس نایف بن عبدالعزیز ۔رحمہ اللہ۔ نے پیش کیا تھا جس میں انہوں نے کہا تھا: "یہ ایک یقینی امر ہے کہ آج ہم ایک ایسے زمانے میں جی رہے ہیں جس میں مفاہیم کا اختلاط ہے، ثقافتوں کی بہتات ہے، جہاں صرف اہداف ومقاصد ہی ان کی قانونی حیثیت سے قطع نظر ان مفاہیم وصفات کی تحدید کرتے ہیں، اسی لیے دہشت

---

(۱) دیکھیں: دور المؤسسات الاجتماعیۃ والامنیۃ فی مکافحۃ الارہاب، تالیف: محمد عید (ص: ۱۵۲)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گردی کی ماہیت کی تحدید کے ساتھ اس بات میں بڑا اختلاف ہے کہ آیا دہشت گردی کا کوئی دین، کوئی قومیت کوئی جنس یا وطن بھی ہے، ہم نے عربی معاہدہ برائے انسدادِ دہشت گردی میں اسی بات کی تحدید کی کوشش کی ہے جس پر عرب وزراء داخلہ و وزراء عدل نے دستخط کیے ہیں، جس کے مطابق کسی حق کا دفاع کرنے والا نہ دہشت گرد ہے اور نہ ہی ظلم و باطل اور حق مارے جانے کے خلاف لڑنے والا دہشت گرد ہے۔

ہماری نظر میں دہشت گردی: ایسے عمل کا وصف ہے جو شریعت و قانون کے مخالف ہو اور دوسروں کی حرمتوں کو پامال کرنے والا ہو، یہ ایسا شیطانی عمل ہے جسے نہ تو کوئی دین تسلیم کرتا ہے اور نہ ہی عرف عام اور انسانی اقدار اس کی تائید کرتے ہیں، وہ ایسی حرکت جس کا مقصد کچھ ذاتی محدود مقاصد کی خاطر یا جاہلی تنگ نظریات کی وجہ سے دوسروں کو نقصان پہنچانا ہو۔

پوری انسانی تاریخ میں دہشت گردی کا تعلق کبھی بھی کسی خاص عقیدہ، ملک یا قومیت سے نہیں رہا ہے، بلکہ وہ ہر جگہ ہو سکتی ہے جہاں عقیدہ و ملک سے قطع نظر کچھ شر پسند، کینہ پرور، جاہل اور نفسیاتی مریض ظاہر ہوتے ہیں، لیکن یہ نہایت افسوسناک ہے کہ ہم پچھلے کچھ سالوں سے عالمی میڈیا اور سیاسی بیان میں ایسا مفہوم متعین کرنے کا رجحان ملاحظہ کر رہے ہیں جس میں دہشت گردی کو اسلام سے جوڑا جاتا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پوری سنجیدگی کے ساتھ اسلام اور دہشت گردی کے مابین تلازم پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

اسلام کے خلاف جنگ کے بے شمار دلائل موجود ہیں جو کسی صاحب عقل سے پوشیدہ نہیں ہیں، آخر میں مغرب نے اپنی تہذیب کی کوکھ سے اخلاقی پیمانے پیدا کیے ہیں جنہیں وہ پوری دنیا کی قوموں پر اور خصوصاً اسلامی ممالک پر تھوپنا چاہتا ہے، ان کے یہ پیمانے انسانی حقوق اور نسلی تفریق و تمیز وغیرہ سے متعلق ہیں، پھر دہشت گردی کی اصطلاح سامنے آئی، جس کو بعض اسلامی تنظیموں نے افسوسناک حد تک اس طرح سے تقویت پہنچائی کہ انہوں نے مغرب کے ساتھ اپنے معاملات میں غیر دانشمندی کا مظاہرہ کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بعض مسلم افراد نے بھی یہی طریقہ اپنایا، پھر ان لوگوں کی طرف سے بعض نصوص کی تفسیر میں خطرناک زیادتیاں واقع ہوئیں، یہاں تک کہ غلو وانتہا پسندی نے انہیں دوسروں کی تکفیر اور خون کو حلال سمجھنے تک پہنچادیا، اسی انتہا پسندی نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مغرب کی منفی سوچ کو تقویت پہنچائی، پھر مغربی میڈیا نے مغربی سوچ پر قابو پانے میں بھرپور کردار ادا کیا تاکہ اسلام کو دہشت گردی، خونریزی اور انارکی کا دین بنا کر پیش کر سکے، یہاں تک کہ ہر جگہ کوئی عربی یا اسلامی سایہ بھی مغربی انسان کے لیے خوف کا مصدر بن گیا، اسلام دشمن طاقتوں نے بعض ایسے اسلامی نمونوں کو اپنا ہدف بنایا، جن سے وہ کھلی دشمنی رکھتی ہیں، جہاں سے وہ اسلامی فلسفہ کی جڑ تک پہنچ سکیں اور اسے پسماندگی، دہشت گردی اور انسانیت دشمنی سے متصف کریں، یہی نمونے اپنے رویوں کے ذریعہ اسلام کے تئیں مغربی نقطۂ نظر کے درجات طے کرتے ہیں"۔ (۱)

کسی کانفرنس کے موقع پر جب امریکہ میں ہوئے دہشت گردانہ حملوں کے سلسلے میں سعودی عرب کے موقف کے بارے میں ان سے سوال کیا گیا تو انہوں نے -اللہ ان پر رحم فرمائے- کہا: "ہم وقت کے سب سے اہم ترین موضوع پر گفتگو کر رہے ہیں اور وہ دہشت گردی کا موضوع ہے، جیسا کہ سبھی لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ دہشت گردی کے سلسلے میں مملکتِ سعودی عرب کا موقف بالکل واضح ہے اور یہ آج سے نہیں بلکہ بہت پہلے سے ہے، جیسا کہ سبھوں کو معلوم ہے کہ بہت سالوں پہلے مملکت دہشت گردی کے نشانے پر تھی، حرم مکی پر ہونے والے حملہ سے بھی پہلے اور سبھوں کو معلوم ہے کہ حرم مکی پر حملہ دہشت گردانہ کارروائی کی بدترین شکل ہے، اس کے بعد دور یا قریب کچھ حادثے رونما ہوئے جنہیں آپ اچھی طرح جانتے ہیں، لہذا اس بارے میں سعودی عرب کا موقف کوئی نیا موقف نہیں ہے اور نہ ہی یہ موقف صرف اس ماہ کے شروع میں امریکہ کے اندر ہونے والی دہشت گردانہ کارروائیوں کی وجہ سے ہے اور سعودی عرب کے ذمہ داروں کی طرف سے جیسا کہ آپ جانتے ہیں تاکیدی طور پر یہ بیان صادر ہوا ہے

(۱) دیکھیں: نایف بن عبد العزیز آل سعود، أمن وطن فی أمیر، (ص: ۱۱۷-۱۳۸)، جامعہ أم القری۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ امریکہ میں جو کچھ بھی ہوا، حکومت سعودی عرب اپنے اسلامی عقیدہ اور معروف اصول و مسلمات کی روشنی میں اس کے خلاف ہے، مملکت سعودی عرب عورتوں، بچوں اور معصوم لوگوں کے قتل اور جائیداد کی تباہی کے خلاف ہے، یہ ان لوگوں کے لیے ایک فطری چیز ہے جو اسلام کو صحیح ڈھنگ سے سمجھتے ہیں اور حقیقت پسندی سے کام لیتے ہیں اور یہی سعودی عرب کی حقیقت ہے،اس لیے سعودی عرب کا موقف کوئی نیا موقف نہیں ہے اور نہ ہی اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش ہے،اس کی دلیل یہ ہے کہ سعودی عرب نے خلیجی تعاون کونسل کے ممالک کے ساتھ مل کر آج سے دس سال پہلے انسداد دہشت گردی کے لیے ایک حکمت عملی تیار کی تھی،اسی طرح ہم نے سنہ ۱۹۹۸ء میں عرب لیگ کی کانفرنس میں تمام عرب ممالک کے ساتھ مل کر انسداد دہشت گردی کے لیے معاہدہ کیا تھا، جس پر تمام عرب ممالک نے اتفاق رائے کا مظاہرہ کیا تھا، اس معاہدہ سے آپ بخوبی واقف ہیں،اس میں پوری وضاحت کے ساتھ دہشت گردی اور اس کے مفہوم کی تحدید پر گفتگو کی گئی تھی،اس وقت عرب وزرائے داخلہ اور وزرائے عدل کونسل کی جانب سے پوری دنیا کو اور خصوصاً اقوام متحدہ کو دعوت دی گئی تھی کہ دہشت گردی کے خاتمہ کے لیے ایک عالمی معاہدے تک پہنچا جائے، لیکن افسوس! کسی نے ہماری دعوت کو قبول نہیں کیا، پھر سعودی عرب کا وہ معاہدہ جس کے بارے میں آپ جانتے ہیں اور ایران کے ساتھ آخری معاہدہ جس پر ہم نے دستخط کیا ہے،اس کی پہلی دفعہ انسداد دہشت گردی ہے، غرضیکہ اس معاملے میں مملکت سعودی عرب کا موقف بالکل واضح ہے۔

مقصد ششم: گھر اور خاندان کا کردار:

اسلام نے خاندان پر بڑی توجہ دی ہے اور واضح خاندانی نظام وضع کیا ہے جس میں خاندان کے ہر فرد کی ذمہ داری کو بیان کیا گیا ہے، کیونکہ خاندان ہی انسان کا وہ مخصوص ماحول ہوتا ہے جو اس کی شخصیت اور چال چلن پر مثبت یا منفی اثر ڈالتا ہے،اسی لیے اسلام نے شوہر اور بیوی پر بہت زیادہ ذمہ داری عائد کی ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنا: «كُلُّكُم راعٍ، وكلُّكُم مسئُولٌ عنْ رَعِيَّتِه، الإمامُ راعٍ ومسئُولٌ عنْ رَعِيَّتِه، والرَّجُلُ راعٍ في أهلِهِ وهو مسئُولٌ عنْ رَعِيَّتِه، والمرْأَةُ راعِيَةٌ في بيتِ زَوْجِها ومسئُولةٌ عنْ رَعِيَّتِها، والخادِمُ راعٍ في مالِ سَيِّدِهِ ومَسئُولٌ عنْ رَعِيَّتِه» ترجمہ: "تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر شخص سے اس کی متعلقہ ذمہ داری کے بارے میں بازپرس ہوگی، بادشاہ نگہبان ہے اور اس سے اس کی متعلقہ ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا، آدمی اپنے گھر کا نگہبان ہے اور اس سے اس کی متعلقہ ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا، عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگہبان ہے اور اس سے اس کی متعلقہ ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا، نوکر اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے اور اس سے اس کی متعلقہ ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"[1]، غرض یہ کہ بچے کی ابتدائی زندگی میں والدین کا گہرا اثر پڑتا ہے اور اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے نبی ﷺ نے فرمایا: «مامِنْ مَوْلُودٍ إلَّا يُولَدُ على الفِطْرَة، فأبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أوْ يُنَصِّرانِه، أوْ يُمَجِّسانِه» ترجمہ: "ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین اسے یا تو یہودی بنالیتے ہیں، یا نصرانی یا مجوسی۔"[2]، چنانچہ بچہ اپنے ابتدائی سالوں کے تمام تجربات اپنے گھر والوں سے ان کی نقالی کرکے اور ان سے متاثر ہو کر یا ان کی عادات واقدار سیکھ کر حاصل کرتا ہے۔

اسی لیے نبی ﷺ نے اولاد کی اچھی تربیت کا حکم دیا ہے اور مسلمانوں کو اس پر ابھارا ہے، مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: «أكْرِمُوا أوْلادَكُمْ وأحْسِنُوا أدَبَهُمْ» ترجمہ: "تم لوگ اپنی اولاد کو عزت دو اور ان کی اچھی تربیت کرو۔"[3]، آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: «ما

---

(۱) صحیح بخاری، کتاب الاستقراض وأداء الدیون والحجر، باب العبد راع فی مال سیدہ، حدیث نمبر (۲۴۱۹)، صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضیلۃ الامام العادل وعقوبۃ الجائر، حدیث نمبر (۱۸۲۹)۔

(۲) صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب اذا اسلم الصبی فمات هل یصلی علیه وهل یعرض علی الصبی الاسلام، حدیث نمبر (1292)، صحیح مسلم، کتاب القدر، باب معنی کل مولود یولد علی الفطرۃ، حدیث نمبر (۲۶۵۸)۔

(۳) سنن ابن ماجہ، باب بر الوالد والاحسان الی البنات، حدیث نمبر (۳۶۷۱)، علامہ البانی نے اس حدیث کو سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ، حدیث نمبر (۱۴۳۹) میں ضعیف کہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَحَلَ والِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ» ترجمہ: "کسی باپ نے اپنے بیٹے کو حسنِ ادب سے زیادہ اچھا کوئی عطیہ نہیں دیا"۔ (۱)

امام غزالی رحمہ اللہ بچپن ہی سے اولاد کی تربیت اور اچھے ادب واخلاق کی تعلیم دینے کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "جان لیں کہ بچوں کی تربیت کا طریقہ اہم اور موکد ترین امور میں سے ہے، بچہ اپنے والدین کے پاس امانت ہوتا ہے، اس کا پاکیزہ دل ایک نفیس سادہ جوہر ہوتا ہے جو کہ ہر طرح کے نقش وصورت سے بالکل خالی ہوتا ہے، وہ اس قابل ہوتا ہے کہ اس میں کچھ بھی نقش کیا جا سکے، یا جدھر چاہے موڑا جا سکے، اگر اسے بھلائی کا عادی بنایا گیا، بھلائی کی تعلیم دی گئی اور اسی پر اس کی پرورش کی گئی تو دنیا وآخرت میں سعادت مند ہوگا، اور اس کے ثواب میں اس کا باپ اور اس کا ہر معلم واستاذ شریک ہوگا، لیکن اگر اسے برائی کا عادی بنایا گیا اور جانوروں کی طرح آوارہ چھوڑ دیا گیا تو بدبخت ہوگا، ہلاک ہو جائے گا، ایسی صورت میں اس کے گناہ کا بوجھ اس کے نگراں اور سرپرست کی گردن پر ہوگا، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ قُوٓاْ أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا ﴾ ترجمہ: "اے ایمان والو، اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔" (تحریم:۶)، باپ اپنی اولاد کو جتنا بھی دنیا کی آگ سے بچالے مگر زیادہ بہتر ہے کہ اسے جہنم کی آگ سے بچائے اور اسے جہنم کی آگ سے اس طرح بچائے کہ اسے ادب سکھائے، اسے مہذب بنائے، اچھے اخلاق کی تعلیم دے اور اسے بری صحبت سے بچائے"۔ (۲)

خاندان کے افراد اگر قرآن وسنت اور علماء کے طریقہ کے مطابق اپنے بچوں کے تئیں اپنی ذمہ داری اچھی طرح ادا کریں جیسا کہ امام غزالی رحمہ اللہ نے ہمیں بتایا ہے، تو وہ ایک ایسے شریف معاشرہ کی

---

(۱) سنن ترمذی، باب ما جاء فی أدب الولد، حدیث نمبر (۱۹۵۲)، علامہ البانی نے اس حدیث کو سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ، حدیث نمبر (۱۱۲۱) میں ضعیف کہا ہے۔

(۲) دیکھیں: احیاء علوم الدین، للغزالی (۳/۷۲)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشکیل میں شریک ہونگے جو انحرافات سے اور جرم ودہشت گردی کے میلان سے دور ہوگا، لیکن اگر اس ذمہ داری کو ادا کرنے میں کوتاہی وسستی سے کام لیا تو لامحالہ ان کے بچے جرائم کے راستے پر چلیں گے اور سلوک وفکر میں انحراف کے شکار ہوں گے اور انتہا پسندی، غلواور دہشت گردی کی جانب مائل ہوں گے۔

یہ مبارک ملک تمام مادی، علمی وثقافتی امکانات اور قوتوں کے ذریعہ اس بات کی بھرپور کوشش کرتا ہے کہ ایسے مثالی خاندان کی تعمیر کی جائے جسے خوشحال اور باعظمت مستقبل میں اپنی ذمہ داریوں کا احساس رہے، پھر بھی اگر اس کے خلاف کوئی شاذ ونادر مثال ملتی ہے تو اسے ریکارڈ میں رکھا جائے گا لیکن اس پر قیاس نہیں کیا جائے گا۔

مقصد ہفتم: یونیورسٹیوں، اسکولوں اور تعلیمی مراکز کے اثرات:

مدارس ومکاتب اور جامعات کی حیثیت اس علمی ماحول کی ہے جہاں طالب علم معاشرے کے تہذیبی وسماجی اقدار سیکھتا ہے اور جہاں صحت مند واعتدال پسند نوجوان کی متوقع شخصیت کی تعمیر ہوتی ہے ۔اسی لیے دہشت گردی ، تشدد اور انتہا پسندی کا مقابلہ کرنے میں تعلیمی اداروں کا بڑااہم سلامتی کردار ہمارے سامنے واضح ہے جو سعودی جامعات کی مختلف دعوتی اور ثقافتی سرگرمیوں جیسے محاضرے، سیمیناروں، کانفرنسوں اور ورک شاپس کی شکل میں نمودار ہوتا ہے اور یہ دہشت گردی اور انتہا پسند سوچ کے خلاف جنگ کیلئے منعقد کیے جاتے ہیں۔ یہ سارے اقدامات ان کوششوں کے ضمن میں آتے ہیں جو مسموم افکار کا مقابلہ کرنے ، دلیل وبرہان سے ان کی تردید کرنے ،فساد وجرم کی وباؤں سے معاشرے کو تحفظ دلانے اور کسی شاذ وغیر مستقیم کام وروبہ کے مواقع کو کم کرنے کے لیے کی جاتی ہیں،ان سے فرد کے رجحانات میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور اس طرح کے کرتوت کو انجام دینے کے مواقع اور طاقت ملنے کی صورت میں انسان کے یہاں جرم کا جو ارادہ بنتا ہے اس میں تبدیلی پیدا کرنے میں کلیدی حیثیت رکھتی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلو اور بے زاری کے مسالک سے حفاظت کے لیے جامعہ کی سطح پر کی جانے والی کوششیں اس وقت ثمر آور ہو سکتی ہیں، جب معاشرہ کی ساری دھڑیں اپنی علمی، ثقافتی اور سماجی ذمہ داریاں ملکر ادا کریں، جن کا مقصد وطن محبوب میں استحکام قائم کرنا ہو۔

تربیت ورہنمائی کا فریضہ انجام دینے والے استاد اپنے کام کے دوران معاشرہ میں معیار اور اقدار منتقل کرنے میں جو تعمیری کردار ادا کرتا ہے، اس کے ذریعہ وہ سماج کی ساخت اور استحکام کو باقی رکھنے میں اہم کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

اس جانب توجہ دینے والی سعودی عرب کی نمایاں یونیورسٹیوں میں جن کا اس سلسلے میں بڑا کردار ہے:

جامعۃ نایف العربیۃ للعلوم الامنیۃ (نایف عرب یونیورسٹی برائے سکیوریٹی سائنسز) ہے:[1]

جامعۃ نایف العربیۃ للعلوم الامنیۃ عرب وزراء داخلہ کونسل کا سائنسی ادارہ ہے جو کونسل کے بنیادی نظام[2] کی دوسری دفعہ اور جامعہ کے بنیادی نظام[3] کی پہلی دفعہ کے مطابق کونسل سے ملحق ہے۔

یونیورسٹی کے قیام کا خیال عرب سکیوریٹی اور پولیس افسران کی پہلی کانفرنس میں پیدا ہوا، جو متحدہ عرب

---

[1] یہ یونیورسٹی پہلے جب "عرب تنظیم برائے جرم کا سماجی مقابلہ" کے تحت وجود میں آئی تو اس کا نام تھا (المرکز العربي لدراسات الدفاع الاجتماعي والتدریب)، پھر عرب وزراء داخلہ کی تیسری کانفرنس میں اس کا نام بدل کر (المرکز العربي للدراسات الامنیۃ والتدریب) رکھا گیا پھر عرب وزراء داخلہ کی کونسل کی چودہویں مجلس میں قرارداد نمبر ۲۷۶ کے مطابق اس کا نام (اکادیمیۃ نایف العربیۃ للعلوم الامنیۃ) رکھا گیا پھر ۴/۵/۲۰۰۴ کو منعقد عرب وزراء داخلہ کونسل کی اکیسویں مجلس میں قرارداد نمبر ۴۰۷ کے مطابق اس کا نام (جامعۃ نایف العربیۃ للعلوم الامنیۃ) رکھا گیا

[2] عرب وزراء داخلہ کونسل کے بنیادی نظام کی دفعہ ۲ کے مطابق "عرب لیگ کے تحت ایک کونسل بنائی جائے گی جو عرب وزراء داخلہ پر مشتمل ہوگی، اسکا نام "عرب وزراء داخلہ کونسل" ہوگا، اس سے ریاض کا جامعۃ نایف العربیۃ للعلوم الامنیۃ" ملحق ہوگا۔

[3] ۔ جامعہ کے بنیادی نظام کی پہلی دفعہ کا نص یہ ہے" جامعۃ نایف العربیۃ للعلوم الامنیۃ بالریاض ایک علمی، ثقافتی اور امنی ادارہ ہے جو اسلامی شریعت کے طریقے پر چلتا ہے اور عرب وزراء داخلہ کونسل سے ملحق ہے"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امارات کے شہر عین میں ۱۹۷۲ میں منعقد ہوئی تھی اور ۱۹۷۸ میں عرب وزراء داخلہ کونسل کی بغداد میں منعقد ہونے والی دوسری کانفرنس میں ایک یونیورسٹی بنائے جانے کی قرارداد پاس کی گئی۔ ۱۹۷۲ میں ریاض کے اندر عرب وزراء داخلہ کی ہنگامی کانفرنس میں عرب وزراء داخلہ کونسل کی بنیاد پڑی اور اسی سے جامعہ کو ملحق کر دیا گیا۔ یہ جامعہ عالم عربی کی سطح پر اعلا تعلیم، ٹریننگ، ریسرچ اور بحث سے جڑی سلامتی سیاست سے متعلق ہر چیز کا علمی ادارہ شمار کیا جاتا ہے۔

اور مندرجہ ذیل مقاصد کی تکمیل کے لیے کام کرتا ہے:

۱۔ جامع مفہوم والی سیکوریٹی اور عدالت کے میدانوں میں اسپیشل اور عمیق اعلا تعلیم کے مواقع مہیا کرنا اور زمانے کے تغیرات کا مقابلہ کرنے کی طاقت رکھنے والی علمی صلاحیتوں کو تیار کرنا۔

۲۔ جرائم سے متعلق اسلامی شریعت کے احکام اور اس کے اندر موجود کامل قابل عمل اصول و مبادی کا تعارف کرانا۔

۳۔ عالم عربی کی سطح پر سیکوریٹی کے تمام میدانوں میں ٹریننگ کے معیار کو بلند کرنا اور ٹریننگ لینے والوں کو ایسی چیزوں کے ساتھ تیار کرنا اور انہیں مسلح کرنا جو نت نئے سائنسی مسائل سے ہم آہنگ ہوں۔

۴۔ جرائم کی روک تھام اور ان سے بچاؤ سے متعلق اسپیشل اسٹڈیز کے میدان میں ریسرچ کو بڑھاوا دینا، خاص علمی و میدانی اسٹڈیز، ریسرچ اور سسٹم کو ترقی دینا اور ایسے ریسرچ کو بڑھاوا دینا جو سیکوریٹی میں اپنے جامع مفہوم کے ساتھ کام آسکتے ہیں۔

۵۔ عرب اور عالمی سطح پر یونیورسٹیز اور علمی، سلامتی، عدالتی اور سماجی اداروں اور جرائم سے متعلق علمی اداروں کے ساتھ علمی تعاون اور روابط کو مضبوط کرنا۔

جامعہ کو مالی، انتظامی اور ٹیکنیکی آزادی حاصل ہے اس لیے کہ یہ معتبر حیثیت کی حامل عربی تنظیم ہے، اس کی ڈپلومیٹک پہچان ہے اور اس کا اپنا خاص نظام ہے۔ اس کی علمی سرگرمیاں ہائر اسٹڈیز کالج،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹریننگ کالج، سائنس کالج آف فارنسک سائنسیز، کلیۃ اللغات، مرکز برائے اسٹڈیز اور علمی مقالات اور مرکز برائے انفارمیشن اور کمپیوٹر کے توسط سے روبہ عمل آتی ہیں۔

یہ یونیورسٹی بہت سے یونیورسٹی وفاقوں کی رکن ہے جیسے عرب یونیورسٹی وفاق، اسلامی یونیورسٹی وفاق، اسلامی یونیورسٹی اسوسیئشن، انٹرنیشنل یونیورسٹی وفاق۔

جامعہ کی حصہ داریاں سیکورٹی کے جامع مفہوم کو مدنظر رکھ کر عرب سیکوریٹی اہل کاروں کو جرم کی مختلف شکلوں کا مقابلہ کرنے کے قابل بنانے اور سیکوریٹی سے متعلق مشکلات کو حل کرنے کی شکل میں ظاہر ہوتی ہیں۔ نیز نت نئے مسائل جیسے دہشت گردی اور دوسرے مجرمانہ حالات سمجھنے کے لیے مناسب حل پیش کرنے میں اس کی حصہ داری واضح ہے۔

یونیورسٹی نے دہشت گردی کے مسئلے کو بڑی اہمیت دی ہے اور اسے خاص توجہ کا مرکز بنایا ہے۔ اور اس مسئلہ کی روک تھام کے میدان میں کوششیں ان متعدد سرگرمیوں کے ضمن میں آتی ہیں جنہیں وہ اپنے سالانہ پروگرام کے تحت چلاتی ہے جس کی تنفیذ اس کی مختلف علمی اقسام کے ذریعہ عمل میں آتی ہے۔ اور وہ ہائر اسٹڈیز کالج، ٹریننگ کالج، کالج آف فارنسک سائنسیز اور مرکز برائے دراسات و بحوث ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصد ہشتم: ذرائع ابلاغ کا کردار:

جہاں تک میڈیا کی بات ہے تو وہ آج کے زمانے میں اپنے ترقی یافتہ ٹکنالوجی اور متنوع وسائل کی وجہ سے جہاں ایک طرف سب سے تیز اور قاتلانہ ہتھیار ہے اگر وہ شریر اور کمزور نفوس کے ہاتھوں لگ جائے جن کا مقصد ہی اخلاقی، روحانی اور تہذیبی فساد پھیلانا ہو، تو وہیں دوسری طرف اس کو سماج اور دین کی خوبصورتی کا رخ تاباں مانا جاتا ہے اور دین اور اس کے احکام کے گھات میں لگے ہوئے لوگوں کے مکر و چال کے مقابلہ میں مضبوط قلعہ سمجھا جاتا ہے۔

سب سے بہتر ذرائع ابلاغ و رابطہ جو فرسودہ افکار اور چالباز مسالک کا مقابلہ کرتا ہے، وہ ملکِ حرمین شریفین کا ذرائع ابلاغ ہے، وہ ذرائع ابلاغ جو صحیح عقیدہ، بامقصد تعمیری اطلاع اور معتدل میانہ رو منہج پر قائم ہے۔ اس کے آثار میں سے یہ ہے کہ وہ سچی اور صحیح خبر پھیلاتا ہے، جرم کو اسکی تمام شکلوں کے ساتھ ختم کرنے کی پیہم کوشش کرتا ہے، دہشت گرد جماعتوں کی پول کھولتا ہے، ان کی سازشوں کو بے نقاب اور ان کے خطرات سے متنبہ کرتا ہے، ان کی جہالتوں اور شبہات سے ہوشیار کرتا ہے اور جوانوں کو ان کے دھوکے میں آنے سے بچاتا ہے۔ چاہے وہ صحافت کے ذریعہ ہو، یا ریڈیو کے ذریعہ، چینلوں کے ذریعہ ہو یا پھر انٹرنیٹ کے ذریعہ، تاکہ شہری کے اندر سیکوریٹی سے متعلق شعور پیدا کیا جائے اور وہ جرم، فساد اور کھلواڑ کرنے والوں کی آلائشوں سے بچ سکے اور اس لیے تاکہ صحافیوں اور امت کے عام افراد کے مابین بہتر رابطہ ہو سکے اور معاشرے کے امن وچین کو زک پہنچانے والے ہر ایک عمل کو پوری طرح ختم کیا جا سکے بلکہ فساد برپا کرنے والوں کے مقاصد اور ان کی شخصیات کے بارے میں اطلاع دینے میں باہم تعاون کیا جائے۔ اور یہی مضبوط اور صف بند متحد امت کا منفرد منہج ہے۔

ذرائع ابلاغ کے اہم اثرات: وقتا فوقتا سیکوریٹی سورماؤں کے ہاتھوں ظالم گروہ پر حاصل کی گئی فتحیابیوں کی نشر و اشاعت، انٹرویو، کانفرنسوں اور سیمیناروں کو انٹرنیٹ کے ذریعہ نشر کرنا اور ہر اس چیز کی نشر و اشاعت جس کا تعلق دہشت گردی کے علاج اور اس پر قابو پانے کے طریقہ سے ہے جس سے سماج

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اندر اطمینان و سکون پیدا ہوتا ہے اور ایسی بہادر اما نتدار آنکھیں وجود میں آتی ہیں جو ملک کی حفاظت و نگہداشت کے لیے جاگتی رہتی ہیں تاکہ اللہ کے نبی ﷺ کے اس فرمان پر عمل ہو سکے «مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ الْوَاحِدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى» ترجمہ: "آپسی محبت، شفقت اور ہمدردی میں مومنوں کی مثال ایک جسم کی سی ہے کہ جب جسم کا کوئی عضو بیمار ہوتا ہے، تو سارا جسم شب بیداری اور بخار میں اس کا شریک ہوتا ہے"۔[1]

---

(۱) صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تراحم المومنین وتعاطفھم وتعاضدھم، حدیث نمبر ۲۵۸۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ

اہم نتائج:

گذشتہ صفحات میں ہم نے دہشت گردی کے مرض کی تشخیص کی اور انتہا پسند فکر کے خطرات کی نشاندہی کی، اس کے اسباب و محرکات کا جائزہ لیا، پھر ہم نے قرآن وسنت کے آفاق کی سیر کی اور ان کی عطر بیز خوشبوؤں میں اس سے بچنے کی تدابیر اور علاج کو ڈھونڈا، اس پر ہم صبح و شام اللہ تبارک و تعالی کا شکر بجالاتے ہیں، اب ہم مبارک خاتمہ کے کشادہ میدان میں قدم رکھنے جارہے ہیں اور ذیل میں اس بحث کے اہم نتائج کا خلاصہ پیش کر رہے ہیں:

۱- دہشت گردی نہایت خطرناک امر ہے، وقت کا مسئلہ ہے اور دنیا کی سلامتی کے لیے خطرہ ہے اور اس کی منتخب تعریف ہے: "افراد، تنظیموں یا حکومتوں کی جانب سے کی جانے والی جارحیت جس کے ذریعہ انسان کے دین، اس کی جان، اس کی عقل، اس کے مال یا اس کی عزت و آبرو پر زیادتی کی جائے"۔

۲- دہشت گردی کے واقع ہونے اور پھیلنے کے بہت سارے اسباب و عوامل ہیں، جن میں سے اہم اسباب درج ذیل ہیں:

- کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ اور مقاصد شریعت سے جہالت اور "انجام کو معتبر سمجھنے" کے اصول کو نظرانداز کرنا ہی دہشت گردی کے رجحان پیدا ہونے کا بنیادی سبب ہے۔
- منحرف فکر کے ایسے بھیانک نتائج ہیں جو لامحالہ اس گندی دلدل میں ڈال دیتے ہیں۔
- علماء وفقہاء اور معزز حاملینِ شریعت کے خلاف جرأت و زبان درازی نہایت خطرناک لغزش ہے، جو انسان کو دہشت گردانہ اور تخریبی کاموں کے گڑھے میں دھکیل دیتی ہے۔
- اسی طرح کم علم مفتیان اور علم کے دعویداران جو اپنے فتاوی کے انجام پر غور نہیں کرتے، ایسے لوگوں سے دین حاصل کرنا بھی دہشت گردانہ اعمال کے بنیادی اسباب میں سے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- خاندان اور معاشرہ کی جانب سے نوجوانوں کی غلط تربیت، غیر معتبر ذرائع ابلاغ پر اعتماد اور انٹرنیٹ کے بعض گندے سائٹس سے استفادہ کرنا سب سے خطرناک اسباب میں سے ہیں جو امت کے نوجوانوں کو تخریبی افکار کی غذا فراہم کرتے ہیں اور انہیں منحرف فکر کے حاملین سے جڑنے پر آمادہ کرتے ہیں۔

۳۔دہشت گردی سے امت، معاشرہ اور اس کے افراد پر نہایت بھیانک انجام مرتب ہوتے ہیں، ان میں سب سے خطرناک اور بھیانک انجام یہ ہیں:

- معصوم مسلمانوں، امن دیے گیے لوگوں اور معاہدوں کا قتل، مال کو برباد کرنا اور عوامی جائیداد اور مفادات کو تباہ کرنا۔
- بے چینی و فساد کا دروازہ کھلتا ہے اور سماج و ملک کی سلامتی برقرار نہیں رہتی۔
- دیگر معاشروں کے سامنے اس دین کی خوبصورتی اور رونق داغدار ہو جاتی ہے۔
- امت کے افراد کی توجہ اپنے اہم مسائل سے ہٹ جاتی ہے، دعوت الی اللہ کے کام رک جاتے ہیں، اسلام اور مسلمانوں کی گھات میں لگے دشمنوں کے لیے دروازہ کھلتا ہے اور رفاہی کاموں پر روک لگ جاتی ہے۔

۴۔شرعی دلائل اور امر واقعہ اس بات کی تاکید کرتے ہیں کہ دہشت گردی، آسان اسلامی شریعت کے بالکل مخالف ہے، جس کے درج ذیل وجوہات ہیں:

- دہشت گردی، اسلام کی جانب سے انسان کو دی گئی تعظیم پر زیادتی ہے۔
- دہشت گردی، وسطیت اور اعتدال کی راہ سے بھٹکی ہوئی ہے اور غلو و شدت پسندی کو عملی شکل دیتی ہے۔
- سماجوں اور معاشروں کی تکفیر کی دلدل میں پھنسی ہوئی ہے۔
- تخریبی کارروائیوں کے ذریعہ زمین میں فساد پھیلاتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- امت کے درمیان تفریق پیدا کرتی ہے، اطاعت حاکم کی نافرمانی کرتی ہے اور جماعت کی مخالفت کرتی ہے۔

۵-دہشت گردی سے فریب خوردہ لوگوں کے کچھ شبہات اور مغالطات ہیں، جن کا رد کتاب وسنت اور سلف صالحین کے اقوال کے دلائل و براہین کے ذریعہ شریعت کے مقاصد کی روشنی میں کیا گیا، ان کے شبہات یہ ہیں:

- حاکم وقت کی تکفیر کا شبہ۔
- حاکم وقت کے خلاف خروج کو حلال سمجھنے کا شبہ۔
- ہاتھ اور ہتھیار سے منکر کو روکنے کا شبہ۔
- ان کا شبہ کہ "آج امت مسلمہ دفاعی جنگ کے مرحلے میں ہے"۔
- کفار کو جزیرۃ العرب سے نکالنے کا شبہ۔
- عقیدۂ ولاء و براء (دوستی و دشمنی) کی غلط سمجھ۔

۶-دہشت گردی کے خاتمہ کے لیے شرعی علاج کا ذکر ضروری تھا جو اللہ کے حکم سے دہشت گردی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے اور اس کی شکلیں درج ذیل ہیں:

- ربانی علماء کے گرد جمع ہونے کی ضرورت اور ان سے شریعت کا علم حاصل کرنا۔
- منہج وسط کو لازم پکڑنا، نرمی سے کام لینا اور غلو و شدت پسندی سے دور رہنا کیونکہ اس عمیق و تاریک سمندر میں یہی نجات کی کشتی ہے۔
- فتویٰ کو منضبط کرنا اور اس کو صرف باصلاحیت علماء تک محدود رکھنا۔
- مقاصد شریعت کا اہتمام اور اس امت کے سلف صالحین کی فہم کے مطابق علم کو سمجھنا۔
- فکری سلامتی کی جانب توجہ دینا کیونکہ یہ تخریبی رجحانات سے بچانے والا قلعہ ہے۔
- جس چیز میں غلو پسندوں نے دست درازی کی ہے، اس کی شرعی تجدید کرنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- گفت وشنید کا دروازہ کھولنا اور کمیٹی برائے باہمی نصیحت کو فعّال بنانا اور نیکی و تقوی میں ایک دوسرے کا تعاون کرنا۔

۷-ملکِ حرمین شریفین —اللہ اس کی حفاظت فرمائے- کی کوششوں اور اثرات کو سراہا گیا اور انہیں بیان کیا گیا کیونکہ یہ منحرف فکر کو ختم کرنے، اس کے عیوب کو عیاں کرنے اور اس کے خاتمہ کے لیے مناسب حل پیدا کرنے میں بہترین نمونہ کی حیثیت رکھتے ہیں، اس سلسلے میں کچھ پیہم کوششیں اور کامیاب اثرات درج ذیل ہیں:

- اس ملک کے حکام کے اثرات، اللہ ان کی حفاظت فرمائے اور ان سے اپنے دین کی خدمت لے۔
- علمائے کبار کونسل اور فقہ اکیڈمی کے اثرات۔
- مسجد اور خطبہ جمعہ کے اثرات۔
- سکیوریٹی کے اداروں کے اثرات۔
- گھر اور خاندان کا اثر۔
- مدارس و مکاتب اور یونیورسٹیوں کے اثرات۔
- ذرائع ابلاغ اور انٹرنیٹ کے اثرات۔

سفارشات:

۱- جن لوگوں کو اللہ تعالی نے امت کے کسی علاقہ کی حکومت سنبھالنے یا اس میں فیصلہ لینے کے منصب پر فائز کیا ہے وہ دہشت گردی کا مقابلہ کرنے میں اپنی ذمہ داریاں ادا کریں۔

۲- ربانی علماء اور مخلص داعیان کے جذبات کو بیدار کیا جائے تاکہ وہ اس مرض کے علاج کے لیے امت کے افراد کو علم و معرفت سے مسلح کرنے میں اپنا قائدانہ کردار ادا کر سکیں۔

۳- اس خطرناک مسئلہ کے انسداد کے لیے مفکرین، ماہرین تربیت اور قلم کاروں کی تاثیر کو فعّال بنایا جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴-معاشرے میں فکری سلامتی کی حفاظت کے سلسلے میں سکیوریٹی سے متعلق اداروں کو مؤثر کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے، کیونکہ دہشت گردی کے خاتمہ کے سلسلے میں یہ اہم ترین قلعوں میں سے ہیں۔

۵-"عالمی مرکز برائے انسداد دہشت گردی" کے اہداف کو فعال بنانے کی طرف پیش قدمی کی جائے اوراس کے مقاصد حقیقی ومحسوس شکل میں پورے کیے جائیں۔

۶-امت مسلمہ کو تہذیبی مشن کی دعوت دی جائے، جس کے تحت دین کی خوبیوں، خوبصورتیوں اوراس کی رحمت وشفقت اور رواداری سے دنیاوالوں کو روشناس کرایا جائے۔

۷-ایک اعلی کمیٹی قائم کرنے کی کوشش کی جائے جس کی یہ ذمہ داری ہو کہ وہ اس بیماری کے انسداد کے لیے جامع منصوبہ اور حکمت عملی تیار کرے اوراس سے متعلق سارے نت نئے حالات کو نوٹ کرے۔

۸-سرکاری اور پرائیویٹ اداروں کے مابین روابط قائم کرنے والی کمیٹیاں تشکیل دی جائیں، جن کا مقصد اس مسئلہ کے انسداد کے لیے بہترین تعاون اور کارگر اقدام کرنا ہو۔

۹-دہشت گردی کے خاتمہ کے لیے مختلف شرعی، سکیورٹی، سماجی، نفسیاتی اور فکری علوم میں متخصص تیار کیے جائیں۔

۱۰-اس خطرناک مسئلہ سے نمٹنے کے لیے ایک اسپیشل ٹیلی ویژن چینل شروع کرنے کی ضرورت ہے۔

۱۱-ترجمہ کے لیے اسپیشل ادارے تشکیل دیے جائیں جو مختلف زبانوں میں اسلام کے محاسن کو واضح کرنے اورانہیں پوری دنیا میں پھیلانے کا کام کریں۔

۱۲-یونیورسٹی کی سطح پر اسپیشل کالجیں، اکیڈمیاں اور مراکز خاص کیے جائیں جو دہشت گردانہ ذہن اوراس کی انتہاپسند سوچ پر تحقیق کریں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳-اس موضوع سے متعلق کتابوں کی طباعت ونشر پر کام کیا جائے تاکہ امت مسلمہ کے اندر فکری بیداری پیدا ہو۔

۱۴-نوجوانوں کو اس فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لیے مختلف نصاب تعلیم میں دہشت گردی کے مطالعے کا ایک مضمون بڑھایا جائے۔

۱۵-دہشت گردی پر تحقیق اور اس کے علاج کے لیے ریسرچ کی اسپیشل کرسیاں قائم کی جائیں۔

۱۶-گفت وشنید کے مراکز اور کمیٹی برائے باہمی نصیحت کو فعّال بنایا جائے۔

۱۷-معاشرہ میں محلہ مجالس کے ساتھ تعاون کیا جائے اور انہیں ہر علاقے کے متعلقہ اداروں سے جوڑا جائے۔

۱۸-نوجوانوں کی تربیت وسطیت اور اعتدال کے ساتھ معتبر مصادر سے علم حاصل کرنے کی ذہنیت پر کی جائے، ان کے مسائل پر مزید توجہ دی جائے، ان کے لیے نوکری کے مواقع فراہم کیے جائیں اور ان کے خالی اوقات نفع بخش متنوع پروگراموں میں لگائے جائیں۔

۱۹-غلو وانتہا پسندی سے متعلق شبہات کو واضح کیا جائے۔

۲۰-انحراف کے ان مظاہر کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے جو اشتعال اور ردعمل کا سبب بنتے ہیں جیسے مغربیت کے مشکوک دعوے۔

۲۱-اس بات کا باہم اعلان کیا جائے کہ دہشت گردی کو اسلام سے نہ جوڑا جائے اور نہ ہی بعض افراد کی شخصی غلطیوں کو دین کے خلاف حجت بنایا جائے۔

۲۲-دہشت گردی کے سرچشموں کو خشک کیے جانے، اس کو غذا فراہم کرنے والے وسائل کی بیخ کنی کرنے اور فکری جنگ کی تمام اشکال سے نمٹنے کی کوشش کی جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۳- فتاوی کو منضبط کرنے کی اہمیت پر زور دیا جائے، فتوی کو منظم کرنے پر ایک بین الاقوامی معاہدہ پر اتفاق ہو اور نت نئے بڑے مسائل کے بارے میں فتوی کی ذمہ داری صرف اعلی علمی کمیٹیوں اور بڑی فقہ اکیڈمیوں کو سونپا جائے۔

۲۴- گھر اور خاندان پر توجہ زیادہ دی جائے اور صالح نسلیں تیار کی جائیں اور والدین اپنی تربیتی ذمہ داری کو بحسن وخوبی نبھائیں۔

۲۵- مسجد کے پیغام کو دوبارہ زندہ کرنے کی کوشش کی جائے، اچھے ائمہ اور خطبا پر توجہ دی جائے، ان کے علمی معیار وصلاحیت کو بڑھانے اور انہیں لائق بنانے کے لیے انٹینسو ٹریننگ کورسیز چلائے جائیں اور خطبۂ جمعہ پر اس کے مضمون اور اسلوب کے لحاظ سے توجہ دی جائے تاکہ پوری صلاحیت وطاقت کے ساتھ دہشت گردی کے مظاہر کا علاج کیا جاسکے۔

۲۶- نئی نسل کو ایسے صحیح اسلامی مبادی، ایمانی عقیدہ اور وسط ومعتدل منہج سے جوڑا جائے جو افراط وتفریط اور غلو وبیزاری سے پاک ہوں۔

۲۷- اسکولوں کے تربیتی کردار کو بڑھایا جائے اور عقیدہ، فکر، منہج اور سلوک کے اعتبار سے قابل وصلاحیت مند اساتذہ کا انتخاب کیا جائے، تمام تعلیمی مراحل پر فوکس ہو اور منحرف فکر اور اس کے بھیانک نتائج کے انسداد کے لیے حکمت عملی پر مبنی منصوبے تیار کیے جائیں۔

۲۸- ذرائع ابلاغ کا بھرپور استعمال کیا جائے کیونکہ معلوماتی انقلاب اور ٹیکنالوجی کی زود رفتاری کے اس دور میں اس کی بہت زیادہ اہمیت ہے، اسی طرح سیٹلائٹ چینلوں اور انٹرنیٹ پر فوکس ہو، اور اس کے لیے صحافتی احترام کا منشور تیار کیا جائے، تاکہ امت کی سلامتی کو برقرار رکھا جاسکے اور فتنہ کے اسباب کو دور کیا جاسکے۔

۲۹- ہماری بنیادی ثقافت کی حفاظت پر کام کیا جائے اور تعلیم یافتہ حضرات اور مفکرین اس جانب توجہ دیں اور نشر واشاعت کے اصول وضوابط بنائے جائیں جو فکری امن کو برقرار رکھ سکیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰-معاشرہ اور امت کی مصلحت کے پیش نظر آداب و شرائط کے ساتھ گفت و شنید کا دروازہ کھولا جائے۔

۳۱-ریسرچ واسٹڈی کے مراکز کی جانب سے تحقیقات و بحوث تیار کیے جائیں اور سیمینار و کانفرنس منعقد کیے جائیں جن کے ذریعہ ہر اس چیز کو نوٹ کیا جائے جو امت کی فکری سلامتی کے لیے خطرہ ہو، تاکہ بیماری کی تشخیص ہو اور دوا کی تجویز۔

۳۲-ظاہرہ دہشت گردی کے علاج کے لیے اسلامی تہذیبی مشن کو آگے بڑھایا جائے۔

سید الانبیاء ﷺ کی مسجد کے قرب سے رحمت کا پیغام و پکار:

یہ رحمت کا پیغام و پکار ہے اور محبت و پاکیزگی سے لبریز آواز ہے، یہ پیغام ہے رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے پڑوس سے، علم و نور کے منبر بلند مرتبہ عالمی اسلامی یونیورسٹی سے، ایسے ملک کی جانب سے جہاں سے محبت و شفقت اور رحمت واعتدال سے لبریز ہماری اسلامی تہذیب کا آغاز ہوا تھا۔ اے مسلمانو! ایک یکساں کلمہ کی طرف آجاؤ، مسلمانوں کے خون کو بچانے اور ان کی اعلا مصلحتوں کی حفاظت کے لیے ہم آپ کے ایمان اور مروءت و کرامت کو دعوت دیتے ہیں۔ یہ اللہ کی شریعت ہے جو ہمارے اور آپ کے درمیان فیصلہ کرے گی، یہ اللہ کی کتاب ہے جس کے ذریعہ ہم آپ کو مخاطب کر رہے ہیں، یہ اللہ کے رسول ﷺ کی سنت ہے جس کی طرف ہم آپ کو بلا رہے ہیں اور یہ سلف صالحین کا منہج ہے جس کی ہم آپ کو قسم دیتے ہیں کہ آپ مسلمانوں کی جماعت کی طرف لوٹ آئیں اور نفس پرستی، تعصب، شبہ اور تباہی و فساد کے نشہ سے نکل کر ہوش میں آئیں۔

یہ علماء کرام ہیں جو اختلافوں کا فیصلہ کرتے ہیں اور تکفیر، امامت اور مقاصد و قواعد کے مسائل کو دلیل و برہان کی روشنی میں واضح کرتے ہیں، کیا تمہارے پاس بھی کوئی علم ہے جسے تم ہمارے سامنے پیش کر سکتے ہو؟ ﴿قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ﴾ ترجمہ: "ان سے کہو، اپنی دلیل پیش کرو، اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔" (بقرہ:۱۱۱)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر ایک ایسے جرم پر اصرار کیوں جس کی خطرناکی اور خرابی معلوم ہو چکی ہے؟! ایسے باطل پر ہٹ دھرمی کیوں، جسکا گناہ اور منکر ہونا واضح ہو چکا ہے؟! بمباری اور تباہی کیوں جبکہ نرمی برتنے والی اور خبر رکھنے والی ذات نے ہمیں رحم اور آباد کرنے کا حکم دیا ہے؟! آخر کب تک فریب دہی اور خود فریبی میں مبتلا ہو کر امت کو فتنہ، دہشت اور جرائم کی سرنگوں میں ٹھونستے رہو گے؟! آخر تم لوگ کونسا منہ لے کر اپنے رب سے ملوگے جس دن سخت گرفت کرنے والی ذات کے سامنے تمہاری پیشی ہو گی اور جس دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا؟! آخر اس "لاالہ الااللہ" کا کیا کرو گے جو قیامت کے دن خود تمہارے خلاف حجت قائم کرے گی؟!

ان گندے اعمال کی وجہ سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہونے والے ان ظالمانہ حملوں کا آخر کیا جواب دو گے؟!

ہماری امید صرف یہی ہے کہ تم لوٹ آؤ! حق کی جانب لوٹنا باطل پر ڈٹے رہنے سے بہتر ہے ﴿فَإِن لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ﴾ ترجمہ: "اب اگر وہ تمہارا یہ مطالبہ پورا نہیں کرتے تو سمجھ لو کہ دراصل یہ اپنی خواہشات کے غلام ہیں" (قصص:۵۰)۔

ہم اللہ تعالی سے اس کے اسماء حسنی اور صفات علیا کا واسطہ دے کر سوال کرتے ہیں کہ وہ ملکِ حرمین شریفین کی حفاظت فرمائے، اس ملک کے قائدین، اس کی قیادت، اس کے عقیدے اور تمام میدانوں میں اس کے امن واستحکام کی حفاظت فرمائے اور اس ملک کو اور تمام مسلمان ملکوں کو چالبازوں کی چالبازی اور ظالموں کے ظلم سے محفوظ فرمائے، یقیناوہ سخی اور کریم ہے۔

آخر میں ہم اللہ سبحانہ وتعالی کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں اس بحث کو تیار کرنے کی توفیق عطا فرمائی، جسے ہم نے جامعہ اسلامیہ کی چہار دیواری کے اندر منعقد ہونے والی اس مبارک کانفرنس میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم اللہ رب العالمین سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس عمل کو اپنی رضامندی کے لیے خالص کر لے، اپنے بندوں کے لیے نفع بخش بنائے اور اس امت بلکہ پوری دنیا کے اہم ترین قضیہ کے علاج کا ذریعہ بنائے اور ہمیں بھی اس کے اجر وثواب سے محروم نہ کرے اور تمام لوگوں کو اپنے پسندیدہ اعمال کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی ناراضگی کے کاموں سے دور رکھے، یقیناً وہی سب سے بہتر سوالوں کو سننے والا اور امیدوں کو پورا کرنے والا ہے، وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین۔

وَصَلَّى اللهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ.

* * * * *

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مراجع

القرآن الکریم

کتبِ تفسیر وعلوم قرآن:

1. احکام القرآن، تالیف: محمد بن عبداللہ ابن العربی، تحقیق: علی بن محمد البجاوی، دار المعرفہ، لبنان۔
2. التحریر والتنویر، تالیف: ابن عاشور محمد بن الطاہر، دار سحنون للنشر والتوزیع۔
3. تفسیر ابن کثیر (تفسیر القرآن العظیم)، تالیف: ابو الفداء اسماعیل بن کثیر القرشی الدمشقی، متوفی ۷۷۴ھ، طبع: دار الفکر۔
4. تفسیر الطبری: (جامع البیان عن تاویل آی القرآن)، تالیف: ابو جعفر محمد بن جریر الطبری، متوفی ۳۱۰ھ، تحقیق: محمود واحمد شاکر، دار المعارف، مصر۔
5. تفسیر القرطبی (الجامع لاحکام القرآن)، طبع ثالث، دار الکتب المصریۃ، جسے دار الکاتب العربی للطباعۃ والنشر نے سنہ ۱۳۸۷ھ میں نشر کیا۔
6. الدر المنثور فی تفسیر الماثور، تالیف: امام عبد الرحمن جلال الدین السیوطی، متوفی سنہ ۹۱۱ھ، دار الفکر۔
7. الکلیات، تالیف: ابو البقاء ایوب بن موسیٰ الحسینی الکوفی، تحقیق: عدنان درویش محمد المصری، مؤسسۃ الرسالہ - بیروت - ۱۴۱۹ھ - ۱۹۹۸م۔
8. المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم، تالیف: محمد فؤاد عبد الباقی، المکتبۃ الاسلامیہ، ترکی۔

کتبِ عقائد وفرق:

9. اقتضاء الصراط المستقیم، تالیف: شیخ الاسلام احمد بن عبد الحلیم بن تیمیہ، تحقیق: فؤاد علی حافظ، جمعیۃ احیاء التراث الاسلامی، کویت، طبع اول، ۱۴۲۱ھ۔
10. الاعتصام، تالیف: شاطبی ابراہیم بن موسیٰ، دار عمر الخطاب، مصر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

11. الاستقامہ، تالیف: ابن تیمیہ، تحقیق: ڈاکٹر محمد رشاد سالم، جامعۃ الامام محمد بن سعود، ریاض، طبع اول، ۱۴۰۳ھ۔

12. درء تعارض العقل والنقل، تالیف: ابن تیمیہ، دیکھیں: الاستقامہ، تحقیق: ڈاکٹر محمد رشاد سالم، ۱۴۰۱ھ، اس کتاب کو جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ نے شائع کیا ہے۔

13. الدرر السنیہ فی الاجوبۃ النجدیہ، تالیف: عبدالرحمن بن محمد بن قاسم النجدی، طبع ششم، ۱۴۱۷ھ۔

14. الرد علی البکری، تالیف: ابن تیمیہ، تحقیق: محمد علی عجال، مکتبۃ الغرباء الاثریہ، مدینہ منورہ، طبع اول، ۱۴۱۷ھ۔

15. رسالۃ الی اہل الثغر، تالیف: علی بن اسماعیل بن ابی بشر اسحاق بن سالم بن اسماعیل بن عبداللہ بن موسیٰ بن بلال، تحقیق: عبداللہ شاکر محمد الجنیدی، مکتبۃ العلوم والحکم، دمشق، طبع اول، ۱۹۸۸م۔

16. شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ، تالیف: ہبۃ اللہ اللالکائی، متوفی، سنہ ۴۱۸ھ، تحقیق: احمد سعد حمدان الغامدی، دار طیبہ، ریاض، طبع چہارم، ۱۴۱۶ھ-۱۹۹۵م۔

17. شرح السنہ، تالیف: الحسن بن علی بن خلف البربہاری ابو محمد، تحقیق: ڈاکٹر محمد بن سعید سالم القحطانی، دار ابن القیم، دمام، طبع اول، ۱۴۰۸ھ۔

18. شرح العقیدۃ الطحاویہ، تالیف: ابن ابی العز الحنفی، تحقیق: الترکی وشعیب الارنووط، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت۔

19. الکافیۃ الشافیہ فی الانتصار للفرقۃ الناجیہ، تالیف: ابن القیم، تحقیق: بشیر عیون، مکتبہ دار البیان، دمشق، طبع اول، ۱۴۲۶ھ-۲۰۰۵م۔

20. لوامع الانوار البہیۃ وسواطع الاسرار الاثریہ لشرح الدرۃ المضیۃ فی عقد الفرقۃ المرضیہ، تالیف: شمس الدین، ابو العون محمد بن احمد بن سالم السفارینی الحنبلی (متوفی، ۱۱۸۸ھ)، مؤسسۃ الخافقین ومکتبہ، دمشق، طبع دوم، ۱۴۰۲ھ-۱۹۸۲م۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

21. منہاج السنۃ النبویہ، تالیف: ابن تیمیہ، دار الکتب العلمیہ، بیروت۔

22. مدارج السالکین بین ایاک نعبد وایاک نستعین، تالیف: ابن القیم، تحقیق: محمد حامد الفقی، دار الکتب العلمیہ، لبنان، ۱۳۹۲ھ۔

کتب حدیث اور شروحات

23. تہذیب التہذیب، تالیف: ابن حجر، دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدر آباد، ہندوستان، سنہ ۱۳۲۷ھ۔

24. الجرح والتعدیل، تالیف: الرازی عبد الرحمن بن ابی حاتم، ابو حاتم، دائرۃ المعارف العثمانیہ، طبع اول، ۱۳۷۳ھ۔

25. سنن ابن ماجہ، دار احیاء التراث العربی، ۱۳۹۵ھ۔

26. سنن ابی داود، تالیف: ابو داود سلیمان بن الاشعث، بیت الافکار الدولیہ، تاریخ درج نہیں ہے۔

27. سنن الترمذی، تالیف: الترمذی محمد بن عیسی ابو عیسی، تحقیق: احمد محمد شاکر، دار الفکر، بیروت، لبنان، طبع اول، ۱۳۵۶ھ۔

28. سنن الدار قطنی، تالیف: الدار قطنی علی بن عمر، تحقیق: عبداللہ ہاشم یمانی، قاہرہ، ۱۳۸۶ھ۔

29. السنن الکبری، تالیف: البیہقی احمد بن علی بن حسین، تحقیق: ہاشم الندوی ودیگر، دائرۃ المعارف، ہندوستان، سنہ ۱۳۵۵ھ۔

30. سنن النسائی، تالیف: حافظ احمد بن شعیب بن علی النسائی، متوفی، ۳۰۳ھ، طبع، مصطفی البابی الحلبی، مصر۔

31. صحیح البخاری، تالیف: البخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، متوفی، ۲۵۶ھ، دار ابن رجب، فارسکور، طبع اول، ۱۴۲۵ھ۔

32. شرح صحیح مسلم، تالیف: النووی، دار الفکر، بیروت، لبنان۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

33. صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، الامیر علاء الدین، علی بن بلبان الفارسی، متوفی ،۷۳۹ھ، تحقیق: شعیب الارنؤوط، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، طبع سوم، ۱۴۱۸ھ۔

34. صحیح مسلم، تالیف: الامام ابی الحسن مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیسابوری، متوفی ۲۶۱ھ، دار ابن رجب، فارسکور، طبع اول، ۱۴۲۲ھ۔

35. فتح الباری شرح صحیح البخاری، تالیف: الحافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی، متوفی ،۸۵۲ھ، المطبعۃ السلفیہ، الرئاسہ العامہ لادارات البحوث العلمیۃ والافتاء والدعوۃ والارشاد نے اسے شائع کیا ہے۔

36. مسند الامام احمد بن حنبل، متوفی ،۲۴۱ھ، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، طبع اول، ۱۴۲۱ھ-۲۰۰۱م۔

37. مسند ابو یعلی الموصلی، تالیف: احمد بن علی بن المثنی الموصلی، تحقیق: ارشاد الحق الاثری، دار القبلہ للثقافۃ الاسلامیہ، جدہ، طبع اول، ۱۴۰۸ھ۔

38. المعجم الکبیر، تالیف: سلیمان بن احمد بن ایوب ابو القاسم الطبرانی، تحقیق: حمدی بن عبد المجید السلفی، مکتبۃ العلوم والحکم، الموصل، طبع دوم، ۱۴۰۴ھ-۱۹۸۳م۔

کتب فقہ

39. حاشیۃ ابن عابدین، تالیف: ابن عابدین محمد امین الحنفی، المکتبۃ التجاریہ، مکہ، طبع دوم، ۱۳۸۶ھ۔

40. السیل الجرار المتدفق علی حدائق الازھار، تالیف: محمد بن علی بن محمد الشوکانی، تحقیق: محمود ابراہیم زاید، دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع اول، ۱۴۰۵ھ۔

41. السیاسۃ الشرعیۃ، تالیف: شیخ الاسلام ابن تیمیہ، دار المعرفہ۔

42. لقاء الباب المفتوح، تالیف: ابن عثیمین، تحقیق: عبداللہ بن محمد الطیار، دار الوطن، ریاض، طبع اول، ۱۴۱۷ھ۔

43. مجموع الفتاوی، تالیف: شیخ الاسلام ابن تیمیہ، مجمع الملک فہد لطباعۃ المصحف الشریف، مدینہ منورہ، ۱۴۱۶ھ - ۱۹۹۵م۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتبِ اصولِ فقہ

44. اعلام الموقعین عن رب العالمین، تالیف: ابن القیم، محمد بن ابی بکر، دار الفکر، بیروت۔

45. الفوائد فی اختصار المقاصد المسمی بالقواعد الصغری، تالیف: عز الدین ابو محمد و عبد العزیز عبد السلام، تحقیق: جلال الدین عبد الرحمن، مطبعۃ السعادۃ، طبع اول، ۱۴۰۹ھ۔

46. قواعد الاحکام فی مصالح الانام، تالیف: عز الدین عبد العزیز بن عبد السلام السلمی، متوفی، ۶۶۰ھ، مؤسسۃ الریان، ۱۴۱۰ھ-۱۹۹۰م۔

47. کتاب انوار البروق فی انواء الفروق، تالیف: القرافی احمد بن ادریس بن عبد الرحمن الصنہاجی، متوفی، ۶۸۴ھ، تحقیق: محمد احمد سراج و علی جمعہ محمد، دار السلام۔

48. الموافقات فی اصول الشریعۃ، تالیف: الشاطبی، ابراہیم بن موسی اللخمی، المکتبۃ التجاریۃ الکبری، مصر، طبع دوم، ۱۳۹۵ھ۔

کتبِ لغات و ادب

49. تاج العروس من جواہر القاموس، تالیف: محمد مرتضی الزبیدی، متوفی، ۱۰۲۵ھ، تحقیق: علی شیری، دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۴ھ۔

50. التعریفات، تالیف: علی بن محمد الجرجانی، متوفی، ۸۱۶ھ، مکتبہ لبنان، بیروت، ۱۹۷۸م۔

51. الصحاح، تاج اللغۃ و صحاح العربیۃ، تالیف: اسماعیل بن حماد الجوہری، متوفی، ۴۰۰ھ تقریبا، دار العلم للملایین، بیروت، طبع سوم، ۱۴۰۴ھ - ۱۹۸۴م۔

52. القاموس المحیط، تالیف: مجد الدین محمد بن یعقوب الفیروز آبادی، متوفی، ۸۱۷ھ، حلبی اینڈ پارٹنرز نامی ادارہ نے اسے قاہرہ سے شائع کیا ہے۔

53. لسان العرب، تالیف: محمد بن مکرم بن منظور، متوفی، ۷۱۱ھ، مطبع بولاق کے نسخہ کی کاپی کر کے الدار المصریہ للتالیف والترجمہ نے اسے شائع کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

54. معجم مقاییس اللغہ، تالیف: ابوالحسن احمد بن فارس، متوفی، ۳۹۵ھ، تحقیق: عبدالسلام ہارون، دار الکتب العلمیہ، ایران۔

کتب تاریخ وتراجم

55. الاعلام، تالیف: خیر الدین الزرکلی، دار العلم للملایین، بیروت، ۱۹۸۰ھ۔

56. البدایہ والنہایہ، تالیف: اسماعیل بن کثیر، مکتبۃ المعارف، بیروت۔

57. البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع، تالیف: علامہ محمد بن علی الشوکانی، متوفی، ۱۲۵۰ھ، اسے دار المعرفہ، بیروت اور مطبعۃ السعادۃ، قاہرہ نے شائع کیا ہے۔

58. التاج المکلل من جواہر مآثر الطراز الآخر والاول، تالیف: نواب صدیق حسن خان قنوجی، دار السلام، ریاض، طبع اول، ۱۴۱۶ھ-۱۹۹۵م۔

59. تاریخ بغداد، تالیف: الخطیب احمد بن علی بن ثابت البغدادی، دار الکتب العلمیہ، بیروت۔

60. تاریخ نجد المسمی روضۃ الافکار والافہام، تالیف: حسین ابن غنام، تحقیق: ناصر الدین الاسد، دار الشروق، بیروت، طبع سوم، ۱۴۱۴ھ۔

61. تذکرۃ الحفاظ، تالیف: الذہبی محمد بن احمد بن عثمان، تحقیق: عبد الرحمن بن یحیی المعلمی، دائرۃ المعارف العثمانیہ، طبع چہارم ۱۳۸۸ھ۔

62. حسن المحاضرۃ فی اخبار مصر والقاہرہ، تالیف: السیوطی عبدالرحمن محمد عثمان، متوفی، ۹۱۱ھ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع اول، ۱۴۱۸ھ۔

63. شذرات الذہب، تالیف: ابن العماد الحنبلی، دار الآفاق الجدیدۃ، بیروت۔

64. الدرر الکامنہ فی اعیان المائۃ الثامنہ، تالیف: الحافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی، متوفی، ۸۵۲ھ، منشورات مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات، بیروت، ودار الجیل، بیروت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

65. الدر المنضد فی اسماء کتب مذہب الامام احمد، تالیف: عبداللہ بن علی السبیعی الحنبلی، تحقیق: جاسم بن سلیمان الدوسری، دار البشائر الاسلامیہ، بیروت، طبع اول، ۱۴۱۰ھ۔

66. الدیباج المذھب، تالیف: ابن فرحون ابراہیم بن علی المالکی، دار التراث، قاہرہ۔

67. الذیل علی طبقات الحنابلہ، تالیف: ابن رجب، دار المعرفہ، بیروت۔

68. سیر اعلام النبلاء، تالیف: محمد بن احمد بن عثمان الذہبی، تحقیق: شعیب الارنؤوط و دیگر گروپ، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، طبع دوم، ۱۴۰۲ھ۔

69. الضوء اللامع لاہل القرن التاسع، تالیف: محمد بن عبد الرحمن السخاوی، متوفی ۹۰۲ھ، دار مکتبۃ الحیاۃ، بیروت۔

70. طبقات الحفاظ، تالیف: السیوطی، عبد الرحمن بن ابو بکر، دار الکتب العلمیہ، لبنان، طبع اول، ۱۴۰۳ھ۔

71. طبقات الحنابلہ، تالیف: القاضی ابو الحسن محمد بن ابو یعلی الفراء البغدادی الحنبلی، متوفی ۵۲۶ھ، تحقیق: ڈاکٹر عبد الرحمن بن سلیمان العثیمین، مملکت سعودی عرب، الامانۃ العامہ للاحتفال، مملکت سعودی عرب کی تاسیس کے صد سالہ تقریب کے موقع پر۔

72. طبقات الشافعیۃ الکبری، تالیف: السبکی، تاج الدین ابو نصر عبد الوہاب بن علی، دار المعرفہ، بیروت، طبع دوم۔

73. طبقات المفسرین، تالیف: احمد بن محمد الادنہ وی، تحقیق: سلیمان بن صالح الخزی، دار العلوم والحکم، مدینہ منورہ، طبع اول، ۱۴۱۷ھ۔

74. عنوان المجد فی تاریخ نجد، تالیف: عثمان النجدی، ابن بشر، تحقیق: محمد بن ناصر الشثری، دار الحبیب، ریاض، طبع اول، ۱۴۲۰ھ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

75. فوات الوفیات والذیل علیہا، تالیف: محمد بن شاکر الکتبی، تحقیق: احسان عباس، دار الثقافہ، بیروت۔

76. مناقب الامام احمد بن حنبل، تالیف: ابن الجوزی، تحقیق: عبد اللہ بن عبد المحسن الترکی، ہجر للطباعۃ والنشر، قاہرہ، طبع دوم، ۱۴۰۹ھ۔

77. المنہج الاحمد فی تراجم اصحاب الامام احمد، تالیف: عبد الرحمن بن محمد العلیمی، متوفی ۹۲۸ھ، تحقیق: محمد محی الدین عبد الحمید، عادل نویہض، عالم الکتب، بیروت، طبع اول، ۱۴۰۳ھ۔

78. نیل الابتہاج بتطریز الدیباج، تالیف: احمد بابا التمبکتی، منشورات کلیۃ الدعوۃ الاسلامیہ، طرابلس، طبع اول، ۱۳۹۲ھ - ۱۹۸۹م۔

79. الوافی بالوفیات، تالیف: صلاح الدین خلیل بن ایبک الصفدی، طبع دوم، ۱۳۸۱ھ۔

80. وفیات الاعیان، تالیف: ابو العباس احمد بن محمد بن خلکان، احسان عباس، دار صادر، بیروت۔

دیگر کتب

81. احیاء علوم الدین، تالیف: الغزالی ابو حامد محمد بن محمد، دار المعرفہ، بیروت، ۱۴۰۳ھ۔

82. الآداب الشرعیہ والمنح المرعیہ، تالیف: محمد ابن مفلح، رئاسۃ ادارات البحوث العلمیۃ السعودیہ۔

83. الارہاب والشباب، تالیف: محمد یسری دعبس، اسکندریہ، طبع دوم، ۱۹۹۶م۔

84. الارہاب والعنف السیاسی، تالیف: احمد جلال عز الدین، دار الحریہ، قاہرہ، ۱۹۸۶م۔

85. الارہاب والاعلام، تالیف: فہد بن عبد الرحمن الملیکی، غیر مطبوع، یہ مقالہ اکادیمیۃ نائف العربیہ للعلوم الامنیہ کی جانب سے "دہشت گردی کے خاتمہ کے سلسلے میں تبادلِ آراء" کے عنوان سے منعقد ہونے والے دورہ تدریبیہ کے موقع پر تیار کیا گیا تھا۔

86. الانحراف الفکری وعلاقتہ بالارہاب، تالیف: ابراہیم الحمود۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

87. الانحراف الفکری وعلاقتہ بالارہاب، تالیف: خالد بن عبد الرحمن القریشی، الجمعیۃ السعودیہ للدراسات الدعویہ کی جانب سے تیار کردہ مقالہ۔

88. بدائع الفوائد، تالیف: ابن القیم، متوفی، ۷۵۱ھ، دار الکتاب العربی، بیروت، لبنان۔

89. بذل النصح والتذکیر لبقایا المفتونین بالتکفیر والتفجیر، تالیف: عبد المحسن العباد، مدینہ منورہ، طبع اول، ۱۴۲۶ھ۔

90. دراسات فی القانون الدولی الجنائی، تالیف: محمد محی الدین عوض، مطبعۃ جامعۃ القاہرہ، ۱۹۶۶م۔

91. دور المسجد فی الاسلام، تالیف: علی محمد مختار، جنرل سکرٹیریٹ برائے رابطہ عالم اسلامی، مکہ مکرمہ، ۱۴۰۲ھ۔

92. الروح، تالیف: ابن القیم، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۳۹۵ھ-۱۹۷۵م۔

93. مجلۃ البحوث الاسلامیہ، الرئاسہ العامہ لادارات البحوث العلمیہ والافتاء والدعوۃ والارشاد۔

94. مجلۃ المجمع الفقہی الاسلامی، ماتحت: رابطہ عالم اسلامی، مکہ مکرمہ۔

95. موقف الاسلام من الارہاب، تالیف: محمد بن عبد اللہ العمیری، جامعۃ نایف العربیہ للعلوم الامنیہ، ریاض، طبع اول، ۱۴۲۵ھ۔

96. موقف المملکۃ العربیۃ السعودیۃ من الارہاب، تالیف: ڈاکٹر سلیمان ابوالخیل، طبع اول، ۱۴۲۴ھ۔

97. نایف بن عبد العزیز آل سعود، امن وطن فی امیر، جامعۃ ام القری، مکہ مکرمہ، ۱۴۲۹ھ۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست موضوعات

موضوعات	صفحہ
مقدمہ: موضوع کی اہمیت، اسے اختیار کرنے کے اسباب اور مقالہ کا خاکہ	۴
کتاب کا خاکہ	۱۳
تمہید: عربی اصطلاح ارہاب "بمعنی دہشت گردی" کی لغوی واصطلاحی تعریف	۱۷
باب اول: دہشت گردی، اسباب ونقصانات	۲۲
فصل اول: دہشت گردی کے اسباب	۲۳
مقصد اول: کتاب وسنت سے عدم واقفیت اور مقاصد شریعت کو نظر انداز کرنا	۲۳
مقصد دوم: فکری انحراف	۲۴
فکری انحراف کے اسباب	۲۹
فکری انحراف کی اقسام	۳۱
مقصد سوم: دانشور علمائے کبار پر عیب لگانا اور معزز فقہائے اسلام پر زبان درازی کرنا اور غیر معتبر مصادر سے دین حاصل کرنا	۳۲
مقصد چہارم: معاملات کے آخری انجام کو معتبر سمجھنے کے اصول کو معطل کرنا	۳۳
مقصد پنجم: سماجی اسباب	۳۴
مقصد ششم: میڈیائی اسباب	۳۶
ذرائع ابلاغ	۳۶
انٹرنیٹ	۳۸
مقصد ہفتم: تخریبی افکار کا نوجوانوں میں سرایت کر جانا	۳۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل دوم: انجام ونقصانات	۴۰
مقصد اول: دین کی شفافیت اور خوبصورتی کو مسخ کرنا	۴۱
مقصد دوم: مسلمان، معاہد اور مستأمن کی معصوم جانوں کا قتل	۴۱
مقصد سوم: امن واستقرار کو متزلزل کرنا اور انار کی اور فساد کے دروازے کھولنا	۴۶
مقصد چہارم: گھروں کو ڈھانا، اموال کو ضائع کرنا اور عوامی مفادات واملاک کو تباہ کرنا	۴۷
مقصد پنجم: امت کو اس کے اپنے اہم مسائل سے پھیرنا	۴۸
مقصد ششم: اسلامی دعوت سے روکنا، رفاہی کاموں کے راستے بند کرنا اور اسلام ومسلمانوں کے دشمنوں کے لیے دروازے کھولنا	۴۹
باب دوم: دہشت گردی کا شریعت اور دلائل کے مخالف ہونا اور اس فتنے میں مبتلا لوگوں کے شبہات کا جواب	۵۱
فصل اول: دہشت گردی کا شریعت کے مخالف ہونا	۵۲
مقصد اول: اسلام نے انسان کو جو عزت بخشی ہے دہشتگردی کا اسکی خلاف ورزی کرنا	۵۲
مقصد دوم: وسطیت کی مخالفت اور غلو کو عملی جامہ پہنانا	۵۳
مقصد سوم: دہشت گردی کا زمین پر فساد برپا کرنے کے قبیل سے ہونا	۵۷
مقصد چہارم: بغیر ضوابط کے تکفیر کرنا	۶۱
تکفیر کا لغوی معنی	۶۱
تکفیر کا شرعی معنی	۶۱
تکفیر کے ضوابط	۶۸
مقصد پنجم: حاکم کے خلاف بغاوت کرنا اور جماعت سے نکل جانا	۷۱
فصل دوم: فکرِ دہشت گردی کے شبہات ومغالطات اور ان کے جوابات	۷۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصد اول: حاکم وقت کی تکفیر کا شبہ	۷۷
تکفیر کے شرائط	۷۷
تکفیر کے موانع	۷۸
مقصد دوم: حکام کے خلاف خروج کو جائز سمجھنے کا شبہ	۸۱
مقصد سوم: ہاتھ اور ہتھیار سے منکر کو بدلنے کا شبہ	۸۶
مقصد چہارم: ان کا شبہ کہ "آج امت مسلمہ دفاعی جنگ کے مرحلے میں ہے"	۸۹
مقصد پنجم: کفار کو جزیرۃ العرب سے نکالنے کا شبہ	۹۱
کفار کو جزیرۃ العرب سے نکالنے کی ذمہ داری کس کی ہے؟	۹۲
تیسرا نقطہ	۹۳
مقصد ششم: عقیدۂ "ولاء وبراء" میں غلط فہمی	۹۳
باب سوم: حل، علاج اور اثرات	۹۷
فصل اول: حل اور علاج	۹۹
مقصد اول: شرعی علوم سے استفادہ اور علماء کی طرف رجوع کرنا	۹۹
مقصد دوم: علماء وضاحت کریں اور نوجوانوں کی رہنمائی کریں	۱۰۲
مقصد سوم: نرمی ووسطیت کا التزام اور غلو وزیادتی سے کنارہ کشی	۱۰۶
مقصد چہارم: فتوی کو منضبط کرنا اور اس کو صرف باصلاحیت علماء تک محدود رکھنا	۱۰۹
مقصد پنجم: مقاصد شریعت کا اہتمام	۱۱۰
مقصد ششم: اس امت کے سلف صالحین کے منہج کے مطابق علم کو سمجھنے پر توجہ دینا	۱۱۱
مقصد ہفتم: فکری امن کی جانب توجہ دینا	۱۱۲
مقصد ہشتم: جس چیز میں غلو پسند لوگوں نے دست درازی کی ہے، اس کی شرعی	۱۱۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجدید کاری	
مقصد نہم: گفت وشنید کا دروازہ کھولنا اور کمیٹی برائے باہمی نصیحت کو فعّال بنانا	۱۱۷
مقصد دہم: نیکی اور تقوی پر باہم تعاون	۱۱۹
فصل دوم: انسدادِ دہشت گردی میں مملکت سعودی عرب کی کوششیں اور ان کے اثرات	۱۲۲
مقصد اول: مملکت حرمین شریفین کے حکمرانوں کا دہشت گردی سے نمٹنے کے سلسلے میں نمایاں اور مثبت کردار	۱۲۲
مقصد دوم: خادم حرمین شریفین رحمہ اللہ کی تقریروں کے مضامین کو کار گر بنانا	۱۲۴
مقصد سوم: مجلس علمائے کبار اور فقہ اکیڈمیوں کا اثر	۱۲۸
مقصد چہارم: مسجد اور جمعہ کے خطبوں کا اثر	۱۴۴
مقصد پنجم: دہشت گردی کے خاتمہ میں سکیورٹی اداروں کا کردار	۱۴۶
مقصد ششم: گھر اور خاندان کا کردار	۱۴۹
مقصد ہفتم: یونیورسٹیوں، اسکولوں اور تعلیمی مراکز کا کردار	۱۵۲
مقصد ہشتم: ذرائع ابلاغ کا کردار	۱۵۶
خاتمہ: اہم نتائج	۱۵۸
سفارشات	۱۶۱
فہرست مراجع	۱۶۸
فہرست موضوعات	۱۷۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ